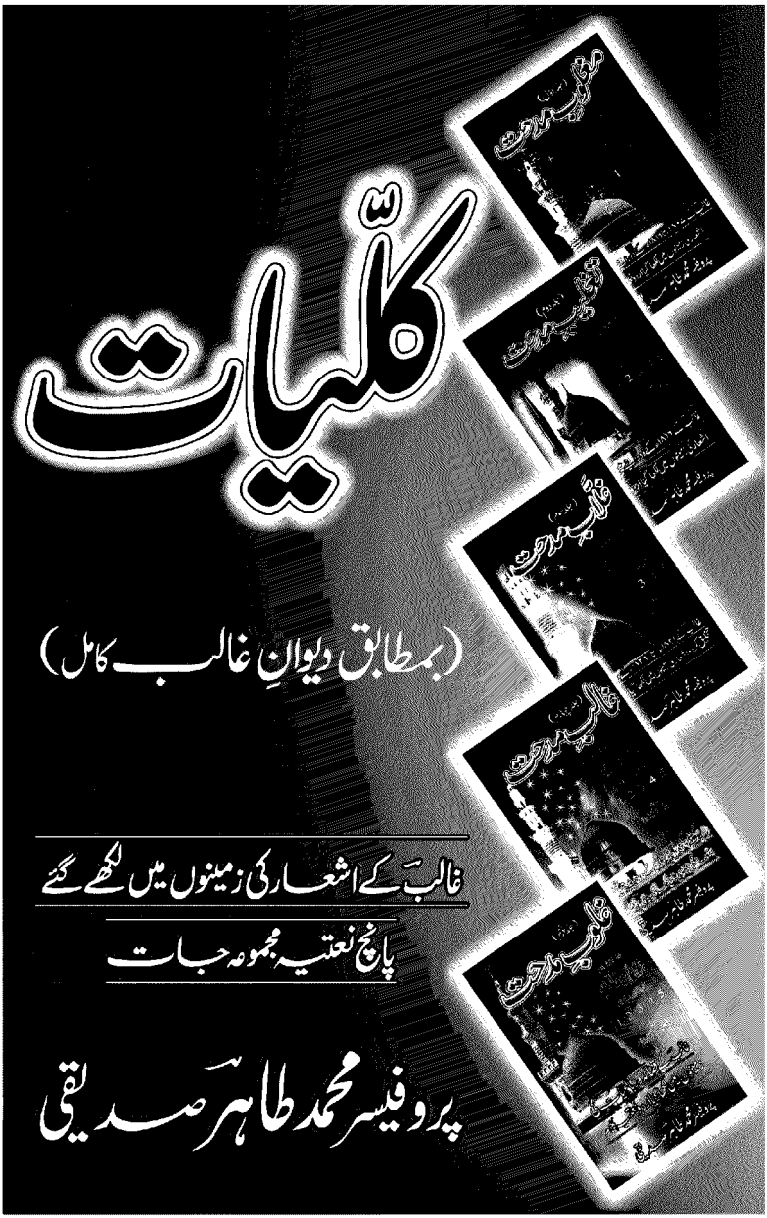
کلیات
(بمطابق دیوانِ غالب کامل)
غالبؔ کے اشعار کی زمینوں میں لکھے گئے
پانچ نعتیہ مجموعہ جات
پروفیسر محمد طاہر صدیقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلیاتِ

غالبؔ کے اشعار کی زمینوں میں لکھے گئے

پانچ نعتیہ مجموعہ جات

(بمطابق دیوانِ غالب کامل)

از

پروفیسر محمد طاہر صدیقی

قائم شدہ 1981ء

سلسلہ اشاعت:

تاریخ اشاعت: جولائی 2020ء

قیمت: =/2000

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں۔

اشاعت/حقوق: محمد طاہر صدیقی

نام کتاب: کلیات

شاعر: پروفیسر محمد طاہر صدیقی

ایم فل اردو، پرنسپل، گورنمنٹ لیبارٹری ہائر سیکنڈری سکول، سمن آباد، فیصل آباد

موبائل: 0321-7645060

قلمی نام: طاہرؔ

کمپوزنگ: ''ماہوزا'' کمپیوٹر کمپوزنگ، فیصل آباد

تزئین: علی حسن زیدی

سرِورق: زین زیدی، وصی زیدی، کمیل مہدی

پروف ریڈنگ: محمد افضل خاکسارؔ، حکیم ارشد محمود ارشدؔ

بائنڈنگ: محمد احسان سیالوی 0302-6600656

مطبع: زیدیؔ، لیزر پرنٹرز، فیصل آباد 0300-6619124

ناشر: ماہوزا اہلِ قلم کا اشاعتی ادارہ

پوسٹ بکس نمبر 25، فیصل آباد

.....O.....

دُرُود بر سیّدُ العٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا

اے اللہ! تُو رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما ہمارے سردار،

وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ

ہمارے نبی اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو تمام جہانوں کے سردار ہیں،

وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ

اور اُن کی ازواجِ مطہّرات پر جو ایمان والوں کی مائیں ہیں اور اُن کی

الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْمُقَرَّبِیْنَ

طیّب و طاہر آل پر اور اُن کے مقرّب و ہدایت یافتہ صحابہ پر،

الْمَھْدِیِّیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

اپنی رحمت کے ساتھ، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

کشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہٖ

صلوا علیہ وآلہٖ

انتساب

بنام

اسد اللہ خاں غالبؔ

پروفیسر محمد طاہر صدیقی کی دیگر تصانیف:

۱۔ ردِ عمل (مجموعہ غزل) بی آئی ایس ای ایوارڈ
۲۔ اعزازِ نعت (اُردو مجموعہ نعت)
۳۔ اعزازِ حضوری (اُردو مجموعہ نعت) قومی سیرت ایوارڈ، پاکستان
۴۔ اعزازِ نسبت (اُردو مجموعہ نعت) بی آئی ایس ای ایوارڈ
۵۔ قصدِ نعت (یک کتابی اردو نعتیہ قصیدہ) بی آئی ایس ای ایوارڈ
۶۔ الحمدللہ (اُردو غیر منقوط مجموعہ حمد) بی آئی ایس ای ایوارڈ
۷۔ مغلوبِ مدحت (اُردو مجموعہ نعت) غالبؔ کی شعری زمینوں پر تحریر کردہ
۸۔ تغلیبِ مدحت (اُردو مجموعہ نعت) غالبؔ کی شعری زمینوں پر تحریر کردہ
۹۔ غلّابِ مدحت (اُردو مجموعہ نعت) غالبؔ کی شعری زمینوں پر تحریر کردہ
۱۰۔ غالبِ مدحت (اُردو مجموعہ نعت) غالبؔ کی شعری زمینوں پر تحریر کردہ
۱۱۔ غلوبِ مدحت (اُردو مجموعہ نعت) غالبؔ کی شعری زمینوں پر تحریر کردہ
۱۲۔ طرحِ نعت (اُردو مجموعہ نعت) طرحِ مصرعوں پر تخلیق کردہ نعتیہ کلام
۱۳۔ پاکستان کی قومی زبان (اُردو) میں رموزِ اوقاف کی اہمیت (مقالہ ایم ایڈ)
۱۴۔ اُردو حروفِ تہجی کا صوتی و صوری جائزہ (مقالہ ایم فل)

ترتیب

۔ کلّیاتِ نعت (محمد طاہر صدیقی) 09

۔ محبتوں کا سفر (ریاض مجید) 11

1۔ مغلوبِ مدحت (جلدِ اوّل) 49

2۔ تغلیبِ مدحت (جلد دوم) 183

3۔ غلّابِ مدحت (جلدِ سوئم) 331

4۔ غالبِ مدحت (جلدِ چہارم) 459

5۔ غلوبِ مدحت (جلدِ پنجم) 593

کلّیاتِ نعت

حق جلوہ گر زِ طرزِ بیانِ محمدؐ است
آرے کلامِ حق بزبانِ محمدؐ است
غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

یہ کلّیات راقم کے ان پانچ نعتیہ مجموعوں کی بیک جلد جمع آوری ہے جو ''دیوانِ غالب کامل'' مرتّبہ کالی داس گپتا رضا میں تخلیق کردہ غالبؔ کے اشعار کی زمینوں میں غلوبِ مدحت، تغلیبِ مدحت، غلّابِ مدحت، غالبِ مدحت اور غلوبِ مدحت کی صورت میں منصۂ شہود پر لائے گئے۔ مذکورہ کتب کو کلّیات کی صورت میں لانے سے پہلے راقم الحروف نے تمام نعتیہ کلام کا از سرِ نو جائزہ لیا اور اپنی دانست کے مطابق مناسب ترمیم و اضافہ بھی کیا۔

ان پانچ تصانیف کا ایک جلد میں شائع کرنے کا اہم مقصد قارئین کو سہولت فراہم کرنا ہے کیوں کہ ایک وقت میں زیادہ کتابوں کا حصول اور حفاظت کارِ محال ہے۔ کلّیات میں شامل پانچ نعتیہ مجموعوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

جلد اوّل ''مغلوبِ مدحت'' میں ایک حمد دس قطعات اور ایک سو تین نعتیں ہیں جب کہ اشعار کی تعداد چھے سو بائیس (۶۲۲) ہے۔ **جلد دوم** ''تغلیبِ مدحت'' زیادہ ضخیم ہے۔ اس میں ایک حمد، بارہ قطعات اور ایک سو اکیس نعتیں ہیں جب کہ

اشعار کی تعداد سات سو اکاون (۷۵۱) ہے۔**جلد سوم** ''غلّابِ مدحت'' ایک حمد اور اکانوے نعتوں پر مشتمل ہے جب کہ اشعار کی تعداد چھے سو اڑسٹھ (۶۶۸) ہے۔**جلد چہارم** ''غالبِ مدحت'' میں ایک حمد اور چھیانوے نعتیں شامل ہیں جب کہ اشعار کی تعداد سات سو اٹھارہ (۷۱۸) ہے۔**جلد پنجم** ''غلوبِ مدحت'' ایک حمد ایک نعتیہ مثنوی (قادر نامہ) دس قصائد اور بتیس رباعیات پر مشتمل ہے جب کہ اشعار کی تعداد پانچ سو چھپن (۵۵۶) ہے۔مجموعی طور پر مذکورہ پانچوں تصانیف میں تخلیق کردہ نعتیہ کلاموں کی تعداد چار سو اکاسی (۴۸۱) ہے اور اشعار کی مجموعی تعداد تین ہزار تین سو پندرہ (۳۳۱۵) ہے۔

دستورِ فنِّ شعر یہی ہے قدیم سے
یعنی، دعا پہ مدح کا کرتے ہیں اختتام

(غالبؔ)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبؐ کے صدقے اس کاوش کو قبول فرمائے اور دورانِ تخلیق اس بندۂ عاجز سے سرزد ہونے والی کسی بھی خامی، کوتاہی یا غلطی کو معاف فرمائے۔

دعا گو و دعا جو

پروفیسر محمد طاہر صدیقی

03217645060

محبتوں کا سفر ___ مغلوبِ مدحت تا غلوبِ مدحت

'مغلوبِ مدحت' تا 'غلوبِ مدحت' کی برزمینِ غالبؔ نعتیہ مساعی پر اظہارِ خیال سے قبل دو باتوں کا سرسری تذکرہ ضروری ہے۔ پہلی بات مرزا غالبؔ کی غزلوں کی زمینوں میں نعتیہ افکار کے امکانی اظہار کے بارے میں ہے اور دوسری بات اس بارے میں اب تک کی جانے والی کوششوں میں اپنی معلومات کی حد تک دو چار کی نشاندہی ہے۔

جہاں تک غالب کے فنّی و شعری نابغہ (Poetic Genius) ہونے کی بات ہے تو وہ مسلم الثّبوت ہے مرزا کے ہاں الفاظ کا استعمال اتنا بلیغ اور معنویت سے بھرپور ہے کہ پوری اردو شاعری میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس نے اپنے اشعار میں الفاظ و معانی کو جس ندرت اور مہارت سے استعمال کیا ہے اسے خود بھی اس کا ادراک تھا، وہ کہتا ہے:

گنجینۂ معنیٰ کا طلسم اس کو سمجھئے
جو لفظ کہ غالبؔ مرے اشعار میں آوے

واقعتاً تخیّل کی دبیز فضاؤں اور تہ بہ تہ بلندیوں تک مرزا غالبؔ نے لفظوں کے ذریعے جو رسائی حاصل کی ہے یہ اسی کا خاصہ ہے۔ انھی لفظوں سے مرزا نے اپنے محسوسات و مشاہدات کے اظہار کے لیے جو پیرایہ ہائے اظہار تراشے ہیں وہ اس کی غزلوں کی زمینوں (شعری اصطلاح میں زمین غزل کے آہنگ اور ردیف و قافیہ کی آمیزش سے تیار کی ہوئی وہ سطر/ لائن، مصرع یا لفظوں کی ترکیب و ترتیب ہے جس پر پوری غزل کا ڈھانچہ استوار ہوتا ہے) میں ظاہر ہیں۔ مرزا غالبؔ کے کلام میں دو طرح کی شعری زمینیں ملتی ہیں ایک خاص ان کی طبع زاد ___ جس کا استعمال پہلی بار انھوں

نے کیا اور دوسری وہ زمینیں ہیں جو سادہ، عام اور مستعمل ہیں جو ان کے زمانے میں، ان سے پہلے یا آج کل بھی عام استعمال ہو رہی ہیں مثلاً پہلی طرح کی زمینوں میں یہ مصرعے دیکھیے:

ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے
آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک

اور دوسری طرح کی زمینوں میں یہ مصرعے دیکھیے:

کل کے لیے کر آج نہ خسّت شراب میں
گر خامشی سے فائدہ اخفائے حال ہے

اگر غالبؔ کی زمینوں کا بحیثیتِ مجموعی تجزیہ کیا جائے تو ہمیں ان کی زیادہ زمینیں طبع زاد اور منفرد ملیں گی۔ یہ الگ بات ہے کہ ایک بڑا شاعر عام اور سامنے کی زمین میں بھی بڑے بلیغ اور بامعنی شعر نکال لیتا ہے اور ایک عام شاعر اگر اتفاق سے اس کے ہاتھ کوئی نادر الوقوع یا منفرد زمین لگ جائے تو وہ اس سے اعلیٰ مضمون کے شعر کشید نہیں کر سکتا بقول حافظ شیرازی:

تو و طوبیٰ و ما و قامت یار
فکر ہر کس بہ قدرِ ہمتِ اوست

(کلاسیکی اندازِ غزل کے شیدا ہمارے ایک دوست، علامہ اقبال کی زمین/ مصرعے ''کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہِ کامل نہ بن جائے'' کے بارے میں حسرت سے کہتے تھے کہ دیکھیں اقبال نے اس زمین میں شعر کہتے ہوئے تِل کا قافیہ چھوڑ دیا ہے ورنہ .....تِل نہ بن جائے ___ میں کیا خوبصورت شعر ہو سکتا تھا) خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا۔ اصل بات شعری زمین اور شاعر کی تخلیقی صلاحیت کی ہے۔ مرزا غالبؔ کی اکثر زمینیں اس کی اپنی طبع زاد ہیں۔ اگر اس نے عام اور متداول زمینوں میں بھی شعر کہے ہیں تو ان میں بھی اس کی فنّی مہارت اور تخلیقی صلاحیت کی چھاپ نظر آتی ہے۔

نعتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نئی زمینوں کی تخلیق کے ساتھ بعض شاعروں کی نظر جب غالبؔ کے کلام پر جاتی ہے تو انھیں اس کی زمینوں میں بھی نعتیہ مضامین کے اظہار کے امکانات نظر آتے ہیں۔

جیسا کہ علم شعر سے تعلق رکھنے والے یہ جانتے ہیں کہ شعر کی ندرت اور جدّت کا بڑا تعلق اس کی زمین سے ہوتا ہے۔ ہمارے نعت نگاروں نے یوں نعتیہ افکار و محسوسات کے لیے مرزا غالب کے کلام سے رجوع کیا۔ اس کی دو بڑی وجہیں تھیں۔ ایک یہ کہ نعتوں کے لیے نئی زمینیں تلاش اور تخلیق کرنے کی بجائے انھوں نے مرزا غالبؔ کے دیوان سے تیار شدہ اُن معروف زمینوں کا انتخاب کر لیا جن میں انھیں نعت کے امکانات نظر آئے اس انتخاب کی دوسری وجہ مرزا غالب کے لیے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار بھی تھا۔ شاعر عام طور پر کسی کی معروف زمین میں شعر نہیں کہتے البتہ کسی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے گاہے گاہے اس کی زمین میں شعر کہتے ہیں (ایسی صورت میں وہ آغاز کلام ہی میں (نذرِ غالب) کی نشاندہی بھی کر دیتے ہیں)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کے لیے جب عقیدت مند نعت نگاروں نے دیوان غالبؔ سے رجوع کیا اور ان کی غزلوں کی زمینوں میں نعتیں کہیں ___ تو یہ ان کے لیے ایک انوکھا اور نازک تجربہ تھا۔ ایسی نعتیں پڑھتے ہوئے مرزا غالب اور نعت نگار شاعر۔ دونوں میں تخلیقی صلاحیت، مزاج، فنّی مہارت اور لفظ شناسی کا جو فرق ہے اس کی طرف قاری کی توجہ کا فوری طور پر مرتکز ہونا فطری بات ہے ایسی کوشش و کاوش غیر محسوس طور پر ایک مقابلے کی فضا کو جنم دیتی ہے، نہ چاہتے ہوئے بھی نعت نگار ایک امتحان، آزمائش اور مسابقت کی کیفیت سے گزرتا ہے یہ وہی بات ہے جیسے غالبؔ نے کہا تھا:

طرزِ بیدلؔ میں ریختہ لکھنا
اسد اللہ خاں قیامت ہے

یوں طرح غالب میں نعت رسولؐ اکرم لکھنا فی نفسہٖ ایک اہم اور مشکل تخلیقی تجربہ ہے۔ طرز غالب میں نعت لکھنا بہر حال مقابلہ نہیں تو ایک آزمائش ضرور ہے جس سے لکھنے والے کو شعر بہ شعر، ایک امتحان سے گزرنا ہوتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جن شاعروں نے بھی غالبؔ کی زمینوں میں نعتیں کہی ہیں، ان کے ذہنوں میں دُور دُور تک غالبؔ سے مقابلہ کا خیال نہیں۔ مرزا غالبؔ کی استادی تسلیم کرتے ہوئے انھوں نے صرف اظہار عقیدت کے لیے ان کی زمینوں کو نعت کے لیے برتا ہے ایسے شاعروں کی تعداد چار چھے نہیں، سینکڑوں تک جا پہنچی ہے جنھوں نے یا تو غالبؔ کے دیوان پر مکمل نعتیہ دیوان لکھے یا مرزا کی اکثر معتدلہ زمینوں پر اظہارِ نعت کیا یا غالبؔ کی دو چار زمینوں کو نعت کے لیے برتا۔

مرزا اسداللہ غالبؔ کی غزلوں پر نعتیں لکھنے کی بڑی وجہ ان کی شاعرانہ عظمت ہے جو ان کے مخصوص طرز ادا کے سبب ہے ان کے بقول: ''کہتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے انداز بیاں اور''___ اس انداز بیاں میں 'اور' کا جداگانہ تخصّص ہمہ پہلو ہے۔ اس کے کلام میں الفاظ کے استعمال اور جدّت آفریں دروبست (جسے وہ گنجینۂ معنی کا طلسم کہتے ہیں) سے لے کر ان کی تراکیب، محاکات اور دوسرے اسلوبیاتی اوصاف جن میں اس کی شعری زمینیں بھی انفرادیت رکھتی ہیں، یہ ہمہ پہلو جدّت کارفرما ہے۔

واضح رہے کہ مرزا غالبؔ سے پہلے بھی اردو شاعری اپنے ابتدائی نمونوں سے اس تک آتے آتے تین چار صدیوں کا سفر طے کر چکی تھی اور اس کی روایت اپنے تشکیلی دور سے گزر کر پختہ ہو چکی تھی۔ غزل کے علائم و رموز اور ان سے وابستہ تلازمات ایک واضح پس منظر ترتیب دے چکے تھے لیکن مرزا غالبؔ نے اپنے جدّت پسند مزاج سے اس روایت میں ایسا تاریخ ساز اضافہ کیا کہ میر جیسے 'خدائے سخن' کی تخلیقی کارکردگی کے بعد مرزا کے کلام سے اردو غزل ایک جدید، منفرد اور تازہ رجحان اور اسلوب سے آشنا ہوئی۔

غالبؔ کے اس اسلوب کا ایک بڑا سبب اس کی شعری زمینیں ہیں جو اتنی کشش آور ہیں کہ ان کے امکانات کھوجتے کھوجتے سینکڑوں شاعروں نے اپنی تخلیقی مساعی صرف کی مگر ان زمینوں کی تازگی تا حال باقی ہے خصوصاً پچھلی نصف صدی سے بعض شاعروں نے ان زمینوں میں نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کی طرف توجہ دی یا یوں کہیے ان زمینوں کے شعری امکانات نے انھیں اس طرف راغب کیا کہ انھیں نعتیہ مضامین وافکار کے بیان کے لیے استعمال کیا جائے۔ یوں'' مرزا غالب کی شعری زمینوں میں نعت نگاری'' ایک بڑا موضوع سامنے آیا۔ برّصغیر پاک و ہند میں گزشتہ صدی میں اس حوالے سے ایک بڑا نعتیہ اثاثہ تخلیق ہوا جس کی مختلف شکلیں ہیں۔

۱۔ بعض شاعروں نے مرزا غالبؔ کے دیوان میں شامل غزلوں میں سے کچھ غزلوں پر نعتیں لکھیں۔

۲۔ بعض نے دیوانِ غالبؔ پر مکمل نعتیہ دیوان لکھے۔

۳۔ بعض شاعروں نے چند ایسی زمینوں پر تضمین کے طور پر مربع خمسہ وغیرہ کی طرز پر نعتیں لکھیں۔

یوں بہ حیثیت مجموعی 'برزمینِ غالب' ___ وقیع سرمایۂ نعت تخلیق ہوا اور سال بہ سال سامنے آرہا ہے کہ اس سرمائے کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ اور تجزیاتی جائزہ باقاعدہ ایک پی ایچ ڈی کے مقالے کا موضوع ہے۔

واضح رہے کہ غالبؔ کی شعری زمینوں میں چند ایسی بھی ہیں جو بظاہر نعتیہ فضا کی تشکیل میں معاون نہیں۔ نعت کی صنف جس احترام اور ادب کی متقاضی ہے، ان زمینوں کی ردیفیں اس کے لیے سازگار نہیں مثلاً

ع پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موجِ شراب

ع اک تیر میرے سینے میں مارا کہ ہائے ہائے

ع مجھے جو بھیجی ہے بیسن کی روغنی روٹی

ع رکھ دیں چمن میں بھر کے مئے مشک بو کی ناند

کئی نعت نگاروں نے غالبؔ پر نعتیہ دیوان لکھتے ہوئے ایسی زمینوں سے صرف نظر کیا ہے ___ راغب مرادآبادی اور بشیر حسین ناظم سے ریاض احمد پرواز اور ریاض ندیم نیازی تک ایسے بیسیوں شاعر ہیں جنھوں نے غالبؔ کی شعری زمینوں میں نعتیں (اور حمدیں بھی) لکھ کر جہاں ایک طرف اپنی عقیدت نگاری کے نمونے پیش کیے ہیں وہاں مرزا غالبؔ کو ایک اعتبار سے خراج عقیدت بھی پیش کیا ہے جو اس سرمایہ عقیدت کی تخلیق کا وسیلہ بنے

''مغلوب مدحت''، ''تغلیبِ مدحت''، ''غلّابِ مدحت''، ''غالبِ مدحت'' اور ''غلوبِ مدحت'' فیصل آباد کے معروف نعت نگار طاہر صدیقی کے تازہ مجموعہ ہائے نعت ہیں۔ طاہر وہ تازہ کار نعت نگار ہیں جنھوں نے گزشتہ سالوں میں اس 'شہر نعت' فیصل آباد کو اپنی جدّت پسندی، مہارت فن اور نعت کی صنف سے مستقل و مسلسل وابستگی سے کئی نعتیہ مجموعوں کے تحفے دیے۔ نعتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا انسلاک لائق تحسین ہے۔ مذکورہ پانچ مجموعہ ہائے نعت اس انسلاک کی تازہ مثال ہیں جو ان کی قومی سیرت ایوارڈ یافتہ نعتیہ کتاب ''اعزازِ حضوری''، یک کتابی طویل ترین نعتیہ قصیدے ''قصدِ نعت'' اور غیر منقوط حمدیہ کلام ''الحمدللہ'' کے بعد اُن کا بڑا نعتیہ کارنامہ ہے ___ مرزا غالبؔ کی زمینوں پر غزل لکھنا مشکل ہے چہ جائکہ ان پر نعتیں لکھی جائیں ___ اس کی بڑی وجہ جس کی پہلے نشان دہی کی جا چکی ہے وہ شعوری یا غیر شعوری تقابل ہے جسے قاری کبھی نظر انداز نہیں کر سکتا نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس احساس کو جھٹک نہیں سکتا کہ غالبؔ کا اس زمین کو برتنے کا شعری اور تخلیقی روّیہ کیا تھا اور یہ شاعر اسے کیسے برت رہا ہے، ہر زمین اور ہر قافیے پر ایسا تقابل از خود قاری کے ذہن میں آ جاتا ہے۔ یوں جس طرح لکھنے والا غزل بہ غزل، زمین بہ زمین اور قافیہ بہ

قافیہ ایک تخلیقی اضطراب اور آزمائش سے گزرتا ہے اسی طرح قاری بھی شعر بہ شعر اس تقابل کی فضا سے گزرتا ہے ___ اگر اس نعتیہ سرمایہ کو مرزا غالب سے ہٹ کر دیکھا جا سکے تو اس کی قدر و قیمت اور ہوگی اور اس پر زیادہ رائے زنی نہیں ہوگی لیکن اگر غالبؔ کے ضمن میں ایسے شعروں کا مطالعہ کیا جائے تو خواہ مخواہ کے تقابل سے رائے زنی کی گنجائش نکل آتی ہے۔ اس کی ایک فطری وجہ بھی ہے کہ شاعر نے از خود غالبؔ کی راہ پر چلنے کی خواہش کی ہوتی ہے مگر 'خواہش' اپنے امکان کے مطابق کوشش کی بھی متقاضی ہوتی ہے اور 'کوشش' اتنی اختیاری نہیں ہوتی جتنی خواہش ___ (ویسے تو انسان اپنی مرضی سے کوئی چیز چاہ بھی نہیں سکتا کہ خواہش کی کونپلیں بھی انسانی ذہن میں قدرت کی رضا سے پھوٹتی ہیں)

یہاں معروف یونانی ناقد لانجائنس کی بات یاد آتی ہے کہ ''کاملینِ فن کے مقابلے میں کھڑے ہونا اور ان کی تقلید کی کوشش خود ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔'' سو بطرز غالب نعت نگاروں کی خواہش اور ارادہ بذات خود ایک بڑی کامیابی ہے۔

طاہر صدیقی نے غالبؔ کی شعری زمینوں میں نعت کہتے ہوئے کوئی بلند بانگ دعویٰ نہیں کیا۔ البتہ انھیں احساس ہے کہ مدحت نگاری کے تناظر میں غالبؔ کا سرمایۂ تخلیق نہ ہونے کے برابر ہے اور یہ نعتیہ تخلیقات اس تشنگی کو دور کرنے کی بہترین اور کامیاب کاوشیں ہیں۔ طاہر صدیقی کی سابقہ محنت اور مطالعے نے غالبؔ کے اتباع میں کس حد تک کامیابی حاصل کی، اس سوال کے جواب کے لیے ان کتابوں کا جائزہ لیں تو درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

۱۔ مغلوب مدحت تا غلوبِ مدحت قریب قریب 'متداول' (مکمل دیوان غالب) پر لکھی گئی نعتیں ہیں۔ طاہر صدیقی نے غالبؔ کی سبھی غزلوں پر نعتیں لکھی ہیں اور ان ردیفوں کو بھی نعت میں ڈھالا ہے جو بظاہر نعت کے لیے غیر موزوں محسوس ہوتی تھیں۔ انھوں نے چند قطعات کی وہ زمینیں چھوڑی

ہیں جو نعتیہ تشکیل میں معاون نہیں تھیں۔

۲۔ طاہر صدیقی نے ہو بہو مرزا غالبؔ کے قوافی اور ردیفیں تو استعمال کیں مگر تعداد اشعار کو ملحوظ نہیں رکھا بلکہ یہ تعداد غالبؔ کے اشعار کے مقابلے میں کہیں کم تو کہیں بہت زیادہ بھی رہی۔ گویا ردیف قافیہ کے علاوہ ان زمینوں میں نعت کاری کا آزاد استعمال کیا ہے۔

۳۔ بحیثیت مجموعی ان نعتوں کی پیشکش ''دیوانِ غالب کامل'' مرتبہ کالی داس گپتا رضاؔ کے مستند نسخے کے مطابق ہے ___ اس نشاندہی کی ضرورت اس اس لیے محسوس ہوئی کہ 'بطرز غالب' بعض لکھنے والوں نے ایسی کوشش بھی کی ہے مثلاً مرزا غالب کی صد سالہ تقریبات (۱۹۷۹) کے دنوں میں سلیمان اویسی سیمابی نے 'شان غزل' (مطبوعہ ۱۹۷۹ء) کے نام سے مرزا غالب کے دیوان پر دیوان اس انداز میں مرتب کیا کہ کتاب کے دائیں طرف اپنی غزل شائع کی، یہ دیوان (علمی بک ڈپو لاہور) نے شائع کیا، اس کا دیباچہ پروفیسر وقار عظیم نے لکھا ___ طاہر صدیقی کی نعتوں کے ساتھ مرزا غالب کی غزلیں نہیں نہ ہی غالب کے قوافی اور تعداد اشعار کا التزام ہے۔ طاہر صدیقی نے ہر نعت کے آغاز میں زیرِ تخلیق نعت کے عروضی ارکان، بحر کا نام، اور مرزا غالب کی متعلقہ غزل کا مصرع اولیٰ درج کیا ہے۔ یوں غزل کی نشاندہی کے ساتھ اس غزل کے عروضی نظام کا حوالہ بھی دے دیا ہے۔ بطرز غالب، نعتیہ کتابوں میں عروض کا حوالہ ایک مفید اضافہ ہے۔

مرزا غالب کی زمینوں میں طاہر صدیقی کی کوششِ نعت گوئی ___ ایک لائقِ تحسین اور کامیاب کوشش ہے (اس فقرے سے اس کوشش کے حاصل کا تذکرہ ہو تو مَیں اور طاہر دونوں ناقدین نعت کی رائے زنی سے مامون و محفوظ رہیں گے) غالبؔ، جس کے بارے میں علامہ اقبال نے کہا ہے:

نوع انساں پر تری ہستی سے یہ روشن ہوا
ہے پرِ مرغِ تخیل کی رسائی تا کجا

ان کے تخلیقی سفر کے تجربات کی فنّی بازآفرینی کے ہر حاصل کو ایک کوشش ہی کہا جا سکتا ہے۔ شعر کی زمینیں اُن کے خارجی پہلوؤں یا اسلوب کے ظاہری قرینوں کی درجہ نما ہوتی ہیں ۔فکر، افکار، محسوسات، مشاہدات، جذبات اور ان سے متعلق سبھی روّیے (جن میں محبت، ایثار، شیفتگی، وارفتگی وغیرہ) کہنے والے کے اپنے ہوتے ہیں لیکن جب وہ ان کے اظہار کے لیے کسی زمین شعر کا انتخاب کرتا ہے تو وہ شعوری طور پر خود کو اس زمین کے ردیف وقوافی کا پابند کر لیتا ہے اب اس کے افکار کا ریلا انھی حدود میں بہنے کا پابند ہوتا ہے۔ بحر میں ردیف وقوافی کا نظام جہاں شاعر کی رہنمائی کرتا ہے وہاں اسے اپنی حدود میں جکڑ بھی لیتا ہے، یہاں غالبؔ کے نقش پا پر قدم رکھ کر سفر کرنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ چلنے کا عمل کیسا بھی ہو، عاجزانہ یا بانکپن کے ساتھ، مگر شعر کی زمین (یعنی بحر ردیف اور قوافی) سے شاعر باہر نہیں جا سکتا۔ اسے ان نشانات پا پر چلنا ہوتا ہے جو اس نے خود قبول کیا ہے لہٰذا اپنے آپ کو غالبؔ کے ہم قدم رکھنے کے لیے مسلسل باخبر رہنا پڑتا ہے ___ مرزا غالبؔ کا ایک معروف شعر ہے:

ہے کہاں تمنّا کا دوسرا قدم یا رب
ہم نے دشت امکاں کو ایک نقش پا پایا

اس شعر کی سب سے بڑی حیرت اس کی معنویت میں ہے کہ جب تک دونوں قدم نظر نہ آئیں اور ان کے درمیانی فاصلے کا تعین نہ ہو۔ دیکھنے والے کو اندازہ نہیں ہو سکتا کہ جس پیکر کا یہ نقشِ پا ہے وہ پیکر کیا ہوگا؟ کیسا ہوگا؟ ایک نقشِ پا سے اس پیکر کی چال، رفتار اور اس کے امکانی قد وقامت کا اندازہ نہیں لگ سکتا ہے۔

مرزا غالب کی غزلوں، قصیدوں اور رباعیوں کے تضمین نگاروں میں طاہر صدیقی ایک بڑا اضافہ ہیں۔ غالبؔ کے تتبع میں طاہر صدیقی کی نعتیہ شاعری کی تین

صورتیں ''مغلوب مدحت''، ''تغلیبِ مدحت''، ''غلّابِ مدحت''، ''غالبِ مدحت'' اور ''غلوبِ مدحت'' میں ظاہر ہوئیں:

پہلی یہ کہ انھوں نے غالبؔ کی ایسی شعری زمینیں جو غالب کے معاصرین کے ہاں اور کچھ ان سے پہلے بھی ہماری غزل کی روایت میں عام تھیں، ان میں نعتیہ شعر لکھے۔ دوسرے وہ زمینیں جو غیر مردّف ہیں وہ غالب سے خاص نہیں ان کا استعمال غالب سے پہلے اور بعد میں بھی ہُوا اور ہو رہا ہے اور تیسرے وہ زمینیں جو مرزا غالب کے نام سے مخصوص ہوگئی ہیں اور جن میں مرزا غالب نے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا یہ زمینیں مرزا غالب کی خداداد تخلیقی صلاحتوں کا نتیجہ ہیں اور طبع زاد ہیں۔ ممکن ہے بہت زیادہ تحقیق سے ان زمینوں میں سے ایک دو کسی پرانے شاعر کے ہاں بھی دستیاب ہو جائیں مگر ان کی شہرت مرزا غالب ہی کے کلام اور نام سے ہوئی۔

طاہر صدیقی نے ان تینوں طرح کی زمینوں میں شاعری کی __ پہلی اور دوسری طرز کی زمینوں میں انھیں زیادہ آسانی محسوس ہوئی اور انھوں نے نسبتاً زیادہ تعداد میں اشعار کہے۔ ان زمینوں میں طاہر صدیقی کا فکری بہاؤ زیادہ ہے

طاہر صدیقی نے بعض غزلوں میں مصرع بہ مصرع انداز نعت کو بھی اپنایا ہے جو نعت کی روایت میں تازہ کاری کی مثال ہے جس میں تسلسل سے مصرع اولیٰ یا مصرع ثانی غالبؔ کا ہے طاہر نے بعض ایسی غزلوں پر 'مصرع بہ مصرع' لکھ کر اس کی نشاندہی بھی کی ہے۔ ایسی نعتوں میں درج ذیل چند نعتیں یہ ہیں۔ ان میں مصرع بہ مصرع غالب کے کلام سے اپنے نعتیہ تاثرات کو آمیز کیا گیا ہے:

ع پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موجِ شراب

ع آمدِ خط سے ہُوا ہے سرد جو بازارِ دوست

ع نفس نہ انجمنِ آرزو سے باہر کھینچ

ع بلا سے ہیں جو یہ پیشِ نظر در و دیوار

جیسے کہ میں نے آغاز مضمون میں عرض کیا تھا کہ غالبؔ کی شعری زمینوں میں لکھے ہوئے کلام کے مطالعہ میں غالب کے شعر کا خیال آنا اور ذہن میں لاشعوری طور پر تقابل کی فضا کا پیدا ہونا لازمی امر ہے تاہم اگر آپ مقدور بھر اس تقابل سے ہٹ کر طاہر صدیقی کی ان پانچوں کتابوں کا مطالعہ کریں تو آپ کو نعت کے کئی ایسے خوبصورت شعر ملیں گے جن میں شاعر کی نعت سے وابستگی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے شیفتگی و فریفتگی، اصحاب رسولؓ، اہلِ بیت اور دوسرے مناسبات سیرت و نعت کے مؤثر نمونے ملیں گے۔

مثلاً یہ اشعار دیکھیے:

نورِ نعلینِ نبیؐ دل کی عمارت پہ سجا
یوں ہوا میرے مقدّر میں چراغاں ہونا

رویا تھا بے محابا مواجہ کے سامنے
اُن آنسوؤں نے دھوئے مرے بے شمار داغ

روح بھر جائے گی اپنی جانبِ طیبہ اڑان
چھوڑ کر نکلیں گے جب ہستی کا زنداں خانہ ہم

ہر نام میں ہے آپؐ کے انوار کا ظہور
میں مجتبیٰ کہوں انھیں یا مصطفیٰؐ کہوں

روضے پہ آنحضورؐ کے کرتے ہیں عرض کس طرح
جب مری آنکھ رو پڑی، دل نے مجھے کہا کہ یوں

مقدور ہو گر سب پہ بچھا دوں میں یہ آنکھیں
جاتی ہیں مدینے کو جہاں بھر سے جو راہیں

تعجب کیا جو طیبہ کو بہاروں کا کہیں مسکن
جہاں ہو گنبدِ خضریٰ وہاں فصلِ خزاں کیوں ہو

ازل سے تا ابد سرکارؐ ہی کا حکم جاری ہے
رسالت آپؐ کو بخشی ہے رب نے ہر زمانے کی

طاہر صدیقی کی نعت گوئی کا ایک نمایاں وصف آنحضرتؐ سے اظہار عقیدت کے ساتھ آپ کے اہل بیتؓ اور صحابہ کرامؓ کا تذکار ہے۔ انھوں نے حضورؐ کے اوصاف و کردار اور سیرت کے ساتھ اپنی نعت گوئی میں ان کا ذکر بھی محبت و احترام سے کیا ہے اور ان کی زندگی کے اہم واقعات کی نشاندہی کے ساتھ ان کی مدح اور ان سے عقیدت کے پہلو نکالے ہیں۔ 'برزمینِ غالبؔ' طاہر کے نعتیہ کلام میں بیسیوں ایسے اشعار مل جاتے ہیں جو ان کی عقیدت نگاری (Devotional Poetry) کے مظہر ہیں۔ درج ذیل نمونے دیکھیے:

آخری حج کے جو موقع پہ کہا آقاؐ نے
میرا قرآن ہے اور آلِ عبا میرے بعد

دربارِ شام خطبۂ زینبؑ سے کانپ اُٹھا
حیراں ہیں لوگ جرأتِ گفتار دیکھ کر

اک سمت کربلا میں ہے سبطِ نبیؐ کا خون
شہرِ نبیؐ ہے خون سے لبریز یک طرف

سرکارؐ! آلِ پاک ہے مظلوم و بے نوا
سارے حریف و دشمنِ خوں ریز یک طرف

بعض نعتوں میں صحابہ کرامؓ سے محبت کے اشعار اس انداز، اہتمام، تسلسل اور سلیقے سے آئے ہیں کہ طاہرؔ کی نعت میں منقبت صحابہ و اہل بیت کے موضوع پر ایک جداگانہ مضمون تیار ہو سکتا ہے مثلاً یہ شعر دیکھئے:

لمحہ لمحہ جو رہا سیّدِ ابرارؐ کے پاس
بخت تھا جائیے کیا غار کے اُس یارؓ کے پاس

دوری تھی سرورِ عالم سے نہ منظور انھیں
قبرِ فاروقؓ بنی تربتِ سرکارؐ کے پاس
سیّدِ حضرتِ عثمانؓ کا مدفن ہے بقیع
نورِ خود آ کے ملا خلد کے انوار کے پاس
موت بھی اس لیے آسان ہوئی ہے مجھ کو
میری مشکل کا ہے حل حیدرِ کرارؓ کے پاس

طاہر صدیقی کی نعت کا ایک وصف سادگی وسلاست سے عبارت ہے خصوصاً مرزا غالبؔ کی مختصر زمینوں میں طاہرؔ نے جو نعتیں کہیں ہیں وہ کیف آور تلازمے اور مؤثر سادگی لیے ہوئے ہیں، یہاں زورِ سخن کی بجائے محبت آمیز سادگی اور تاثیر نمایاں ہے جو قاری کو متاثر کرتی ہے مثلاً یہ اشعار دیکھیے:

اصلِ نورِ حضورؐ کو دیکھے
چشمِ انساں کی یہ مجال کہاں؟
حبِّ احمدؐ ہے نشانی میری
یہ نشانی ہے پرانی میری
ہو مرا گھر بھی خُلدِ طیبہ میں
ایسا دن ہو خدا کرے کوئی

'مغلوب مدحت' تا 'غلوبِ مدحت' کے بعض مطلعے ایسے ہیں جو اپنے فنّی محاسن کے سبب قاری کی توجہ اپنی طرف کھینچتے ہیں ان مطلعوں میں شاعرانہ خصائص کے ساتھ ساتھ مہارتِ فن اور تاثیر کے عناصر نمایاں ہیں:

ہمارے نبیؐ کی نبوّت سلامت
ابد تک ہے انؐ کی رسالت سلامت

یوں مدحِ شہِ دیںؐ کا نیا ڈھنگ نکالوں
میں خونِ جگر دے کے جدا رنگ نکالوں
ہفت افلاک انؐ کے زیرِ نگیں
انؐ کی مسند بنا ہے عرشِ بریں
دنیا و آخرت میں رہیں فائز المرام
پڑھیے درودِ پاک بہ آغاز و اختتام
خدا نے آپؐ کو بخشی ہے ایسی عزّ و جاہ
کوئی جہاں میں نہیں مرتبے میں ہم سرِ شاہؐ

ان مطلعوں میں غالب کے فکر وفن کے اتباع کی شعوری کوشش نمایاں ہے۔طاہر نے ان مطلعوں میں اچھے شعر نکالے ہیں۔ایسی زمینوں میں اچھے مطلعوں کا حصول خوش قسمتی کی علامت ہے اور ایسے مراحل سے غالب کا اتباع کرنے والے بہت کم لوگ کامیابی سے نکلتے ہیں۔ طاہر نے شعری زمینوں کے آہنگ اور قوافی وردیف کی مناسبت سے کچھ نعتوں میں مطلع نگاری کا یہ مرحلہ بڑی خوبصورتی سے طے کیا ہے۔

ان تخلیقات میں طاہر کی ایک اور نمایاں طرز، تضمین نگاری اور گرہ آمیزی ہے۔انھوں نے مرزا غالب کے بعض مصرعوں کو اپنی نعتوں میں اس انداز میں استعمال کیا ہے کہ ان شعروں کی حیثیت گرہ آمیزی (مصرع بہ مصرعِ غالب) کی ہوگئی ہے یعنی ایک مصرع مرزا غالب کا ہے اور دوسرا مصرع نعت کا ہے۔عام طور پر ایسا ایک دو تین شعروں میں ہوتا ہے۔مگر طاہر صدیقی نے یہ تسلسل بہت سی نعتوں میں روا رکھا ہے۔پہلی چار جلدوں (مغلوبِ مدحت، تغلیبِ مدحت، غلّابِ مدحت، غالبِ مدحت) میں غالب کی کئی غزلوں کے مصرعوں پر مسلسل گرہیں لگائی گئی ہیں مثلاً:

''نفس نہ انجمن آرزو سے باہر کھینچ''
ہوائے شہرِ محمدؐ ہے دل کے اندر کھینچ

ہیں شہرِ طیبہ کے پیشِ نظر در و دیوار
''نگاہِ شوق کو ہیں بال و پر در و دیوار''

مرزا غالب کی ان غزلوں کے مصرعوں پر گرہ لگاتے ہوئے طاہر صدیقی نے ان میں نعت کی فضا پیدا کی ہے۔ پوری غزل یا غزل کے اکثر شعروں پر تسلسل کے ساتھ نعتیہ مضامین و محسوسات کی آمیزش کی اختراعی کوشش طاہر صدیقی کی انفرادیت ہے جو مرزا غالب کی غزلوں میں نعت کے امکانات کی نشاندہی بھی کر رہی ہے۔

بحیثیتِ مجموعی یہ مجموعہ ہائے کلام پروفیسر محمد طاہر صدیقی کے نعتیہ اثاثے میں خوبصورت اضافہ ہیں، یہ کوشش طاہر صدیقی کی نعت نگاری میں ایک اہم پڑاؤ ہے جو اپنے نفسیاتی تناظرات میں ان کے شوقِ نعت کا مظہر بھی ہے اور اپنی ذات کی تنگنائے سے نکل کر باہر کی وسیع و عریض تخلیقی دنیا کی طرف جھانکنے کا عمل بھی ___ جس میں شاعر اپنے مطالعات و مشاہدات کی دنیا سے باہر آ کر اپنے معاصر یا ماقبل کے شاعروں کے ساتھ ہمسفری کا ارادہ کرتا ہے، اپنے آپ کو ایک انبوہ اور ہجوم میں لا کر اپنی صلاحیتوں کو آزمائش و مقابلہ کے مراحل سے گزارتا ہے۔ شاعروں کو کبھی کبھار دوسرے شاعروں کے مطالعہ، ترجمہ، تضمین و تشریح کے لیے بھی وقت نکالنا چاہیے، اپنے آپ کو دوسرے قلم کاروں کے تخلیقی ماحول میں لے جا کر اپنی صلاحیتوں کا امتحان بھی کرنا چاہیے، اس طرح ان کے فن میں صلاحیت، نکھار اور نیا پن پیدا ہوتا ہے۔

طاہر صدیقی نے اپنے پختہ نعتیہ پس منظر کے ساتھ پیرویِ غالبؔ میں اہتمام سے قدم اٹھایا ہے۔ یہ ایک اہم پیش رفت ہے۔ آپ ان نعتیہ مجموعہ جات کا مطالعہ کریں تو آپ کو اس میں محبت و جاں سپاری کے کئی عمدہ مرقعے ملیں گے لیکن اگر آپ مرزا غالب کو ذہن میں رکھ کر ان کو پڑھیں گے تو آپ تقابل کے دھندلکے میں الجھے رہیں گے۔

طاہر صدیقی کی یہ کتابیں ان کے نعتیہ سفر کی اگلی منزلوں کی طرف گامزن ہونے کی نشاندہی کرتی ہیں۔ معمول کی نعت نگاری کے ساتھ نعتیہ رباعیات وقصیدہ نگاری، تضمین نگاری، گرہ آمیزی، اکابرین کی غزل پر نعت لکھنے کا یہ انداز ایک مبارک پیش رفت ہے۔ 'برطرحِ غالب' نعت نگاری کی یہ کوشش فی نفسہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو ایک بڑے امتحان کے لیے تیار کرنے اور اپنے شعری جوہر کو ایک عظیم آزمائش سے گزارنے کے مصداق ہے یہ ایک کٹھن مرحلہ ہے جس کی طرف گامزن ہونا ہر ایک کے بس کی بات نہیں بقول غالب: انھی کا کام ہے یہ جن کے حوصلے ہیں زیاد

طاہر صدیقی حوصلۂ زیاد کی عمدہ مثال ہیں۔ دیوانِ غالب (کامل) میں درج ہمہ پہلو شعری زمینوں میں مدحت نگاری کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور تھا۔ طاہر نے اس کارِمحال کا بیڑہ اٹھایا اور کر کے دکھایا۔ غالب کی زمینوں میں اس قدر (طرحی و تضمینی) نعوت اردو ادب کی تاریخ میں پہلی بار تخلیق ہوئی ہیں۔ اس کامیاب کوشش پر مبارکباد یقیناً اس کا حق ہے:

کس طور مدیح کا ہے طالب کو دیکھ
مغلوب و غلوبِ مدحتِ غالب کو دیکھ
تغلیب و غالب و غلّابِ مدحت
پڑھ نعت تو اس کے پھر مطالب کو دیکھ

ریاض مجید

فہرست

مغلوبِ مدحت

1	زمیں سے عرش تک ہر کام میں ہے اہتمام اس کا (حمد)	51
2	رحمتِ شاہِؐ زمن ہے دائمی	52
3	ہوئی خاکِ مدینہ مس جو کفشِ شاہِؐ خوباں سے	54
4	ہیں عیاں نغماتِ مدحت از صدائے عندلیب	56
5	مجھے شہرِ مدینہ میں ہے جینے کی ہوس بہتر	57
6	راہِ طیبہ سے الگ مجھ کو ہے ہر راہ غلط	58
7	ہے حالِ دل کا آئنہ میرا بیانِ اشک	59
8	دوریِ شہرِ مدینہ کی ہمیں تاب نہیں	60
9	آقاؐ کی ہر عطا کو میں رب کی عطا کہوں	61
10	جب تصوّر میں مدینے کو چلا جاتا ہوں	63
11	خواب میں آئی نظر خلدِ تمنّا مجھ کو	64
12	الطاف جب حضورؐ کے حد سے ہوں ماورا	66
13	ہر نعت کی زمین ہے باغِ جناں مجھے	67
14	یا نبیؐ در آپ کا امّت کو فتح الباب ہے	68
15	حائل ہے حاضری میں جو میری وہ ڈر جلے	69
16	ہجر نے دن وہ دکھایا ہے کہ جی جانے ہے	70
17	ذرا بھی شہرِ نبیؐ سے اگر گماں پھر جائے	70

18	مدینے کی طرف زائر اگر اک بار آتا ہے	71
19	محبتوں سے بیان اوصافِ شاہ کیجے تو خوب کیجے	72
20	خوف آور اگر قیامت ہے	73
21	ایک عالم ہے محرر نعتِ عالمگیر کا	75
22	بشر ہے نور کے آئینے میں آئینہ بند آیا	77
23	تڑپتا ہے جوانؑ کی یاد میں وہ دل پسند آیا	78
24	ظہورِ مصطفیٰؐ سے قبل ہر سُو عالمِ ہُو تھا	79
25	مدینے میں ہر اک لمحہ ہے راحت آفریں پایا	80
26	ہے گرچہ تیرہ بختی درپئے ہمت شکستن ہا	81
27	ہے طرحِ نعت میرے واسطے وہ طرحِ منزل ہا	82
28	فقط ہے جلوتِ شہؐ کے لیے یہ خلوتِ شب ہا	83
29	سامنے روضے کے اشکوں میں سجا مطلب تھا	84
30	بن کے آقاؐ مرا قرآن کی تفسیر آیا	85
31	شافعؐ موجود ہے محشر میں گنہگاروں کا	86
32	منظر کھلا ہے نور کی اُس جلوہ گاہ کا	87
33	عشقِ رسولِ پاکؐ وضو ہے دماغ کا	88
34	بنایا میرے آقاؐ نے ہے ان کو یارِ غار اپنا	89
35	آپؐ آئے تو بنا وہ حق کا جلوہ خانہ تھا	90
36	صلہ پایا جدائی کا، تلطّف پارسائی کا	92
37	ہر اک سو ہوگا عالم حشر میں جب نفسی نفسی کا	94
38	نہ رستے کی خبر تھی اور نہ تھا رہبر ہی منزل کا	95
39	مجھے بہکا نہیں سکتا ارم میں دور ساغر کا	9
40	وظیفہ ہے سدا اصلِّ علیٰ ہی دل کی دھڑکن کا	97
41	ثنا واحد سہارا ہے مرے اس قلبِ غمگیں کا	98

42	سہانی یاد آقاؐ کی ہے ساماں اشک باری کا	99
43	پوچھتے ہو کیا نبیؐ کے عشق سے حاصل ہوا	100
44	تشنہ کامِ آرزو جب بھی دلِ مضطر ہوا	101
45	حق نے میرے پیارے نبیؐ کو نبیوں کا ہے امام کیا	102
46	دل ہمارا جب محبت کی زباں ہو جائے گا	103
47	نبیؐ کے عشق میں جل کر جو خاکِستر نہیں ہوتا	104
48	مداوا ہے طیبہ دل آزردگاں کا	105
49	حائل نہ ہو وارہ میں مرا آبلۂ پا	106
50	عرش کی پاک فضاؤں کو کیا مس اس نے	107
51	جلوۂ سرکارؐ چشمِ شوق کا جو خواب تھا	108
52	آپؐ سے پہلے جو انساں خود سے بھی مایوس تھا	109
53	از رہِ پاسِ ادب یوں دلِ بسمل باندھا	110
54	بے ضبط انؐ کے عشق میں یہ دل نہیں رہا	112
55	شکر صد شکر کہ طیبہ ہے دبستاں میرا	113
56	فدائے سرورِ کونین جو مدام رہا	114
57	حسرتِ دیدارِ آقاؐ چشمِ نم میں آ گئی	116
58	خار بھی گل ہو گیا اور گل گلِ تر ہو گیا	117
59	تشریف آپؐ لائے بن کر بہارِ صحرا	118
60	دل سے اِک لمحہ نہیں کیفِ حضوری جاتا	119
61	ہوا ہے آپؐ کے آنے سے وہ سماں پیدا	120
62	''دل، بہ سوزِ آتشِ داغِ تمنّا جل گیا''	121
63	چلا جوانؐ کی چاہت میں ہے جانا کامیاب اس کا	122
64	حضوری نے مجھے بخشا ہے نازِ نشّۂ طیبہ	123
65	مرے دل میں ہوئی توصیف کی تنویر ہے پیدا	124

66	محبت سے نبیؐ کی عظمتِ کردار ہو پیدا	125
67	سرورِ کونین کی سیرت ہے عالم کا نصاب	126
68	سبز گنبد سے ہوا روشن خیالِ عندلیب	127
69	شہرِ طیبہ سے ہوا ہے اس طرح اظہارِ دوست	128
70	رونقیں سارے جہاں کی ہیں سرِ بازارِ دوست	130
71	دو نیم قمر ہوا ٹھے ان کی اگر انگشت	132
72	حبِّ احمدؐ سے تہی، ہے داغِ پیشانی عبث	133
73	حسنِ سیرت گر نہ ہو چہرے کی رعنائی عبث	134
74	محفل میں ذکرِ شاہؐ کا عالم دگر ہے آج	136
75	دوریِ شہرِ مدینہ سے ہے دل کو اختلاج	138
76	کوثر ہے تیرے سامنے تُو لب کشیدہ کھینچ	139
77	ہر ایک سخن مجھ کو ہُوا پیشِ ثنا ہیچ	140
78	آپؐ آئے تو چمک اٹھے گلستاں گل و صبح	142
79	مل گیا اذنِ حضوری دل ہے خوش تو روح شاد	144
80	یوں محفلِ سخن میں ہے انؐ کی ثنا بلند	145
81	اے مرے بخت رسا مجھ سے تامّل تا چند؟	146
82	بچا رہے مرا طوفاں سے آشیاں، فریاد!	147
83	آبِ زم زم ہے کیا رزِ انگور	148
84	ہم نے طاہر یوں لکھا قرطاس پر حرفِ دعا	149
85	کر یاد نبیؐ کو آنکھ تر کر	150
86	ہے رابطہ مدینے سے گر استوار تر	151
87	نبیؐ کے نور کا احساں ہے ہر دم میرے مسکن پر	152
88	ملا ہے سبز گنبد کا مرے دل کو بھی رنگ آخر	154
89	نگاہِ شاہؐ سے ہوگی رسا آہِ غریب آخر	155

90	محوِ ثنا ہے مرا دل ارے بلبل! ہنوز	156
91	لذت کشِ زیارتِ شہؐ ہے چمن ہنوز	157
92	آنکھ میں کم نہ ہوئی حسرتِ دیدار ہنوز	158
93	میری آنکھوں میں چمکتا ہے وہی نُور ہنوز	159
94	آپؐ کا لطف و کرم ہے یہ مرا پیمانِ عجز	160
95	ہوں کھڑا پیشِ مواجہ اُنؐ کے دَر پر اور بس	161
96	سبز گنبد ہی رہے تا زندگی مانوس و بس	163
97	یا شاہِؐ جہاں عصیاں گزیدہ ہوں بچائیں	163
98	حضوری میں خلل انداز سارا انتظار آتش	164
99	کرے ایجادِ خاکستر کا دل میں انعقاد آتش	165
100	ہو نہ عشقِ مصطفیٰؐ تو زندگی کا ہے ضیاع	166
101	تمام رات رہی مجھ پہ مہربانیِ شمع	167
102	ماتھے پہ خاکِ طیبہ کا ہے پُر وقار داغ	168
103	پھول کھلنے سے کھلے ہیں نوع بہ نوع اسرارِ باغ	169
104	پایا نہ شہرِ طیبہ سے تو نے قرار حیف	170
105	اِلحاد کی ہے گرچہ ہوا تیز یک طرف	171
106	طاہرؔ درِ حضورؐ سے کوئی خزانہ مانگ	172
107	کیا ہی ذوق افزا نبیؐ کا ہے جمال	173
108	شاہکارِ دستِ قدرت پیکرِ حسن و جمال	175
109	ترکِ جہان کر کے ہوں آیا شکستہ دل	177
110	زائروں کو کر رہے ہیں ہر گھڑی دِلشاد گُل	178
111	پھر سے لایا ہے زباں پر نعت کا آہنگ دِل	179
112	ہے مصطفیٰؐ کو میری آہِ نارسا معلوم	180

113 کرم کا روہ ہیں خطا کار ہیں ہم 181
114 حبِ شہِ والا میں ہے خوں اپنا سدا گرم 182

تغلیبِ مدحت

115 ہرگز نہ جا کے غیر کے آگے صدا کروں (حمد) 185
116 یوں بھی اس شمعِ رسالت کا بنیں پروانہ ہم 186
117 گزرے نبیؐ کے شہر میں یہ عمر بس تمام 188
118 قرآں کے حرف حرف سے انؐ کی ثنا کروں 189
119 جو ہم ہجرِ طیبہ میں غم دیکھتے ہیں 190
120 ملتی ہیں جہاں درد کے ماروں کو پناہیں 192
121 کونین میں حضورؐ کا جلوہ کہاں نہیں 194
122 کلکِ طاہرؔ ہے ثناؤں کی پھبن کی فکر میں 196
123 روضۂ سرکارؐ ہے کرتے رہو فریادیاں 198
124 کربلا میں دیکھ کر آلِ محمدؐ سے جفا 199
125 نبیؐ کے عشق میں دل بے قرار رکھتے ہیں 200
126 درِ نبیؐ سے رجا ہم زیادہ رکھتے ہیں 201
127 قفس میں ہجر کے ہیں قید جو عشاق آقاؐ کے 202
128 درود و نعت کے اذکار ہیں جس آشیانے میں 203
129 یہ دل کی کیفیت ہے نور کے جلووں کے دامن میں 204
130 انؐ کا میں نعت گو ہوں کہ انؐ کا چنیدہ ہوں 205
131 غلامانِ نبیؐ ہیں دینِ حق کی ایسی شمشیریں 206
132 جب تلک حبِ رسالت دل میں در آئی نہیں 207
133 تب تلک مقبول ہوتا ایک بھی سجدہ نہیں 208

134	تشنگاں کے واسطے گوا ور کوئی در نہیں	209
135	غلاموں کی خبر رکھیں، سنیں وہؐ آہِ خاموشاں	210
136	فقیروں کے لیے ان کا کھلا ہے ہر گھڑی آنگن	211
137	آپؐ کی چشمِ کرم کے منتظر آزردگاں	212
138	حیطۂ روضۂ اطہر میں ہے دل لرزیدن	213
139	آ گیا باغِ مدینہ میں جو سیّارِ چمن	214
140	ہے حکمِ الٰہ صلِّ علیٰ دل کی جرس کو	215
141	اگر مواجہ مرے آگے جلوہ گستر ہو	216
142	دل آپؐ کی ثنا میں اگر ایک سونہ ہو	217
143	مدینے کی حضوری میں یوں سرگرمِ تمنّا ہو	218
144	زمینِ طیبہ کے ذرّوں میں سورج کی ضیا گم ہو	219
145	سبز گنبد کی عطا ہے سب جہاں کی رنگ و بو	220
146	پیشِ مواجہ سر ہے خمیدہ	221
147	محمدؐ کی عطا ہے خسروانہ	222
148	مدحِ شہِ خوباں پئے انجاحِ عدم باندھ	224
149	علم کے شہر کا دروازہ نہیں جس پہ کھلا	225
150	میرے وجداں میں چھپا ہے سخنِ بالیدہ	226
151	جس میں بسا مدینہ مرا دل ہے آئنہ	227
152	اے دماغِ نارسا! آہِ رسائے دل نہ پوچھ	228
153	اعجازِ حسنِ روئے شہِ دوجہاںؐ نہ پوچھ	229
154	دل مرا شہرِ مدینہ میں اقامت گیر ہے	231
155	درودِ پاک سے ممکن ہوئی اس دل کی آبادی	232

156	عطا سے انؐ کی ہے آنکھوں میں میری تابانی	233
157	قدموں میں آنحضورؐ کے اک پل بٹھا مجھے	234
158	کیا باپ کی دعاؤں کا انداز ہے مجھے	235
159	جو شمعِ حبِ احمدؐ کی مرے دل میں فروزاں کی	236
160	عمل نے جس کے عشقِ مصطفیٰؐ کی ترجمانی کی	237
161	دمِ مدحت ہے قسمت اوج پر کلکِ سخنور کی	238
162	شہرِ نبی کی خاک زرِ ماہتاب ہے	239
163	یادِ نبیؐ سے آنکھ جو پُر آب ہوگئی	240
164	مری قسمت عطائے سیّدِ والاؐ کی حامل ہے	241
165	حصولِ رحمتِ حق کو یہی تدبیر بہتر ہے	242
166	دلوں میں جب تلک حبِ شہِ لولاکؐ باقی ہے	242
167	ہمیشہ دل سے یہی اک دعا نکلتی ہے	243
168	مری نگاہ میں ہستی وہی سلامت ہے	244
169	باعثِ اعزاز ہے یہ داغِ پیشانی مجھے	245
170	منظرِ شہرِ نبی آئے نظر ہر سو مجھے	246
171	نعت کہنے کا سلیقہ کر عطا یارب مجھے	247
172	نعت کہنے ہی کی خواہش روز افزوں ہے مجھے	248
173	جود و سخا عام ہے، لطف و کرم عام ہے	249
174	جب بھی ہوتا ذکرِ وصفِ سیّدِ لولاکؐ ہے	250
175	مطلعِ حسنِ ازل ان کا حسیں اعجاز ہے	251
176	رحمتِ حق کی پیمبر آپؐ کی سرکار ہے	252
177	انؐ کے اوصافِ کرم سے آشنا ہو جایئے	253

178	امداد ملی تجھ سے ہی جب سر پہ بنی ہے	254
179	اک شان ہے اولادِ پیمبرؐ کی جہاں میں	255
180	منع ہے کفار کا شہرِ نبیؐ میں داخلہ	255
181	مصطفےٰ کی غم زدو! راحت رسانی مفت ہے	255
182	انساں ہی کا کب تنہا یہ نازِ غلامی ہے	256
183	ذکرِ شہِ والاؐ سے اس دل کی صفائی ہے	257
184	رہتی ہے مجھے ہر پل عصیاں سے پشیمانی	258
185	فقیرِ شہرِ نبیؐ کا تو احترام کیا کر	259
186	کسی فقیر کی ہوتی نہیں ہے دلسوزی	260
187	نظر ہے وہ جو انھیںؐ اپنے روبرو جانے	261
188	تصوّر میں حضوری کے مزے جو اس نے لوٹے ہیں	262
189	نبیؐ کی مدح کا پیشِ نظر محبوب مضموں ہے	263
190	ڈوبتی نبضیں بتاتی ہیں ظہورِ شام ہے	264
191	کر دیے دل کی دعا نے بخت خیر آمادہ سے	265
192	رحمتِ حق ہے غلامِ مصطفےٰؐ! حامی تری	266
193	آپؓ کی مشکل کشائی سے بندھی امید ہے	267
194	منظرِ دربارِ خوش آثار کیف آمیز ہے	268
195	نبیؐ کے شہر میں ہر درد کی دوا پائی	269
196	بہار تجھ سے، صبا تجھ سے، گلستاں تجھ سے	271
197	گنبدِ سبز بہ صد کیف دکھایا ہے مجھے	273
198	ذرّہ ذرّہ مہ و اختر نظر آتا ہے مجھے	274
199	گنبدِ سبز کی جب سامنے تصویر آوے	275

200 میری پیشانی مدینے کی نشانی مانگے 276
201 حق کو مطلوب ہے حبِّ شہِ خوباں مجھ سے 277
202 جب سے سرکارؐ کے قدموں میں جگہ پائی ہے 278
203 آپؐ کے مواجہ پر ہر سو نور افشاں ہے 279
204 دل بہ مہجوریِ طیبہ تپِ ہجراں زدہ ہے 280
205 آپؐ کی ذات میں اک نورِ بشر پنہاں ہے 281
206 دل سے صدائے سوزِ فقیرانہ کھینچئے 282
207 میرا نبیؐ ہے عرش کا دولھا کہیں جسے 284
208 مدحت جو بزمِ آرزو میں آشکار ہے 285
209 قدموں میں انؐ کے جس کی بچھی مشتِ خاک ہے 286
210 نورِ احمدؐ وجہِ اظہارِ شعاعِ جلوہ ہے 287
211 شافع روز قیامت سے رجائے خندہ ہے 288
212 مطربِ مدحت نے چھیڑا خوب تارِ نغمہ ہے 289
213 دوری بن جائے نہ آقاؐ وجہِ مرگِ ناگہاں 290
214 بنا کے ہم سفر صدیقؓ کو آقاؐ نے فرمایا 290
215 محبت سے تہی آقاؐ! مرا جیون نہ ہو جاوے 291
216 نبیؐ کے شہر میں عاشق کا دل شاداب ہو جاوے 292
217 ثنائے سرورِ کونینؐ کا ہر نقش عالی ہے 294
218 دیں اذنِ حضوری مرے اشکوں کی صدا ہے 295
219 جب سے درِ آقاؐ پہ نظر میری جمی ہے 297
220 مہر و مہ و اختر میں تری جلوہ گری ہے 298
221 جو ساتھ لیے نعت کا زادِ سفر آوے 300
222 خدا کی خاص رحمت ہے برائے تشنگاں لائی 302

223	جو دل میں ہے حضوری کی دعا ہونٹوں پہ آمیں ہے	303
224	دوریِ شہرِ مدینہ دل میں بے تابی کرے	304
225	ڈوب کر عشقِ نبیؐ میں گیت جب گایا کرے	305
226	حبِ احمدؐ جب حریمِ دل میں تابانی کرے	307
227	دعا کے خیر مقدم کا سبب یہ چشمِ گریاں ہے	308
228	بیانِ مدّعا پیشِ نبیؐ تو قیر رکھتا ہے	309
229	دیدۂ تر میں تصوّر آج کس کا آیا ہے	311
230	قلب جاری ہو تو رہنا کیوں تعقّل کے تلے	312
231	فیضِ نعتِ مصطفیٰؐ سے دل مرا آسودہ ہے	313
232	وفورِ موجِ کرم بہرِ چشمِ پرنم ہے	314
233	مرے نبیؐ کی نگاہِ کرم کی برہاں ہے	315
234	دیارِ حبِّ نبیؐ کا عجیب آئیں ہے	316
235	مہجوریِ مدینہ میں یہ دل تپید گی	317
236	تشنہ لبی کو ساغر و مینا نہ چاہیے	318
237	قربان جائیں بخششِ پروردگار کے	319
238	تخیّل مدح خو میرا قلم وصّافِ مہ رو ہے	320
239	محمدؐ مصطفیٰؐ کی دو جہاں میں بادشاہی ہے	321
240	پڑھیں نہ گر درود انؐ پر تو رہتا ہے بیاں خالی	322
241	نبیؐ کے شہر میں جب عاشقِ دلدادہ آتا ہے	323
242	بصیرت دل کی ہے یہ اور قوّت ہے بصارت کی	324
243	محبِّ مصطفیٰؐ یوں زندگی کے روز و شب کاٹے	325
244	رسولِ پاکؐ کی جو رہ گزر ہے	326
245	دل چلے طیبہ کی جانب تو یہ سیدھی راہ ہے	327
246	الفتِ آقاؐ کا جس دل میں چمکتا نور ہے	328

247 رشکِ جبینِ ماہتاب ماتھے کا یہ چراغ ہے 329
248 انسان بقا کی جانب موڑے 330

غلّابِ مدحت

249 مرے مولا نے رکھا ہے سدا قائم بھرم میرا (حمد) 333
250 اُن کا پسینہ روکشِ ریحان وعُود تھا 334
251 عشقِ جاں فزا سے ہے زیست کا مزا پایا 336
252 دردِ دل کا ہے، ترا عشق ہی درماں نکلا 338
253 عشق جب تک شہِ خوباں کا فدائی نہ ہوا 340
254 ازرہِ پاسِ ادب یوں دلِ بسمل باندھا 342
255 نہ ہوگا ذوقِ تذکار نبیؐ اک لمحہ کم میرا 344
256 روزِ ازل جو جلوۂ نُورِ حضورؐ تھا 345
257 ذرّہ سورج آشنا ہے قطرہ دریا آشنا 346
258 خود کو شہرِ علم کہتے کیسا منظر تازہ تھا 347
259 حبِ احمدؐ کو جو پیمانۂ ایماں سمجھا 348
260 لبوں پہ نام جو آتا ہے شاہ والاؐ کا 349
261 رازق نبیؐ کے صدقے سے پروردگار تھا 350
262 کیف کا سجدہ گزاری میں ہے افشاں ہونا 351
263 وہ سفر بہرِ ظفر یاد آیا 353
264 جب تک یہ محبت سے منوّر نہ ہوا تھا 355
265 ''نفَس نہ انجمنِ آرزو سے باہر کھینچ'' 357
266 دے مری عرضِ ہنر یوں بھی صدا میرے بعد 358
267 ہیں شہرِ طیبہ کے پیشِ نظر در و دیوار 359

268	نظر جاتی ہے جس دم دین کے پہلے دبستاں پر	361
269	جہاں میں آتے رہیں گے سدا نشیب و فراز	363
270	ہیں وہی عیب پوش و پردہ ساز	364
271	لمحہ لمحہ جو رہا سیّدِ ابرارؐ کے پاس	366
272	سرورِ عالمؐ کے در کا ہم نے ہے کھایا نمک	368
273	آپؐ کی چشمِ عنایت کی نظر ہونے تک	369
274	مشعلِ نورِ رسالتؐ کا بنیں پروانہ ہم	371
275	ہم جو مضمونِ ثنا باندھتے ہیں	373
276	یوں مدحِ شہِ دیںؐ کا نیا ڈھنگ نکالوں	374
277	صحابہؓ میرے آقاؐ کے عظیم الشان انساں ہیں	375
278	نعت ہے نعت کوئی عام سی تحریر نہیں	375
279	مرے آقاؐ کے آنے سے بہاریں ہیں زمانے میں	378
280	نعمتِ دیدار دے گی انؐ کی ہستی ایک دن	379
281	صد مرحبا ہے عاشقوں کی ہر صدا گر رَو	380
282	حقِ ثنا ادا کروں، مجھ کو بھی ہو عطا سمجھ	381
283	بارِ جہاں نہ منّتِ شاہاں اٹھایئے	382
284	مشروط نہیں اہلِ عجم یا عربوں سے	383
285	حبت کے تقاضوں کو محبت سے نبھانے کی	384
286	وفورِ شوقِ مدحت جاں مانگے تو میں دوں وہ بھی	386
287	جلوہ خدا کا محوِ درود و پاس ہے	387
288	سرکارؐ کے فقیر کا اچھا مآل ہے	389
289	ابھی تلک مرے دل میں یہی اک آس بسی ہے	390
290	پھر حاضری کا شوق اٹھا بے حساب ہے	391

291	انؐ کی ثنا نے بخشی تمکین نیک نامی	392
292	نہ ہوئیے غمزدہ گر بے کسی ہے تنگ حالی ہے	393
293	''رو، سوئے قبلہ وقتِ مناجات چاہیئے''	394
294	صحرائے دل کو دعوتِ دریا کرے کوئی	395
295	شہہِ دیںؐ کے ذکر سے ہے مری سانس کی روانی	397
296	شعر میں گر نعت کا شمار نہیں ہے	398
297	چار سو عالم میں نورِ روضۂ سرکارؐ ہے	400
298	گر نہیں شوکتِ الفاظ و معانی نہ سہی	401
299	ہستی مرے حضورؐ کی رحمت شعار ہے	402
300	بات کیسے ہو مکمل نعت کی تشکیل کی	403
301	وہؐ کرتے ہیں عطا دریا دلی سے	404
302	شہرِ نبیؐ میں سنتا، نزدیک سے خدا ہے	405
303	حبِ احمدؐ کے بغیر انسان بے توقیر ہے	406
304	حسرت فروز دوریِ طیبہ کا درد تھا	407
305	سایہ بھی دل میں کیوں رہے غم کے جواز کا	408
306	ہیں ازل سے انؐ کے منگتے در پہ شرماویں گے کیا	409
307	عیدِ نظارۂ سرکارؐ عطا ہو جانا	410
308	اسمِ احمدؐ پہ ہے عاشق کا فدا ہو جانا	411
309	حشر میں ساقیِ کوثرؐ کی عطا، موجِ شراب	413
310	ہمارے نبیؐ کی نبوّت سلامت	414
311	چھایا ہے جب خیال پہ حسنِ قبائے گل	416
312	روضۂ سرکارؐ ہے کرتے رہو فریادیاں	418
313	آپؐ کا چاہوں میں دیدار کہوں یا نہ کہوں؟	419

314	وقتِ حضورِ حاضری کیف تھا کیا سنا کہ یوں	420
315	شاہِ والاؐ سا ہے جمال کہاں؟	422
316	قرباں نبیؐ پہ جان کی دولت ہی کیوں نہ ہو	424
317	اعجازِ حسنِ روئے شہِ دوجہاں نہ پوچھ	425
318	مدّعا پیشِ نبیؐ لب پر نہ لایا جائے ہے	427
319	گرمِ فریاد رکھا بے پر و بالی نے مجھے	429
320	یہ دل ضبط و تحمّل میں نہ لایا جائے ہے مجھ سے	431
321	خوشا مشعل وہ آقاؐ نے مرے دل میں فروزاں کی	432
322	انؐ کے دیدار کی حسرت ہی سہی	433
323	آبادانؐ کے نام سے دل کا جہان ہے	435
324	مدحِ احمدؐ سے رہی غفلت شعاری، ہائے ہائے!	436
325	مانگنے کا بھی قرینہ چاہیے	437
326	ان کی یادوں میں اشکباری ہے	439
327	اے نیند مجھ کو بھی تسکین اضطراب تو دے	441
328	''فکر و نظر میں نور کا ساماں کیے ہوئے''	442
329	ناامیدی کی تو امّید نہیں	444
330	''شہرِ علم و معرفت'' سے کوئی بھی برتر نہیں	445
331	انؐ سا جہاں میں مونس و غمخوار بھی نہیں	446
332	جو گزری شہرِ نبیؐ کی نظر میں خاک نہیں	447
333	جب سے درِ رسولؐ کے زیرِ کرم ہوئے	448
334	نبی کے روضے کی جانب چلا ہوں دم بدم آگے	449
335	خیرات بھی دی اور ہے جھولی بھی رفو کی	450
336	آواز کی کوئی لے نہیں ہے	452
337	ظہورِ شوکت و حبِ رسولِ اکرمؐ ہے	453

338 امّت کا اپنی سوچ کے غم ناک ہو گئے 454
339 حبِّ احمدؐ ہے نشانی میری 455
340 اشکباری عشق میں ہے گوہر افشانی مجھے 457

غالبِ مدحت

341 ہے تو خلّاق یارب! جن وانس وحور وغلماں کا (حمد) 461
342 ہے پھیلا نور میلادِ محمدؐ کے چراغاں کا 463
343 علاوہ اس کے طاہر کا پتا کیا 464
344 اک بھی لمحہ وہ نہیں کہ آپؐ دھڑکن میں نہیں 465
345 دور ہوں شہرِ مدینہ سے یہ مجبور نہیں 466
346 کون ہے جو درِ احمدؐ پہ ہوا شاد نہیں 467
347 شہرِ طیبہ میں حضوری جو اہم ہے ہم کو 468
348 شہرِ رسولِؐ پاک میں مدہوش ہوش ہے 469
349 پاسِ آدابِ مواجہ سے زباں مشکل میں ہے 470
350 سرورِؐ کائنات وہ رحمتِ کردگار ایک 471
351 کوئی گر پوچھے مدینے کو ہے جانا کس وقت 472
352 حاجت روائی رحمتِ عالم کا ہے مزاج 473
353 عشقِ رسولِؐ پاک کا اظہار دیکھ کر 474
354 رکھی حضورؐ نے مری افتادگی کی شرم 475
355 پاسِ آداب سے بات اپنی سنا بھی نہ سکوں 476
356 ثنا میں آپؐ کی، اوجِ ہنر کو دیکھتے ہیں 477
357 جب کوئی کام ناخنِ تدبیر سے نہ ہو 478
358 مہرباں اس پر ہیں جس پر مہرباں کوئی نہ ہو 479

359	الطاف مرے شاہؐ کے گرنے نہیں دیتے	480
360	آپؐ کی نعت مرا بن کے قرار آئی ہے	481
361	یادِ رسولِ پاکؐ جو دل میں اتر گئی	482
362	تذکارِ نبیؐ جس کی بھی گفتار میں آوے	483
363	آپؐ کے روئے منوّر کی ضیا رکھتے تھے	485
364	چومے ہیں آسمان نے جانِ زمن کے پاؤں	486
365	اٹھنا درِ آقاؐ سے گوارا نہیں کرتے	487
366	انؐ کے در پر حاضری کا حیلہ بتلا دے مجھے	488
367	یہ دو جہاں ہیں بنے شاہِؐ دو جہاں کے لیے	489
368	حاضر شہِ کونین کے دَر پر جو گدا ہیں	491
369	انؐ کی ناموس پہ مٹنے کو وفا کہتے ہیں	492
370	سرکارِؐ دو جہان کا جلوہ کہاں نہیں	494
371	پڑھ کر درود خدمتِ عالی جناب میں	495
372	شاہؐ کے حسب و نسب کی نہیں کوئی تمثیل	497
373	جب ظلمتوں میں ہر سو عالم گھرا ہوا تھا	499
374	حاضر اک بار درِ شہؐ پہ جو رضواں ہوتا	501
375	مدحِ محبوبؐ پہ دل طالبِ تاثیر بھی تھا	502
376	نعتِ مصطفیٰؐ سے ہے قدرداں جہاں اپنا	503
377	جو نصیب مجھ کو عہدِ شہِؐ ذی وقار ہوتا	504
378	نبیؐ کے عہد میں طاہر اگر میں جی رہا ہوتا	506
379	رہتا نہیں ہوں نعتِ پیمبرؐ کہے بغیر	508
380	مطلوب دو جہاں میں جو توقیر و جاہ ہو	509

381 دونوں جہاں کو خوش خبر و خوش نظر ملے	511
382 ''لن ترانی'' کی کہانی اور ہے	513
383 نعت کہنی اگر نہیں آتی	515
384 انؐ کی چوکھٹ پہ مل رہا کیا ہے	517
385 شہرِ طیبہ میں جو گزرے مہ و سال اچھا ہے	519
386 گرچہ جبریلؑ ترے دَرؐ پہ کھڑا ہوتا ہے	521
387 بغیرِ حبِ نبیؐ دل کی آبرو کیا ہے	522
388 پنجتنؑ سے وفا کرے کوئی	524
389 شہرِ نبیؐ کی خاک سے وعدے وفا کیے	526
390 خاکِ طیبہ کے ہو لیے ہوتے	527
391 نعت گویانِ حسنِ شاہِؐ زمن	528
392 لطفِ نبیؐ سے پاؤں گا اوجِ ہنر کو میں	529
393 قابل درِ حضورؐ کے یکسر نہیں ہوں میں	531
394 ''منظور تھی یہ شکل، تجلّی کو نور کی	532
395 سرکارؐ زمانے کو ضیا دینے کو آئے	533
396 دنیا کے مال و زر کی ضرورت نہیں مجھے	534
397 ''چرخ تک دھوم ہے، کس دھوم سے آیا سہرا''	535
398 دونوں عالم میں معزز ہے وہ بخت کھلا	536
399 ہوتی ہے محبت کی زباں اور بیاں اور	538
400 اے کاش! کہ روضے پہ ہو رہنا کوئی دن اور	540
401 سرکارؐ تیرے طالبِ دیدار کیا کریں	541
402 منزلیں سب آپؐ کی رحمت سے آساں ہو گئیں	542

403 نبیؐ کی نعت کہنا بھی تو فن کی آزمائش ہے 544
404 قدموں میں شہِ دینؐ کے آرام بہت ہے 545
405 ہوتی ہے جنھیں آپؐ کے تلووں کی زیارت 546
406 طیبہ کی یادِ دلربا دل سے کوئی بھلائے کیوں 547
407 حضوری دل کو ضروری ہو جو تو کیونکر ہو 548
408 مقدّس سرزمیں پر میں بچھا دوں کیسے دامن کو 549
409 بات بگڑی ہے کچھ ایسی، کہ بنائے نہ بنے 551
410 ہمارے حال پہ انؐ کی نظر ہے کیا کہیے 552
411 رسولِ پاکؐ کی مدحت ہے مرحبا کہیے 553
412 ہے جلوہ نما خلدِ تمنا مرے آگے 554
413 وفورِ غم کا قصّہ پیش کرنے کو جو ہم نکلے 556
414 وسوسے سب مٹ گئے انجام کے 557
415 اک پیمبر بھی آپؐ سا نہ ہوا 559
416 دل ہے وہ کیا جو غلامِ شہِؐ والا نہ ہوا 561
417 عیاں اشکِ رواں سے ہو یہ محتاجِ زباں کیوں ہو 563
418 اپنے عصیاں کا انھیںؐ بتلائیں کیا 565
419 ہے کون جس پہ نبیؐ کا کرم زیادہ نہیں 566
420 ذوقِ ثنا ملا ہے جو میری سرشت کو 568
421 شہرِ طیبہ سے جو ہوا آئی 569
422 کشتی مری بھی شاہِؐ رسولاں نے پار کی 571
423 دنیا فانی ہے یہاں سب کو فنا ہے تو سہی 572
424 ہے مہر ماہ و کواکب میں موجزن دیکھا 573

425 صدیقؓ ہو کے سایۂ سرکارؐ رہ گیا 574
426 زِخوفِ حشر رلاتی ہو، چشمِ نم کیا ہے! 575
427 ہستی وہ جو قرآن کی برہان بنی ہے 577
428 دل سے تمام حسرتِ دوراں نِکالیے 579
429 مضامینِ حمد و ثنا باندھتے ہیں 581
430 گرچہ دنیا کو ہے بس جانِ عزیز 583
431 انؐ کا وصّاف کہیں جب سرِ محفل آئے 585
432 مل رہی ہے جو مجھے انؐ کی عطا اور سہی 586
433 نقشِ قدم نبیؐ کا سر پر سجا لیا ہے 587
434 بنا ہے سنگِ درِ سیّدِ زمن تکیہ 588
435 پیشِ درِ حضورؐ جو میں سرخمیدہ ہوں 589
436 شہرِ پُرنُور ہے وہ اہلِ تسنّن کا حرم 590
437 مددگار اب آپؐ کی چاہ ہے 592

غلوبِ مدحت

438 وردِ زباں ہے مسجد و مندر میں تیرا نام (حمد) 595
439 پارۂ ابر، گلِ خندہ، کلی، لالہ زار 597
440 ''دہر، جز جلوۂ یکتائی معشوق نہیں'' 603
441 میں رہوں ثنا میں انؐ کی بہ کلامِ آسمانی 610
442 ہے نبیؐ کا عظیم تر وہ نام 616
443 ''کن'' سے جس دم نور کا مصدر کھلا 620
444 خدا نے آپؐ کو بخشی ہے ایسی عزّ و جاہ 624
445 ردیف بن کے جو آئی ہے بار بار، گرہ 630

446 ہفت افلاک انؐ کے زیرِ نگیں 635
447 ''کرتا ہے چرخ روز بصد گونہ احترام'' 638
448 مرحبا! شہرِ سیّدِ ابرار 643

رباعیات

449 سرکارؐ کا ہر صفت میں کامل ہونا 645
450 خالی مرا کاسہ ہے، ہوں آقاؐ بے حال 645
451 روضے پہ حضورؐ کے عجب عالم تھا 646
452 گر دید نہیں بخت میں تحدید سہی 646
453 ''سامانِ ہزار جستجو یعنی، دل!'' 647
454 اے کاش! کھلیں نظر پہ جالی کے شگاف 647
455 کثرت ہے گنہ کی بے شمار اندیشہ 648
456 ایماں کی خبر نہ فکرِ دینی ہے مجھے 648
457 رفعت جو ملی ہے آپؐ کو عالم میں 649
458 تھی جنگ، جو دل خراش لڑنے کے لیے 649
459 منزل جو بشر کی سب سے برتر ہے آج 650
460 ''نیرنگ زمانہ فتنہ پرور ہے آج'' 650
461 کیسی تھی یہاں حیات گوئم مشکل 651
462 ہوں گے اس کے سدا ہی اچھے احوال 651
463 اوصاف پسند ہو گیا ہے، گویا 652
464 واہ نعت پسند ہو گیا ہے، غالبؔ 652
465 مجھ کو جو کیا اپنی محبت سے نہال 653
466 ''ہیں شہؐ میں صفاتِ ذوالجلالی باہم 653

467 طیبہ کے بنے لوگ ہیں جتنے شہری 654
468 سرکارؐ کی دل سے ہم ثنا کہتے ہیں 654
469 کرنیں ہیں وہ اک چراغ کی روشن چار 655
470 معلوم رہے شادِ خدائی کس میں؟ 655
471 اللہ کو ہے پسند تقویٰ باللہ! 656
472 سرکارؐ سے جب کوئی بھی فریاد کرے 656
473 اشعار ہوں صد ہزار ہوں، بلکہ سوا 657
474 تعبیر تری خواب! کہاں سے لاؤں 657
475 اس پر بھی ہے کرم جو حق دار نہیں 658
476 دنیا میں ہیں پیدا نام کرنے والے 658
477 جوانؐ کی محبت میں ہوئے دیوانے 659
478 امّت کی طرف نبیؐ جو بھیجا تو نے 659
479 بخشا ہے ہمیں حق نے جو ماہِ رمضاں 660
480 جب کوئی حضورؐ ایسا دم ساز نہ ہو 660
481 قادر اور اللہ اور یزداں، خدا (مثنوی) 661
482 نذرِ گفتار (پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید) 666
483 شکوہِ نعت (ڈاکٹر شبیر احمد قادری) 671

❖.....❖.....❖.....❖

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مغلوبِ مدحت

از

پروفیسر محمد طاہر صدیقی

غالبؔ کے ۱۸۰۷ء تا ۱۸۱۶ء کے دورانیے میں تخلیق کردہ

اشعار کی زمینوں میں لکھا گیا اردو نعتیہ کلام

قائم شدہ 1981ء
مطبوعات مہر زار

تحسینِ مدحت

طرفہ تر اسلوب سے ہے تُو ثنا گستر ہوا
آفریں طاہر! کہ وقفِ مدحِ پیغمبرؐ ہوا
نسبتِ صدیقیت کی فیض بخشی سے تجھے
مکتبِ حبِّ نبیؐ کا ہر سبق ازبر ہوا
پیروکارِ کعبؓ و حسّانؓ و بوصیریؒ مرحبا!
تُو کہ محوِ مدحِ حسنِ شاہِؐ بحر و بر ہوا
دلکشا و دلربا و دلنشین و دلپذیر
خوب اندازِ ثنائے ساقیِؐ کوثر ہوا
چن کے نعتوں کے لیے غالبؔ کی غزلوں کی زمیں
واہ تُو عہدہ بر آئے کارِ مشکل تر ہوا
صورتِ ''مغلوبِ مدحت'' تیرا ہر نوری سخن
روکشِ تابانیِ مہر و مہ و اختر ہوا
قدسیوں پر جب کھلے اس کے مفاہیمِ جمال
تیرے خامے پر فدا جبریلؑ کا شہپر ہوا
بالیقیں اعزاز نعت، اعزازِ نسبت، قصدِ نعت
اور اعزازِ حضوری سے تو نیک اختر ہوا
مخزنِ لعل و یواقیتِ معانی کا نقیب
ہر ورق جوں معدنِ گنجینۂ گوہر ہوا
عنبریں فکرِ ثنا اور زعفرانی جذب و شوق
تجھ کو یہ نسخہ بڑھاپے میں شباب آور ہوا
ہو مبارک تجھ کو عشقِ والیِ کون و مکاں
تیری قسمت میں ہے ظلِ گنبدِ اخضر ہوا
ساتھ ارشدؔ کو بھی رکھنا حشر کے میدان میں
جب جزائے نعت سے طاہر تو بہرہ ور ہوا

(**حکیم ارشد محمود ارشدؔ**)

حمد

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(بہ رہنِ شرم ہے، باوصف شوخی، اہتمام اس کا)

زمیں سے عرش تک ہر کام میں ہے اہتمام اس کا
نوازش ہر طرف اس کی، ہے سب پہ لطف عام اس کا
ہے راتوں کی سیاہی میں چراغاں چاند تاروں سے
مکمل ہر جہت سے ہے یہ روشن انتظام اس کا
فضاؤں میں ہے ہر سو جلوۂ ذاتِ خداوندی
ہوا کے دوش پر ہے ابر کی صورت خرام اس کا
گھٹن میں وہ ہواؤں سے سکینت بخش دیتا ہے
درختوں کے ہے برگ و بار میں دستِ سلام اس کا
نوازا ہے رسولِ پاکؐ کی رحمت سے ہم سب کو
عیاں جس رحمتِ عالم سے ہے لطفِ دوام اس کا
نہیں کچھ بولتا ہادی بجز حکمِ خداوندی
ہماری زیست کا ہے رہنما ہر دم کلام اس کا
کرم سے اس کے طاہرؔ میکدہ آباد ہے ہر دم
''بھرے پیمانۂ صد زندگانی ایک جام اس کا''

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مسدس محذوف

(ایک دن، مثلِ پتنگِ کاغذی)

رحمتِ شاہِؐ زمن ہے دائمی زندگانی ہے اگرچہ عارضی

ذکرِ آقاؐ سے مزیّن ہے زباں ہے زباں میری ثنا کی ترجماں

کیفِ ایماں کی ہے دولت مل گئی کملی والے کی ہے چاہت مل گئی

رحمتوں کی آ گئی ہیں ساعتیں رنگ لائی ہیں ہماری چاہتیں

تیرہ چشموں کی بصارت ہے یہا بے بصر دل کی بصیرت ہے یہاں

زائروں کو ہے سہولت خلد کی بے قراروں کو سکینت خلد کی

جلوہ گاہِ مصطفےٰؐ میں گم ہوا ہر کوئی ہے غرقِ عشقِ مصطفےٰؐ

راحت ورافت کی ہے یہ سرزمیں ارضِ طیبہ پر ہے جنّت ہر کہیں

ہے صداقت بھی عدالت بھی یہاں ہے سخاوت بھی شجاعت بھی یہاں

ہر طرف سرکارؐ کی ہیں محفلیں ہیں درودوں کی ہر اک سو نکہتیں

روضۂ سرکارؐ کا منظر کھلا جشن ہے انوار کا ہر سو بپا

دور ہیں غم جالیوں کے سامنے آنکھ ہے نم جالیوں کے سامنے

دل ہیں انؐ کے درد سے آباد سب انؐ کی نعتوں سے ہوئے دلشاد سب

آبِ زمزم کی ہیں لہروں کے مزے حوضِ کوثر کی ہیں موجوں کے مزے
شاہِؐ دیں کا آستاں ہے روبرو تکیہ گاہِ عاصیاں ہے روبرو
جنت الفردوس میں داخل ہوا شہرِ طیبہ ہے مری منزل ہوا
سبز گنبد سے ملی ہے تازگی زندگی میں ہے بہارِ زندگی
جلوۂ محمودؐ طاہرؔ مل گیا
گوہرِ مقصود طاہر مل گیا

❖.....❖.....❖.....❖

نوٹ: یہ نعت غالبؔ کی تحریر کردہ پہلی مثنوی کی زمین پر کہی گئی ہے۔

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(پھرا آسیمہ سر، گھبرا گیا تھا جی بیاباں سے)

ہوئی خاکِ مدینہ مس جو کفشِ شاہِؐ خوباں سے
گلستاں میں ہوئی تبدیل وہ مٹی بیاباں سے

غلاموں کی ہے ساری زندگانی انؐ کے قدموں میں
بجز خوشنودیِ آقاؐ نہ چاہیں کچھ وہ یزداں سے

ازل کی بے قراری تھی، مدینے میں جو پہنچا دل
''تو یہ رویا کہ جوئے خوں بہی پلکوں کے داماں سے''

غلام انؐ کا ہوں وہؐ چارہ گری کرتے ہیں مشکل میں
وہی آگاہ ہیں احوالِ موجِ آہِ سوزاں سے

محبت سرورِؐ کون و مکاں کی اصل ایماں ہے
ہے پائی دولتِ ایمان ہم نے جن کے داماں سے

ہے مضمر اتباعِ مصطفیٰؐ میں مغفرت اپنی
یہ نکتہ کامیابی کا ہے ثابت نصِ قرآں سے

ریاض الجنّہ کی حاصل بہاریں ہیں جنھیں ہر دم
بھلا کیا کام ان کو نو بہارِ باغِ رضواں سے

ہیں عشقِ شاہؐ کے مظہر مضامینِ ثنا طاہرؔ
ہو آغازِ سخن سرکارؐ کی مدحت کے عنواں سے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
بحر: رمل مثمن محذوف/مقصور
(یوں کہا ''آتی نہیں کیوں اب صدائے عندلیب)

ہیں عیاں نغماتِ مدحت از صدائے عندلیب
یوں تصوّر شہرِ طیبہ کا دلائے عندلیب

پھول سے وابستگی کا راز بتلائے ہمیں
سبز گنبد کی طرف نظریں جھکائے عندلیب

ربط ہے سرکارؐ ہی سے خالق و مخلوق کا
انتہائے معرفت کے گیت گائے عندلیب

صبح دم گلشن میں سن کر زمزمہ ہائے ثنا
پھول بھی ہونے لگے راز آشنائے عندلیب

ابتدائے عشق میں ہے جاں سپاری کی تڑپ
جانے کیسی ہو گی طاہر انتہائے عندلیب

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(نیازِ عشق خرمن سوز اسبابِ ہوس بہتر)

مجھے شہرِ مدینہ میں ہے جینے کی ہوس بہتر
زمانے کے گلوں سے ہیں وہاں کے خار و خس بہتر

فزوں ہے ذائقہ ان کا زمانے بھر کے ہر پھل سے
مدینے کی کھجوروں کا عسل سے بھی ہے رس بہتر

مرے نزدیک اورنگِ سلیمانؑ تھام لینے سے
رسول اللہ ﷺ کے نعلینِ اقدس کا ہے مس بہتر

یہی ہے حرفِ آخر، فیصلہ ہے اک یہی دل کا
انھیؐ کا دو جہاں میں ہو کے ہے رہنا ہی بس بہتر

وہ طاہرؔ سانس بہتر ہے جو ہو محوِ ثنا ہر دم
جو چھیڑے نغمۂ مدحت وہی تارِ نفس بہتر

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعِلُن
بحر: رمل مثمن سالم مخبون محذوف
(یاد آیا جو وہ کہنا کہ نہیں، واہ غلط)

راہِ طیبہ سے الگ مجھ کو ہے ہر راہ غلط
ماسوا آپؐ کی چاہت کے ہے ہر چاہ غلط

داد بس وہ ہے جو آقاؐ کی ثناؤں پہ ملے
آفریں ورنہ غلط ہے، جو کہو واہ غلط

ہے غرض مجھ کو فقیری سے شہِؐ والا کی
غیر کہتے ہیں تو کہتے ہی رہیں خواہ غلط

منکشف فیضِ وسیلہ جو ہوا منکر پر
ہر گماں اس کا ہوا مثلِ پرِ کاہ غلط

جب تلک آپؐ کے انوار سے کاسہ نہ بھرا
مہر بے نور رہا اور رہا ماہ غلط

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف/مقصور
(آئے ہیں پارہ ہائے جگر درمیانِ اشک)

ہے حالِ دل کا آئنہ میرا بیانِ اشک
لرزاں ہے گرچہ پیشِ مواجہ زبانِ اشک

شاہد ہے ضبطِ غم کا یہ میرا سکوتِ لب
پلکوں کی یہ نمی ہے مری ترجمانِ اشک

منزل ہے اس کی دامنِ محبوبِ کبریا
رستے میں کب رکے گا مرا کاروانِ اشک

کشتِ امیدِ دید کو کرتا ہے آبیار
جاری ہے یادِ شہؐ میں جو آبِ روانِ اشک

طاہرؔ ہے اس کے دم سے مری زیست پر بہار
آبِ رخِ حیات ہے یہ کاروانِ اشک

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلُن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(نسخۂ سوزشِ دل، درخورِ عنّاب نہیں)

دوریِ شہرِ مدینہ کی ہمیں تاب نہیں
اب حضوری کے سوا دل میں کوئی خواب نہیں

علم کا شہر نہیں کوئی بجز ذاتِ نبیؐ
کوئی اس شہر کا جز ذاتِ علیؓ باب نہیں

''گلشنِ ہستیِ عالم، ہے دبستانِ نشاط''
آپ بے بہرہ ہے جو واقفِ آداب نہیں

نور افشانیِ الطافِ محمدؐ کے بغیر
مہر میں تاب نہیں ، جلوۂ مہتاب نہیں

اذنِ سلطانِؐ مدینہ کا فقط ہوں طالب
اذن ہو جائے تو مشکل کوئی اسباب نہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(آنسو کہوں کہ آہِ سوارِ ہوا کہوں)

آقاؐ کی ہر عطا کو میں رب کی عطا کہوں
کہتا ہے کیف دل کہ کہوں ، برملا کہوں

میری طلب سے بڑھ کے ہیں جب انؐ کی رحمتیں
مَیں کیوں نہ اُنؐ کو ناز سے خیر الوریٰ کہوں

فیضان سے ہیں آپؐ کے روشن دل و نگاہ
بھیجوں درود آپؐ پہ صلِّ علیٰ کہوں

جس بوریا نشیں کی ہو نانِ جویں غذا
اس شخص کو میں فقر کا روشن دیا کہوں

سائل کو جو عطا کرے بے عرضِ مدّعا
ایسے سخی کو کیوں نہ میں نازِ سخا کہوں

ہر نام میں ہے آپؐ کے انوار کا ظہور
میں مجتبیٰؐ کہوں انھیں یا مصطفیٰؐ کہوں

احسان ہے کہ ہالۂ رحمت میں ہوں سدا
رحمت صفات کیوں نہ انھیںؐ میں سدا کہوں

طاہرؔ خدائے پاک کی جب ہو عطا کی بات
کیوں کر نہ مصطفیٰؐ کی مَیں اُس پل ثنا کہوں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع
(مجلسِ شعلہ عذاراں میں جو آجاتا ہوں)

جب تصوّر میں مدینے کو چلا جاتا ہوں
انؐ کی توصیف میں گم ہو کے اڑا جاتا ہوں

''ہووے ہے، جادۂ رہ، رشتۂ گوہر ہر گام''
جس گزرگاہِ مدینہ میں بھی مَیں جاتا ہوں

جب بھی جاتا ہوں مواجہ پہ حضوری کے لیے
بن کے بس صلِّ علیٰ کی میں صدا جاتا ہوں

دوریِ شہرِ نبیؐ مجھ کو جو تڑپاتی ہے
باپ کے پاس لیے عرضِ دعا جاتا ہوں

خائفِ تیرگیِ قبر نہیں ہوں طاہرؔ
اپنے ہمراہ لیے انؐ کی ضیا جاتا ہوں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون مقطوع محذوف
(دیکھتا ہوں اسے، تھی جس کی تمنّا مجھ کو)

خواب میں آئی نظر خلدِ تمنّا مجھ کو
شہرِ طیبہ ہے دِل و جان سے پیارا مجھ کو

ذکرِ سرکارِؐ دو عالم ہے مرے دِل کا سرور
حبِّ احمدؐ سے مِلا دید کا مژدہ مجھ کو

دستگیری مری ہر حال میں وہ کرتے ہیں
گرنے دیتا ہی نہیں انؐ کا سہارا مجھ کو

سایۂ گنبدِ خضریٰ ہے خدا کی رحمت
جس کے انوار نے اندر سے سنوارا مجھ کو

انؐ کی چوکھٹ پہ رکھا سر تو مرے دل نے کہا
اے خوشا بخت! ملا اوجِ ثریّا مجھ کو

روح پہنچے گی مری جسم سے پہلے طیبہ
میرے آقاؐ نے کیا جب بھی اشارہ مجھ کو

جب بھی پڑھتا ہوں میں قرآن تو آتا ہے نظر
سطحِ قرطاس پہ وہ نور سراپا مجھ کو

تیرہ بختی کو مٹا سکتا ہے جلوہ انؐ کا
راز کی بات بتاتا ہے سویرا مجھ کو

انؐ کا دیدار ہی تکمیل کرے گا میری
میرے آقاؐ نہیں چھوڑیں گے ادھورا مجھ کو

حبِّ سرکارِؐ مدینہ کے وسیلے کے سبب
کس قدر خوب ملا نعت کا تحفہ مجھ کو

کیسے سرکارؐ نے تجھ کو ہے نوازا طاہرؔ
واقعہ خوب سنا پورے کا پورا مجھ کو

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(شمشیرِ صافِ یار، جوزہراب دادہ ہو)

الطاف جب حضورؐ کے حد سے ہوں ماورا
انؐ کے کرم کی آس نہ کیوں کر زیادہ ہو

نانا نبیؐ ہو جس کا ، علیؓ جس کا پدر ہو
شبّیرؓ جیسا کون سخی شاہ زادہ ہو

ایک اِک صحابی اُنؐ کا ہے حق دار خُلد کا
بوبکرؓ ہو ، عمرؓ ہو ، علیؓ ہو ، قتادہؓ ہو

طیبہ بُلا ہی لیتے ہیں سُلطانِ دو جہاں
نیت میں گر خلوص ہو پُختہ ارادہ ہو

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(ہنستے ہیں، دیکھ دیکھ کے، سب، ناتواں مجھے)

ہر نعت کی زمین ہے باغِ جناں مجھے
ملتا ہے خوب کیفِ ثنا جاوداں مجھے

طاعت مرے حضورؐ کی تسکین کار ہے
رکھتی ہر ایک حال میں ہے شادماں مجھے

چشمِ کرم حضورؐ کی بہجت فروغ ہے
بخشی ہے جس نے راحتِ ہر دو جہاں مجھے

ہے فیض یابِ لمسِ کفِ پائے مصطفیٰؐ
طیبہ کا ذرّہ ذرّہ ہے جانانِ جاں مجھے

رہتی ہے تر ہمیشہ ثنائے رسولؐ سے
بخشی مرے خدا نے ہے ایسی زباں مجھے

وارفتگی میں خواب سا لگتا ہے، کچھ دنوں
بخشا تھا آپؐ نے شرفِ میہماں مجھے

ہر شعر خوشبوؤں سے معطّر سا ہے لگا
طاہر نبیؐ کی نعت ہوئی زعفراں مجھے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(دیکھ وہ برقِ تبسّم، بس کہ، دل بے تاب ہے)

یا نبیؐ در آپ کا قسمت کو فتح الباب ہے
ہو عطا اذنِ حضوری دل بہت بے تاب ہے

پھوٹتا ہے نور ہر شے سے مدینے کی مدام
ذرّہ بھی شہرِ نبیؐ کا گوہرِ نایاب ہے

آپؐ کے افکار نے سیراب دل کو یوں کیا
روح بھی شاداب ہے اور جسم بھی شاداب ہے

آپؐ کی صورت نے بخشا ہے جمالِ زندگی
آپؐ کی سیرت سراسر مخزنِ آداب ہے

آپؐ کی ہستی ہے وہ بارانِ رحمت دہر میں
جس سے طاہرؔ سرزمینِ دو جہاں سیراب ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(اک گرم آہ کی، تو ہزاروں کے گھر جلے)

حائل ہے حاضری میں جو میری وہ ڈر جلے
طیبہ سے دور لے کے جو جائے ڈگر جلے

اے آسماں وہ شامِ غریباں بھی یاد ہے!
جب کربلا میں آلِ محمدؐ کے گھر جلے

اِک وہ کہ ہیں حضوریِ طیبہ میں شاد کام
اِک ہم کہ جن کے ہجر میں قلب و جگر جلے

جس کو ثنا سے کام ہو اس کو ملے جِلا
خواہاں جو مال و زر کا ہو، ایسا ہنر جلے

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مثمن مخبون مقطوع محذوف

(زخمِ دل تم نے دکھایا ہے، کہ جی جانے ہے)

ہجر نے دن وہ دکھایا ہے کہ جی جانے ہے
رات دن ایسے رلایا ہے کہ جی جانے ہے
گنبدِ سبز سے ہٹتی نہیں آنکھیں میری
دل نے وہ لطف اٹھایا ہے کہ جی جانے ہے

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن مفعول

بحر: مجتث مثمن مخبون مسکن محذوف

(کہ روئے غنچۂ گل سوئے آشیاں پھر جائے)

جو ان کی سمت رخِ طائرِ گماں پھر جائے
رہیں حضورؐ ہی پیشِ نظر جہاں پھر جائے
جو آئے قبلہ بدلنے کا انؐ کے دل میں خیال
تو سمتِ قبلہ اسی وقت ناگہاں پھر جائے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(بتو! توبہ کرو، تم کیا ہو؟ جب ادبار آتا ہے)

مدینے کی طرف زائر اگر اک بار آتا ہے
پھر اس کے ذہن میں، دل میں کہاں گھر بار آتا ہے
زمانے بھر کی ہر نعمت میسّر ہے مدینے میں
ہر اک کے آگے دسترخوانِ خلد آثار آتا ہے
صحابہؓ سرورِؐ عالم کے سب رخشندہ تارے ہیں
جسے دیکھیں، نظر اک دلکشا کردار آتا ہے
میں مفلس کیا اگر جلوہ کناں محبوبؐ عالم ہو
''تو یوسفؑ سا حسیں، بکنے سرِ بازار آتا ہے''
محبت کا تقاضا ہے رسالت کے عقیدے میں
نظر مومن اسی سے صاحبِ کردار آتا ہے
قدم لغزیدہ، دل لرزاں، خمیدہ ہوں نگاہیں بھی
رسولِ پاکؐ کا جب سامنے دربار آتا ہے
جو شائع ہوتے ہیں طاہر مضامیں انؐ کی سیرت کے
سبھی پڑھتا ہوں گھر میں جب نیا اخبار آتا ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن
بحر: جمیل مثمن سالم
(ہوس نہ رہ جائے کوئی باقی، گناہ کیجے، تو خوب کیجے)

محبتوں سے بیان اوصافِ شاہ کیجے تو خوب کیجے
وہ چاہتوں کا بھرم ہیں رکھتے جو چاہ کیجے تو خوب کیجے

وہ اپنی امّت کو بخشوانے کا خوب مژدہ سنا چکے ہیں
بروزِ محشر بھی انؐ سے عرضِ پناہ کیجے تو خوب کیجے

متاعِ قلب و جگر لُٹا کر براہِ عشقِ رسول اکرمؐ
وفائے شاہِؐ زمن کی پُختہ جو راہ کیجے تو خُوب کیجے

بجاہِ رب عُلا کرم ہو جزا کے دن اے شفیعِؐ محشر!
شفاعت اُمّت کی بہرِ عفوِ گناہ کیجے تو خوب کیجے

ہیں طاہؔر اُنؐ کے جلو میں کرنیں کہ ہیں سراجِ منیر آقاؐ
دِلوں کو نورِ نبیؐ کی آماجگاہ کیجے تو خوب کیجے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف مسکّن

(اسداللہ خاں قیامت ہے)

خوف آور اگر قیامت ہے
خوب تر آپؐ کی شفاعت ہے

دشمنِ جاں کی جان ہے بخشی
کیا ترحُّم ہے کیا مروّت ہے

میری سانسیں ہیں نعت کی لہریں
دل کی دھڑکن بھی وقفِ مدحت ہے

دونوں عالم ہیں اسؐ کے زیرِ کرم
میرا آقاؐ سراپا رحمت ہے

آپؐ اقدار کے مُروِّج ہیں
آپؐ کا معجزہ محبت ہے

ہے چٹائی پہ عرش کا مہماں
بسترِ فرش پر قناعت ہے

نورِ عرفانِ ذات کی عکّاس
انؐ کی صورت ہے انؐ کی سیرت ہے

رحمتیں انؐ کی کیا بیاں کیجے
انؐ کے ہونٹوں پہ امّت امّت ہے

کیوں نہ طاہر ہو فطرتِ طاہرؔ
دل کو حاصل نبیؐ کی نسبت ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا)

ایک عالم ہے محرر نعتِ عالمگیر کا
ہے مگر مضموں جدا ہر ایک کی تحریر کا

دیکھتا کس شوق سے ربِ علیٰ ہے آئنہ
نور پیکر سرورِؐ کونین کی تصویر کا

آپؐ کی ہستی ہوئی ہے سرِّ ''کن'' کی رازداں
آپؐ کے لب کا کہا ہے فیصلہ تقدیر کا

ہو اِحاطہ آپؐ کے اوصاف کا، ممکن نہیں
یہ بھی کہنا ہے بجا ''لانا ہے جوئے شِیر'' کا

اس قدر آداب کی حامل ہے مدحت آپؐ کی
کلکِ شاعر کو لگا ہے خوف سا تقصیر کا

ہے محبانِ رسالت کا یہی پختہ یقیں
حبِّ احمدؐ ہی ہے باعث عزّت و توقیر کا

اب نوازش کیجئے اذنِ حضوری کی حضورؐ!
اس سے آگے بس نہیں چلتا مری تدبیر کا

فقر کا قائل ہوں میں کشف و کرامت کا نہیں
ایک پل کو بھی نہیں لپکا کسی تشہیر کا

حسرتِ دیدارِ آقاؐ سے ہے طاہرؔ مضطرب
مدّتوں سے منتظر ہے گوہرِ تنویر کا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(جنوں گرم انتظار و نالہ بے تابی کمند آیا)

بشر ہے نور کے آئینے میں آئینہ بند آیا
نگارِ نور لے کر حق سے حسنِ ارجمند آیا

حضورؐ! اِس بے نوا پر بھی کرم کی ہو نظر لِلّٰہ
درِ خیر الوریٰ پر ہاتھ باندھے عرض مند آیا

انھیںؐ عرشِ معلّیٰ پر خدا نے قربتیں بخشیں
خدا کو شاہکارِ حُسن وہ اتنا پسند آیا

محمد مصطفیٰؐ کا وصف ہے تکریمِ انسانی
ضعیفوں بے نواؤں کا جہاں میں درد مند آیا

مرصع نعت کہتا ہے مثالِ لُولُو و مرجاں
کہیں اہلِ سُخن طاہر عجب نُدرت پسند آیا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(شمارِ سجہ، مرغوب بتِ مشکل پسند آیا)

تڑپتا ہے جو انؐ کی یاد میں وہ دل پسند آیا
رضائے ربِ عالم کو دلِ بسمل پسند آیا

یہی مقصود ہے اِس کا یہی حاصل طلب کا ہے
درِ سرکارؐ کی کر کے ہے دِل منزل پسند آیا

سُنائی دے رہے ہیں چارسُو نغمے درُودوں کے
نظر کے سامنے صد شُکر شہرِ دِل پسند آیا

قدم ہر شیخ کے کاندھوں پہ ہے غوثِؓ معظم کا
ہمیں فیضانِ شیخِ عالی و کامل پسند آیا

زمینِ غالبؔ یکتا میں کہتا ہے ثنا طاہرؔ
ہنر مندانِ ''شہرِ نعت'' میں مشکل پسند آیا(۱)

❖.....❖.....❖.....❖

نوٹ: ''شہرِ نعت''، فیصل آباد کا ادبی نام ہے۔

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(خود آرا وحشتِ چشمِ پری سے شب وہ بدخو تھا)

ظہورِ مصطفیٰؐ سے قبل ہر سُو عالمِ ہُو تھا
وہ آئے تو خدا کی جلوتوں کا نُور ہر سُو تھا

نظامِ دہر قائم ہے نبیؐ کے حُسن کے صدقے
اُنھیؐ کے لُطف سے قائم جہانِ نکہت و بُو تھا

وہ تھا اوجھل نگاہِ آسماں سے بھی شبِ اسریٰ
جو لمحہ مظہرِ اِعدامِ تفریقِ من و تُو تھا

وہؐ بدخواہوں کی دل سے خیرخواہی کرنے والے تھے
اماں اس کو بھی حاصل تھی، کوئی کتنا ہی بدخو تھا

ہوا روزِ ازل ہی سے جو شہکارِ خداوندی
حقیقت کھل گئی آقاؐ! خدا کی خِلق وہ تو تھا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(دو ویدن کے کمیں، جوں ریشۂ زیرِ زمیں پایا)

مدینے میں ہر اک گوشہ تقدّس آفریں پایا
شہنشاہوں کو بھی آ کر یہاں عزلت گزیں پایا

سعادت کیا ملی سرکارؐ کے قدموں میں آنے کی
ملائک کو حضورِ شہؐ میں اپنا ہم نشیں پایا

سجی بزمِ نبیؐ گھر میں، عجب تھا کیف کا عالم
ہر اک سامع کو کہتے آفریں صد آفریں پایا

امامِ انبیا ہیں وہؐ ، رسولوں کے وہ خاتم ہیں
جہاں میں اوّلیں انؐ کو انھیؐ کو آخریں پایا

نبیؐ کے پاک قدموں میں گزارے ہیں جو دن طاہرؔ
انھی لمحوں کو ہم نے زندگی میں بہترین پایا

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(نزاکت، ہے فسونِ دعوئ طاقت شکستن ہا)

ہے گر چہ تیرہ بختی در پئے ہمت شکستن ہا
مگر لطفِ نبیؐ سے ہے امیدِ رُوزِ روشن ہا

نشاں ہائے سجودِ شوق ٹھہرے زیبِ پیشانی
''برنگِ شعلہ ہے، مُہرِ نماز، از پانشستن ہا''

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(بسانِ جوہرِ آئینہ، از ویرانیِ دِل ہا)

ہے ''طرحِ نعت'' میرے واسطے وہ طرحِ منزل ہا(۱)
جو راہِ زیست میں ہر اک قدم ہے حلِ مشکل ہا

نگاہوں میں ہیں میری نعت کے جملہ مراحل ہا
تعالی اللہ ہوں دانائے راہ و رسمِ منزل ہا

تمھارے بابِ رحمت کی عجب دہلیز ہے آقاؐ
جہاں پر جبہہ سائی کو کھنچے آتے ہیں کامل ہا

مدینے میں جہاں طاہؔر نبیؐ کا نقشِ پا دیکھا
فدا ہونے کو حاضر تھے وہاں پر سینکڑوں دل ہا

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔راقم کی کتاب کا نام ہے۔

قطعہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(بہ شغلِ انتظارِ مہوشاں در خلوتِ شب ہا)

فقط ہے جلوتِ شہؐ کے لیے یہ خلوتِ شب ہا
وفورِ شوق میں ہے خواب بھی پابندِ مطلب ہا

عجب ہے کیفیت اس بے قراری میں سکینت کی
درونِ قلب ہا عشق است و ہم بیرونِ قالب ہا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون مقطوع محذوف
(یادِ روزے کہ نفَس سلسلۂ یارب تھا)

سامنے روضے کے اشکوں میں سجا مطلب تھا
اور اک سیلِ تمنّا مرے زیرِ لب تھا

نسبتِ حضرت صدیقؓ کے صدقے میں نے
لکھی سرکارؐ کی مدحت جو مرا منصب تھا

شرمِ عصیاں تھی عناں گیر حضوری میں بھی
ورنہ بوسہ درِ اقدس کا بھی مشکل کب تھا

کیا تھا وہ دور کہ دیدار تھا سب کو حاصل
سب پہ ہی جلوہ کناں جب وہ حبیبِؐ رب تھا

مدّعا لب پہ سجاتا میں وہاں کیا طاہرؔ
در پہ سرکارؐ کے اسبابِ کرم میں سب تھا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(شب کہ دل زخمیِ عرضِ دو جہاں تیر آیا)

بن کے آقاؐ مرا قرآن کی تفسیر آیا
وحدتِ حق کی لیے ساتھ ہے تنویر آیا

میں نے نعلینِ نبیؐ کو ہے چھوا پلکوں سے
خواب لے کر مرے خوابوں کی ہے تعبیر آیا

یہ فلک اور زمیں اُسؐ کے تصرّف میں ہیں
آدمیت کی بدلنے ہے وہ تقدیر آیا

اشک سرکارؐ کے بہتے ہیں غمِ امّت میں
''عرضِ شبنم سے، چمن ، آئنہ تعمیر آیا''

اسؐ کا حمّاد خدا ہے تو خدائی بھی ہے
دونوں عالم سے فزوں لے کے وہ توقیر آیا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(سیر آں سوئے، تماشا ہے طلب گاروں کا)

حامیؐ موجود ہے محشر میں گنہگاروں کا
حوصلہ کم نہیں رحمت کے طلب گاروں کا

ثور ہو یا کہ حرا نورِ نبیؐ کے ہیں چراغ
نام تاریخ میں روشن ہے انھی غاروں کا

وہ ہیں بوبکرؓ و عمرؓ یا کہ ہیں عثمانؓ و علیؓ
طرفہ ہے عشقِ نبیؐ، آپؐ کے ان یاروں کا

نعت کہتے ہوئے الفاظ مجھے کم جو پڑے
قافلہ آنکھ سے اترا ہے مددگاروں کا

سامنے روضۂ اطہر کے کھڑا ہے طاہرؔ
''چشمِ امّید ہے، روزن تری دیواروں کا''

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(طاؤس در رکاب ہے، ہر ذرّہ آہ کا)

منظر کھلا ہے نور کی اُس جلوہ گاہ کا
حائل مگر ہے آئنہ حدِ نگاہ کا
جی چاہتا ہے روضے کے جلوے سمیٹ لوں
محدود تر مگر ہے یہ دامن نگاہ کا
''رحمت اگر قبول کرے، کیا بعید ہے
شرمندگی سے عذر نہ کرنا گناہ کا''(۱)
محشر میں کام آئیں گی مدحت طرازیاں
ہو گا وہاں بھی سلسلہ آقاؐ کی چاہ کا
کیوں ہو شکارِ حدّتِ خورشید روزِ حشر
سایہ ہے جس پہ رحمتِ عالم پناہ کا
طاہر ہے دل کشیدہ مرا انؐ کے در کی سمت
جس دَر پہ سر، خمیدہ ہے ہر کج کلاہ کا

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ غالبؔ کی غزل کا یہ شعر نعت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(یک ذرّۂ زمیں نہیں بے کار، باغ کا)

عشقِ رسولِ پاکؐ وضو ہے دماغ کا
ہے نور بھی یہی مرے دل کے چراغ کا

انؐ کے تصوّرات ہیں اور انؐ کی یاد ہے
اس عشق میں یہ حال ہے دل کا دماغ کا

جب بولیے زبان پہ طیبہ کا نام ہو
جب سوچیے خیال ہو طیبہ کے باغ کا

جلتا رہا بیادِ نبیؐ دل جو رات بھر
ہے فکر پر اثر اسی شب کے چراغ کا

طاہرؔ ریاضِ جنّہ کی عظمت پہ میں فدا
محور ہے جس کا حسن دو عالم کے باغ کا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(نہ بھولا اضطرابِ دم شماری، انتظار اپنا)

بنایا میرے آقاؐ نے ہے ان کو یارِ غار اپنا
ہوا ہے جنؓ کی نسبت سے محبوں میں شمار اپنا
مری دنیا نکھر جائے مری عقبیٰ سنور جائے
مری سرکارؐ فرما دیں جو مجھ کو ایک بار اپنا
قصیدہ آپؐ کا لکھا ہوا ہے ہم نے کتبے پر
''ہوا ہے نقش بندِ آئینہ، سنگِ مزار اپنا''
سکینت، رحمت و اقبال و عزت سب ہیں طیبہ میں
تعجُّب خیز لگتا ہے پلٹ کر اب دیار اپنا
مدینے کے ہر اِک ذرّے کو حرزِ جاں بنایا ہے
عنایت سے ہوا ان کی نہ تھا کچھ اختیار اپنا
حضوری بارگاہِ شاہؐ میں ہے روح کی ہر دم
حدودِ طیبہ سے باہر اگرچہ ہے غُبار اپنا
یہی باعث ہے ردِ غم کا بھی، شہرت کا بھی طاہر
یہی کارِ ثنا ہے امتیاز و افتخار اپنا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بس کہ جوشِ گریہ سے زیروزبر ویرانہ تھا)

آپؐ آئے تو بنا وہ حق کا جلوہ خانہ تھا
وہ دلِ تاریک جو کہ کل تلک بت خانہ تھا

اپنے دامن میں لیا جب سبز گنبد نے ہمیں
پھر کھلا عقدہ کہ عالم سبزۂ بیگانہ تھا

ہے عرب کی سرزمیں سرکارؐ سے باغِ جناں
ورنہ جنگل تھا، خرابہ تھا، یہ سب ویرانہ تھا

تھا ادب گاہِ مدینہ میں وہ ضبطِ اضطراب
دل دھڑکنا بھی مثالِ لغزشِ مستانہ تھا

دِن ، حضوری میں تھا محوِ شوقِ دیدارِ حضورؐ
''رات، دل گرمِ خیالِ جلوۂ جانانہ تھا''

روضۂ سرکارؐ کے انوار دیکھے تو کھلا
''خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا، جو سنا افسانہ تھا''(۱)

''شب کہ تھی کیفیّتِ محفل بیادِ روئے یار''
ہر کوئی شمعِ رسالت کا وہاں پروانہ تھا

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ یہ مصرع میر دردؔ کی غزل کا ہے۲۔(بس کہ جوشِ گریہ سے زیروزبر ویرانہ تھا) ۳۔(رات، دل گرمِ خیالِ جلوۂ جانانہ تھا) نوٹ: غالبؔ کی دونوں غزلوں کی مشترک زمین کے سبب ایک ہی نعت کہی گئی ہے۔

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(پیشِ نذر کرم تحفہ ہے شرمِ نارسائی کا)

صلہ پایا جدائی کا، تلطّف پارسائی کا
دیارِ رحمتِ عالم میں کیف آیا گدائی کا

نبیؐ کی آل کا صدقہ بڑے ہی عجز سے مانگا
خدا نے بھر دیا کاسہ، مٹا غم نارسائی کا

سخن سازی تہی تسکین سے تھی سوز سے عاری
ہنر بخشا نبیؐ کی نعت نے رنگیں نوائی کا

جبینِ عجز پاتی ہے ضیا عشقِ محمدؐ سے
وسیلہ ہے درودِ پاک اِس دل کی صفائی کا

رقم قرآن میں ''تبّت یدآ'' کر کے کہا رب نے
نتیجہ یہ نکلتا ہے نبیؐ سے بے وفائی کا

وہ کیا اصحابؓ عالی مرتبت تھے سرورِؐ دیں کے
جو مال و جاں سے کرتے تھے ادا حق آشنائی کا

نبیؐ کی رحمت للعالمینی نے بھرم رکھا
وگرنہ حشر کیا ہوتا مری بے دست و پائی کا

نکھارا ہے تجھے ماں باپ کی طرفہ دعاؤں نے
پتا جن سے ملا طاہرؔ تجھے مدحت سرائی کا

❖.....❖.....❖.....❖

ا۔ (پئے نذر کرم تحفہ ہے شرمِ نارسائی کا) ۲۔ (نہ ہو حسنِ تماشا دوست، رسوا بے وفائی کا)

نوٹ: غالبؔ کی دونوں غزلوں کی مشترک زمین کے سبب ایک ہی نعت کہی گئی ہے۔

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(کرے، گر حیرتِ نظّارہ طوفاں نکتہ گوئی کا)

ہر اک سو ہو گا عالم حشر میں جب نفسی نفسی کا
تو کام آئے گا وصف انؐ کی شفیع المذنبینی کا

ہوائے شہرِ طیبہ نے حضوری کی خبر دی ہے
''دلِ گرمِ تپش، قاصد ہے پیغامِ تسلّی کا''

ہیں دوری میں حضوری کے ہزاروں نعت میں جلوے
''تصوّر نے کیا ساماں ہزار آئینہ بندی کا''

نگہ بے تاب تھی، دل مضطرب تھا، روح رقصاں تھی
کسے معلوم کیا تھا حال اِس طیبہ کے راہی کا

حدودِ شہرِ طیبہ سے ہے دوری اس طرح طاہرؔ
کہ جیسے آب سے ہوتا ہے باہر حال ماہی کا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(زبس خوں گشتۂ رشکِ وفا تھا، وہم بسمل کا)

نہ رستے کی خبر تھی اور نہ تھا رہبر ہی منزل کا
مگر عشقِ نبیؐ نے باندھ رکھا حوصلہ دل کا

مدینے کی حضوری میں طلب فردوس کی گم ہے
نشہ قلب و نظر میں ہے شہِؐ دیں کے شمائل کا

ہنر مندی پہ فخر و ناز ہے احباب کو لیکن
غزل میں کیف تو لائیں ثناؤں کے مماثل کا

ہے مصدر خیر و برکت کا نبیؐ کا اُسوۂ کامل
بشر کی تربیت ہے کام اس انسانِ کامل کا

درودِ پاک ہادی بحرِ جذب و شوق میں رکھا
نشاں یوں چشمِ تر نے پا لیا طیبہ کے ساحل کا

میں ہوں 'مغلوبِ مدحت' دل میں ذوقِ نعت ہے طاہرؔ
نہیں رکھتا ذرا بھی شوق دنیا کے مشاغل کا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(فرو پیچیدنی ہے فرشِ بزمِ عیش گستر کا)

مجھے بہکائے گا کیا مے کدے میں دورِ ساغر کا
''اسدؔ ہوں مست دریا بخشیِ ساقیِ کوثر کا''

عطا سرکارؐ کرتے ہیں جسے مسکن مدینے میں
ستارہ اوج پر اس کا، دھنی ہے وہ مقدّر کا

مری ہستی جہاں میں ہے مثالِ برگِ آوارہ
ہوائے شہرِ طیبہ! موڑ دے رخ بادِ صرصر کا

ہُوں وہ دریا جسے نہریں ہیں ہر دم منقسم کرتیں
بقا میری مگر داماں ہے رحمت کے سمندر کا

مجھے توقیر طاہرؔ! مدحتِ آقاؐ نے بخشی ہے
وگرنہ کیا تھا منصب دہر میں مجھ سے سخن ور کا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(کیا کس شوخ نے نازاز سرِ تمکیں نشستن کا)

وظیفہ ہے سدا صلِّ علیٰ ہی دل کی دھڑکن کا
جو مونس ہے، جو حامی ہے مرے تن کا مرے من کا

رہوں سرمستیِ حبِّ رسولِ پاکؐ میں ،مجھ کو
غلافِ کعبہ کا بوسہ ہے بوسہ انؐ کے دامن کا

خزاں دیدہ چمن دل کا ہوا خاشاک کی صورت
ہوائے شہرِ طیبہ ہے مداوا اِس کی الجھن کا

درودِ پاک کی آواز آتی ہے مجھے دل سے
صدا صلِ علی کی ہے تکلُّم اس کی دھڑکن کا

تجھے تو بات کرنے کا سلیقہ بھی نہ آتا تھا
بھرم سرکارؐ نے رکھا ہے بس طاہؔر ترے فن کا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(عیادت سے زبس ٹوٹا ہے، دل یارانِ غمگیں کا)

ثنا واحد سہارا ہے مرے اس قلبِ غمگیں کا
صلہ ہے مل رہا مجھ کو نبیؐ کی مدح و تحسیں کا

لکھا ہو گا غلامِ مصطفیٰؐ جو میرے کتبے پر
سکوں دے گا مجھے ہر طرح یہ تعویذ بالیں کا

بہارِ گنبدِ خضریٰ کی برکت کی ثنا ہر دم
بیاں کرتا ہے ہر پہلو سخن کے باغِ رنگیں کا

درِ اقدس سے خوشیاں مانگتا ہوں اپنی بیٹی کی
ہمیشہ خیر جو رہتا ہوں مَیں اِس نیک پرویں کا

نہیں شیرینیاں بھاتیں جہاں بھر کی اِسے طاہرؔ
ہے شیدائی ہمارا دل نبیؐ کے حسنِ نمکیں کا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(بہارِ رنگِ خونِ گل ہے، ساماں اشک باری کا)

سہانی یاد آقاؐ کی ہے ساماں اشک باری کا
صلہ رب خوب دیتا ہے ہماری گریہ زاری کا

گزر جس سمت ہوتا ہے محمدؐ کی سواری کا
گزر گہ بنتی جاتی ہے نمونہ زرنگاری کا

تشکُّر جگمگاتا ہے محبّوں کی نگاہوں میں
''کہ ننگِ فہمِ مستاں ہے، گلہ بدروزگاری کا''

تدبُّر کو جلا ملتی ہے روشن سوچ ہوتی ہے
مقدّر بھی مرا ممنون ہے مدحت نگاری کا

دعا اذنِ حضوری کی ہوئی منظور اب طاہرؔ
یقیناً ہے یہی پیغام اِس بادِ بہاری کا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(ورِدِ اسمِ حق سے، دیدارِ صنم حاصل ہوا)

پوچھتے ہو کیا نبیؐ کے عشق سے حاصل ہوا
ہر نفس گم اس میں ہو کر جادۂ منزل ہوا

ڈوب کر یادوں میں انؐ کی کیا ہمارا دل ہوا
واقفِ منزل ہوا اکمل ہوا کامل ہوا

لطفِ شاہِؐ دوسرا کا ہو نہیں سکتا شمار
آپؐ کے الطاف کا تو غیر بھی قائل ہوا

وجد میں رہتا ہے ہر دم شاہِؐ دیں کے نام پر
حلقۂ عشّاق میں ہے جب سے دِل شامل ہُوا

ان قدومِ پاک کی معراج حاصل ہو گئی
بابِ جبرائیلؑ سے میں جس گھڑی داخل ہوا

منزلِ مقصود کی چاہت میں طاہؔر ہو کے گم
آپؐ کے نقشِ قدم کی سمت ہوں مائل ہوا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(قطرۂ مے، بس کہ حیرت سے نَفَس پرور ہوا)

تشنہ کامِ آرزو جب بھی دلِ مضطر ہوا
''تر زبانِ شکرِ لطفِ ساقیٔ کوثر ہوا''

جو بچھا راہِ وفا میں ذرّہ وہ گوہر ہوا
جو چلا راہ وفا پر نیّر و اختر ہوا

بارہا مجھ سے ہوا ہے معصیت کا ارتکاب
مہرباں ہر بار آقاؐ پھر بھی ہے مجھ پر ہوا

کیا جبینِ عجز رکھی آپؐ کی دہلیز پر
اوجِ ہفت افلاک سے اونچا یہ میرا سر ہوا

مجھ کو طاہؔر چودھویں کے چاند پر آتا ہے رشک
نورِ محبوبِؐ خدا سے خوب بہرہ ور ہوا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع

بحر: متدارک مثمن مضاعف مقطوع ومخبون محذوف

(وحشی بن صیّاد نے ہم رم خوردوں کو کیا رام کیا)

حق نے میرے پیارے نبیؐ کو نبیوں کا ہے امام کیا
دین مکمل کر کے سارا انؐ کے نام اسلام کیا

قادرِ مطلق سے کیا عظمت اُنؐ کو ہے انعام ہوئی
عالم عالم حق نے اُنؐ کی رحمت کو ہے عام کیا

آپؐ کے ہیں اصحابؓ ستارے، اس ارشاد کا حاصل ہے
''ماہ کو، در تسبیحِ کواکب ، جائے نشینِ امام کیا''

آبِ کوثر صورتِ زمزم عام ہے شہرِ مدینہ میں
ساقیؐ نے سب تشنہ لبوں کے آگے بھر بھر جام کیا

فردِ عمل میں میری نعتیں دیکھ کے نوری کہہ دیں گے
عشق میں انؐ کے کیسا اچھا طاہرؔ تم نے کام کیا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(گر نہ اندوہِ شبِ فرقت بیاں ہو جائے گا)

دل ہمارا جب محبت کی زباں ہو جائے گا
حبِ احمدؐ کا ثنا میں پھر بیاں ہو جائے گا

مجھ سے آقاؐ گر ہوئے راضی تو دل کو ہے یقیں
چرخ بھی سر پر کرم کا سائباں ہو جائے گا

توڑ کر پلکوں کا حلقہ موجِ فرقت جب چلی
دوریِ طیبہ کا دکھڑا سب بیاں ہو جائے گا

عالمِ رویا میں میرے آئیں گے جس دم حضورؐ
جلوۂ رخ سے منوّر شبستاں ہو جائے گا

مہرباں جب چشمِ رحمت عاصیوں پر ہو گئی
ربِ عالم بھی ہمارا مہرباں ہو جائے گا

ہے تو فانی ہی مگر نعتِ پیمبرؐ کے طفیل
نام طاہر کا جہاں میں جاوداں ہو جائے گا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(تنگ ظرفوں کا رتبہ جہد سے برتر نہیں ہوتا)

نبیؐ کے عشق میں جل کر جو خاکستر نہیں ہوتا
وہ دل بس دل ہی رہتا ہے کبھی گوہر نہیں ہوتا

ہے لازم قطرۂ نیسانِ ابرِ لطفِ پیغمبرؐ
''لبِ خشکِ صدف آبِ گہر سے تر نہیں ہوتا''

وہی آزاد ہے جس نے غلامی آپؐ کی پائی
غلامانِ محمدؐ سے کوئی برتر نہیں ہوتا

کہاں پروان چڑھتا سلسلہ خیرِ دو عالم کا
اگر روئے زمیں پر پنجتن کا گھر نہیں ہوتا

ثنائے مصطفیٰؐ نے جرأتِ گفتار بخشی ہے
مقامِ غالبِ یکتا وگرنہ سر نہیں ہوتا

''کسی کے سامنے حبِ نبیؐ جھکنے نہیں دیتی''(۱)
خمیدہ غیر کے آگے ہمارا سر نہیں ہوتا

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ یہ مصرع مصنف کی کتاب ''اعزازِ نسبت'' سے لیا گیا ہے۔

نعت

فعولن فعولن فعولن فعولن
بحر: متقارب مثمن سالم
(لبِ خشک در تشنگی مردگاں کا)

مداوا ہے طیبہ دل آزردگاں کا
سکینت کدہ ہے یہ پژمردگاں کا

رواں بس اُسیؐ سے ہے تسنیم و کوثر
وہیؐ چارہ گر ہے سبھی تشنگاں کا

ہے نظمِ جہاں پر اسی کا تصرّف
وہیؐ اک سہارا ہے آشفتگاں کا

وہی وجہِ تسکینِ قلبِ حزیں ہے
بھرم ہے اسی سے سب آسودگاں کا

وہؐ رحمت لقب ہے دو عالم کی رحمت
وہیؐ ایک والی ہے بے چارگاں کا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر:: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(ہے تنگ زِوا ماندہ شدن، حوصلۂ پا)

حائل نہ ہوا رہ میں مرا آبلۂ پا
طیبہ کی طرف اور بڑھا حوصلۂ پا

پیشانی عقیدت سے وہاں ہم نے رکھی ہے
سرکارؐ کا پایا ہے جہاں سلسلۂ پا

یہ سر ہی نہیں جان بھی دل بھی وہیں رکھ دوں
اک بار اگر انؐ کا مِلے غالیۂ پا

سر فرشِ عقیدت ہے مرا راہِ نبیؐ میں
کیوں لے کے چلوں سوئے نبیؐ قافلۂ پا

طاہؔر ہے ملی شاہؐ کے نعلین کی خوشبو
کیا خوب سجا نعت میں ہے قافیۂ پا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(وہ فلک رتبہ کہ برتو سنِ چالاک چڑھا)

عرش کی پاک فضاؤں کو کیا مس اس نے
دل جو ہر زینۂ عشقِ شہِؐ لولاک چڑھا

علم دینؐ آپؐ کی ناموس پہ قربان ہوا
تختۂ دار پہ وہ عاشقِ بے باک چڑھا

اُنؐ کے نعلین کی سج دھج پہ فِدا ہو بیٹھا
چودھویں رات جو ٹھن کر مہِ افلاک چڑھا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(شب کہ ذوقِ گفتگو سے تیری دل بے تاب تھا)

جلوۂ سرکارؐ چشمِ شوق کا جو خواب تھا
اہلِ طیبہ کو وہ حاصل جلوۂ مہتاب تھا
اللہ اللہ اک نظر دیدار جس کا خواب تھا
اہلِ طیبہ کا مقدّر وہ مہِ شب تاب تھا
''لے زمیں سے آسماں تک فرش تھیں، بے تابیاں''
انتظارِ شہؐ میں شہرِ طیبہ یوں بے تاب تھا
کون لاتا طلعتِ سرکارؐ کے جلووں کی تاب
''قلزمِ ذوقِ نظر میں آئنہ پایاب تھا''
نام نقطے کے بغیر اور جسم سائے کے بغیر
چہرۂ انور کے آگے آئنہ بے آب تھا
کعبؓ اور حسّانؓ جیسے ان میں مدحت کار تھے
واہ! طاہرؔ کیسا ذوقِ حلقۂ اصحابؓ تھا

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔(شب کہ ذوقِ گفتگو سے تیری دل بے تاب تھا)۲۔(نالۂ دل میں شب اندازِ اثر نایاب تھا)
نوٹ: غالب کی دونوں غزلوں کی مشترک زمین کے سبب ایک ہی نعت کہی گئی۔

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(شب کہ وہ مجلس فروزِ خلوتِ ناموس تھا)

آپؐ سے پہلے جو انساں خود سے بھی مایوس تھا
آج وہ بھی باعثِ صد عزّت و ناموس تھا

چاہتا تھا دیکھنا حق کو بشر کے روپ میں
آدمی جو پیکرِ محسوس سے مانوس تھا

آپؐ کی تعلیم نے تسخیر کا بخشا شعور
ورنہ انساں گنبدِ افلاک میں محبوس تھا

پیکرِ آقاؐ کے قالب میں بشر ڈھالا گیا
نوعِ انساں کے لیے زیبا یہی ملبوس تھا

بے زباں کی بھی سنی فریاد طاہرؔ آپؐ نے
جانور کا درد بھی سرکارؐ کو محسوس تھا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(جب بہ تقریبِ سفر یار نے محمل باندھا)

از رہِ پاسِ ادب یوں دلِ بسمل باندھا
جیسے سینے میں کوئی جذبۂ کامل باندھا

میں لپٹ جانے کو تیار تھا بے خود ہو کر
بے خودی نے نہ مواجہ پہ مگر دل باندھا

مجھ کو لے آئے گا یہ آپؐ کی دہلیز تلک
عشقِ سرکارؐ کو ہے رہبرِ کامل باندھا

آپؐ کی رحمتِ عالی سے جو بیگانہ رہا
ہم نے اس بندۂ گمراہ کو جاہل باندھا

بہرہ ور تب ہی میں دیدارِ شہِؐ دیں سے ہُوا
درِ آقاؐ سے جو دل صورتِ سائل باندھا

آپؐ کے روئے منوّر کو کہا ماہِ تمام
سوچ لے! کس کو ہے یہ کس کے مقابل باندھا

ایک پل جی نہ سکوں گا میں مدینے کے بغیر
زندگانی کا ہے اب تو یہی حاصل باندھا

واپسی آپؐ کے در سے تھی گراں بار بہت
فرطِ غم سے سر و ساماں بھی بمشکل باندھا

ڈوب جانے میں ابھرنے کا قرینہ ہے نہاں
قلزمِ عشق کو طاہرؔ نے ہے ساحل باندھا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(عرضِ نیازِ عشق کے قابل نہیں رہا)

بے ضبط انؐ کے عشق میں یہ دل نہیں رہا
یادِ رسولِؐ پاک سے غافل نہیں رہا

عقدہ کشا حضورؐ تو مشکل کشا علیؓ
مشکل جو لگ رہا تھا وہ مشکل نہیں رہا

اِس بارگاہِ شاہؐ میں مجھ سا بھی ہے قبول
''یاں امتیازِ ناقص و کامل نہیں رہا''

اشکوں نے دل کا حال بتایا حضورؐ کو
جب دل حضورِ دید کے قابل نہیں رہا

بیٹھے بٹھائے مجھ کو ملی ہیں حضوریاں
حائل کبھی بھی جادۂ منزل نہیں رہا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع
(خلوتِ آبلۂ پا میں ہے، جولاں میرا)

شکر صد شکر کہ طیبہ ہے دبستاں میرا
جس کی ہے خاص عطا لہجۂ قرآں میرا

ان کی یادوں کا چمن زار کھلا ہے دل میں
خلوتوں میں بھی ہے آباد بیاباں میرا

مجھ کو دوری میں ملے کیفِ حضوری کے مزے
آپؐ کے روضے پہ حاضر رہا وجداں میرا

کبھی مدھم نہ ہوئی الفتِ سرکارؐ کی لو
انؐ کی نسبت نے رکھا ذوق نمایاں میرا

منعقد نعت کی محفل ہے یہاں پر ہوتی
انؐ کے اذکار سے مہکا ہے گلستاں میرا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فِعِلُن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(بہ مہر نامہ جو بوسہ گلِ پیام رہا)

فدائے سرورِؐ کونین جو مدام رہا
وہ نیک نام رہا ، فائز المرام رہا

زباں پہ آپؐ کا ہر پل ہے پاک نام رہا
نبیؐ کی نعت سے ہے کام صبح و شام رہا

تمام عمر ہمیں ایک ہی یہ کام رہا
نبیؐ کی نعت رہی لب پہ اور سلام رہا

خدا کی خلد میں تکریم اس کی بے حد ہے
حضورِؐ پاک کا بن کر ہے جو غلام رہا

کھلے ہیں نافے ابھی تک وہاں پہ خوشبو کے
جہاں جہاں بھی مرے شاہؐ کا خرام رہا

عزیز جس کو وہؑ اولاد و والدین سے ہیں
بلند اس کا ہے کونین میں مقام رہا

خُدا کے بعد نبیؐ کی ہے ذات وہ ہستی
کہ جسؐ کا سارے زمانے پہ لطف عام رہا

مئے ولائے نبیؐ ہے اِسے ازل سے نصیب
کِسی بھی حال میں طاہؔر نہ تشنہ کام رہا

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(خط جو رخ پر جانشینِ ہالۂ مہ ہو گیا)

حسرتِ دیدارِ آقاؐ چشمِ نم میں آ گئی
کھا کے بل دل بھی ہمارا ہالۂ مہ ہو گیا

یوں خیالِ شاہؐ میں الفاظ پر آئی بہار
نعت کا ہر رنگ رنگِ لالۂ مہ ہو گیا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بس کہ عاجز نارسائی سے کبوتر ہو گیا)

خار بھی گل ہو گیا اور گل گلِ تر ہو گیا
آپؐ کی رحمت سے قطرہ بھی سمندر ہو گیا

کیا بڑھا دربارِ شہؐ میں رتبۂ حضرت بلالؓ
جل کے آتش میں ستم گر کی وہؓ جوہر ہو گیا

گھر سے نکلا تھا عمرؓ کچھ اور ہی دل میں لیے
جاگ اٹھی قسمت فدائے روئے انور ہو گیا

حاضری سرکارؐ کے در کی ہے ایسی نور بخش
چاند تاروں سے فروزاں تر مقدّر ہو گیا

گمرہی کا شائبہ تک بھی نہ پھر باقی رہا
جب سے انؐ کا عشق طاہرؔ دل کا رہبر ہو گیا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
بحر: رمل مثمن مشکول مسکّن
(یک گام بے خودی سے لُوٹیں بہارِ صحرا)

تشریف آپؐ لائے بن کر بہارِ صحرا
گلشن بنا عرب کا ہر ریگزارِ صحرا

تہذیب و آگہی دی ہادیؐ نے آدمی کو
باغِ جناں میں سمٹا سب انتشارِ صحرا

چومے ہیں پاؤں اِس نے سرکارِؐ دو جہاں کے
صد رشکِ آسماں ہیں نقش و نگارِ صحرا

ہیں رفعتیں عطا کیں آقاؐ نے زندگی کو
ورنہ تو آدمی تھا مشتِ غبارِ صحرا

عارض پہ اِس کے روضہ ہے شاہِؐ دوسرا کا
طاہر بجا ہے نازِ عزّ و وقارِ صحرا

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلُن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(دلِ بے تاب کہ سینے میں دمِ چند رہا)

دل سے اک لمحہ نہیں کیفِ حضوری جاتا
ہالۂ نور میں گرچہ ہوں دمِ چند رہا

روکے رکھا مجھے درباں نے قریب آنے سے
یوں بھی جالی سے پرے میں قدمِ چند رہا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(جگر سے ٹوٹے ہوئے موکی، ہے سناں پیدا)

ہوا ہے آپؐ کے آنے سے وہ سماں پیدا
''زمیں سے ہوتے ہیں صد دامن آسماں پیدا''

مرے نبیؐ کے برابر ہے کس کا قامت و قد
زمیں نے اور کیے کتنے آسماں پیدا

جو سر اڑاتے ہیں بو جہل کا قرولی سے
ہوئے ہیں عہدِ نبیؐ میں وہ نوجواں پیدا

امڈ پڑا ہے کوئی سیلِ اشک آنکھوں سے
ہوئی ہے دل میں عجب یادِ رفتگاں پیدا

حضورِ شاہؐ میں الفاظ جب ہوئے خاموش
ہر ایک اشک نے کی عرض کو زباں پیدا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(دل مرا سوزِ نہاں سے بے محابا جل گیا)

''دل، بہ سوزِ آتشِ داغِ تمنّا جل گیا''
دوریِ طیبہ سے ہوں پروانہ آسا جل گیا

نعت پر تو خامشی اور گیت پر ہے واہ واہ
''دیکھ کر طرزِ تپاکِ اہلِ دنیا جل گیا''

لمسِ اکرام ہوائے شہرِ طیبہ کیا ملا
دل میں نقشِ ماسوا سارے کا سارا جل گیا

رُو بہ رُو نُورِ خُدا کے جب ہُوا نُورِ حضورؐ
جو بشر اور نُور میں حائل تھا پردہ جَل گیا

جبہۂ آدمؑ ہُوا جب نُورِ احمدؐ کا امیں
دیکھ کر ابلیس اس سے بے محابا جل گیا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(نہاں کیفیتِ مے میں ہے سامانِ حجاب اس کا)

چلا جو انؐ کی چاہت میں ہے جانا کامیاب اس کا
جو انؐ کے ساتھ اٹھے گا، کہاں ہو گا حساب اس کا

کوئی گستاخ جب انگلی نبوّت پر اٹھاتا ہے
خدا ''تبت یدآ'' کہ کر بھی دیتا ہے جواب اس کا

یہ مصرع مجھ سے لکھوایا ہے امشب میرے وجداں نے
ثنا جو آپؐ کی لکھے سخن ہر اک گلاب اس کا

مرے لب پر ثنا جس رحمتِ عالم کی ہے ہر دم
کلامِ حق زباں اس کی، محبّت ہے نصاب اس کا

کریں طاہؔر کی شیرازہ گری سبطینؓ کا صدقہ
''غبار، آوارۂ سر گشتہ ہے، یا بو ترابؓ اس کا''

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(زبس ہے ناز بردارِ غرورِ نشّۂ صہبا)

حضوری نے مجھے بخشا ہے طُرفہ نشّۂ طیبہ
اب آنکھوں سے جھلکتا ہے دیارِ نور کا جلوہ

ملی ہے گلشنِ ہستی کو حبِّ شہؐ سے رعنائی
خزاں آثار موسم میں بہاروں کو ملا رستہ

نہیں ہے مفتخر دِل ہی مرا ''مغلوبِ مدحت'' پر
عجب کیفِ ثنا میں محو رہتا ہے مرا خامہ

ہمیشہ شمعِ حبِّ مصطفیٰؐ دل میں فروزاں ہے
طلب آمادہ رکھتا ہے سوال اذنِ حضوری کا

نہیں آورد و آمد سے علاقہ نعت کو طاہرؔ
عطا ہوتا ہے نگہِ مصطفیٰؐ سے شعرِ برجستہ

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(گرفتاری میں، فرمانِ خطِ تقدیر ہے پیدا)

مرے دل میں ہوئی توصیف کی تنویر ہے پیدا
کرے فردِ عمل میں نعت اک توقیر ہے پیدا

کبوتر یادِ طیبہ کا شجر پر دِل کے آ بیٹھا
خزاں میں بھی بہاروں کی ہوئی تاثیر ہے پیدا

نبیؐ کی شانِ یکتائی مسلّم ہے دو عالم میں
انھیؐ کے اسوہ سے تہذیبِ عالمگیر ہے پیدا

مواجہ پر زباں عرضِ تمنّا پر نہیں قادر
خموشی سے مری اظہار کی تدبیر ہے پیدا

زباں کیا، گردنِ گستاخ بھی یہ کاٹ دے بڑھ کر
قلم میں ہو گیا وہ جوہرِ شمشیر ہے پیدا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(سَحَر گہ باغ میں وہ حیرتِ گلزار ہو پیدا)

محبت سے نبیؐ کی عظمتِ کردار ہو پیدا
تخیّل میں اسی سے نزہتِ افکار ہو پیدا

اگر اک آہ سے صد رحمتِ سرکارؐ ہو پیدا
کرم حق کا نہ کیوں از زاریِ بسیار ہو پیدا

جو ''لا'' کا پاس رکھا کربلا میں شاہؑ کربل نے
جہاں میں کس سے ایسی جرأتِ انکار ہو پیدا

کھلیں گُلہائے مدحت جس کے ہر ہر نخل پر ہر دم
مرے وجداں میں آقاؑ وہ حسیں گلزار ہو پیدا

فضائے شہرِ طیبہ نسخۂ اکسیر ہے طاہرؔ
اثر سے جس کے درمانِ دلِ بیمار ہو پیدا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
بحر: رمل مثمن محذوف
(بس کہ ہے مے خانہ ویراں، جوں بیابانِ خراب)

سرورِؐ کونین کی سیرت ہے عالم کا نصاب
آپؐ کی نورانی صورت ہے محبت کی کتاب

گیسوئے سرکارؐ جو پھیلے تو شب چھانے لگی
آپؐ کی روشن جبیں ہے وجہِ نورِ ماہتاب

چاند تارے ہیں ترےؐ انوار کے دریوزہ گر
کاسہ لیسی پر تریؐ مامور نورِ آفتاب

پائی ہے اس نے اماں جب دامنِ سرکارؐ میں
حشر میں پھر آپؐ کے عاشق کا ہوگا کیا حساب

مدحتِ عالی کو ہیں درکار اعلیٰ تر حروف
کون سے الفاظ کا طاہرؔ کروں میں انتخاب

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
بحر: رمل مثمن محذوف
(ہے بہاراں میں خزاں حاصل، خیالِ عندلیب)

سبز گنبد سے ہوا روشن خیالِ عندلیب
نغمۂ سرو و سمن ہے حسبِ حالِ عندلیب

ہے کبوتر بھی نبیؐ کے شہر کا محوِ ثنا
خوب پایا اس نے بھی ذوقِ جمالِ عندلیب

ہے مدینے کی فضا وجہِ عروج و ارتقا
دوریِ شہرِ مدینہ ہے زوالِ عندلیب

زمزمہ ہائے ثنا اس کے سنیں اہلِ بقیع
ہو اگر گلزارِ طیبہ میں وصالِ عندلیب

بلبلِ شہرِ نبیؐ ہوں میں بھی طاہرؔ شکر ہے
ذکرِ شہؐ سے ہیں عبارت ماہ و سالِ عندلیب

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
بحر: رمل مثمن محذوف
(آمدِ خط سے ہوا ہے سرد جو بازارِ دوست)

شہر طیبہ سے ہوا ہے اس طرح اظہارِ دوست
''بے تکلّف دوست ہو جیسے کوئی غمخوارِ دوست''

سبز گنبد کا نظارہ کیوں نہ ہو تسکینِ جاں
''مجھ کو دیتا ہے پیامِ وعدۂ دیدارِ دوست''

حضرتِ جبریلؑ بھی کب لا سکے تابِ جمال
اللہ اللہ جلوہ ہائے ابرو و رخسارِ دوست

جب صحابہؓ کی نگاہیں بھی رَہیں نعلین تک
''کون لا سکتا ہے تابِ جلوۂ دیدارِ دوست''

خوشبوئے باغِ جناں جس کے مشامِ جاں میں ہو
''سر کرے ہے وہ حدیثِ زلفِ عنبر بارِ دوست''

سرخوشی ہے کس قدر مجھ کو وفورِ نعت سے
''ہنس کے کرتا ہوں بیانِ شوخیِ گفتارِ دوست''

ہو مدینے کی مسافت کے تلطّف کا بیاں
''یا بیاں کیجے سپاسِ لذّتِ آزارِ دوست''

حاضری کی راہ میں حائل ہے فکرِ روزگار
''کُشتۂ دشمن ہوں آخر، گر چہ تھا بیمارِ دوست''

ہے خرامِ ناز ان کا وجہِ محویّت مجھے
''صورتِ نقشِ قدم ہوں، رفتۂ رفتارِ دوست''

دل کا کیا کہیے کہ دل کی بات ہی کچھ اور ہے
''دیدۂ پر خوں ہمارا، ساغرِ سرشارِ دوست''

کیوں کھنچے آئیں نہ اس کی سمت طاہرؔ قافیے
''ہے ردیفِ شعر میں، غالبؔ، زبس تکرارِ دوست''

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ مصرع اولیٰ نعت کا ہے اور مصرع ثانی غالب کی غزل کا ہے۔

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

بحر: رمل مثمن محذوف

(آمدِ خط سے ہوا ہے سرد جو بازارِ دوست)

رونقیں ساری فدائے رونقِ بازارِ دوست
سب گلی کوچے مدینے کے ہیں خلد آثارِ دوست

''اے دلِ نا عاقبت اندیش! ضبطِ شوق کر''
بے نیازانہ گزر جا صورتِ رہوارِ دوست

''چشمِ ما روشن کہ اِس بے درد کا دل شاد ہے''
ہے عدو خوش ہم نہیں جب حاضرِ دربارِ دوست!

''غیر یوں کرتا ہے میری پرسش اس کے ہجر میں''
اس کے دل میں بھی ہو جیسے خواہشِ دیدارِ دوست

''عشق میں بیدادِ رشکِ غیر نے مارا مجھے''
جل اٹھے اغیار دیکھا جب مجھے غمخوارِ دوست

''تا کہ میں جانوں کہ ہے اِس کی رسائی واں تلک''
دل لیے جاتا ہے مجھ کو جانبِ سرکارِ دوست

''جب کہ میں کرتا ہوں اپنا شکوۂ ضعفِ دماغ''
تھام لیتا ہے کوئی دستِ ثنا افکارِ دوست
''چپکے چپکے مجھ کو روتے دیکھ پاتا ہے اگر''
مجھ کو دیتا ہے اماں اک یارِ خوش اطوارِ دوست
''مہربانی ہائے دشمن کی شکایت کیجیے''
یا مدینے جا کے ڈھونڈیں حامی و انصارِ دوست
''یہ غزل اپنی مجھے جی سے پسند آتی ہے آپ''
دوست کے اذکار ہیں صورت گرِ اشعارِ دوست
منقبت صدیقؓ اکبر کی ہوئی مجھ سے رقم
مہرباں یوں بھی ہوا ہے مجھ پہ ''یارِ غار'' دوست
''خانہ ویراں سازیِ حیرت تماشا کیجیے''
غار کی صحبت ہے طاہرؔ معجزہ آثارِ دوست

❖.....❖.....❖.....❖

ا۔ مصرع اولیٰ غالب کا ہے اور مصرع ثانی نعت کا ہے۔

قطعہ

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر:: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(جاتا ہوں جدھر، سب کی اٹھے ہے ادھر انگشت)

دو نیم قمر ہو اٹھے ان کی اگر انگشت
رکھتی ہے اشارے میں بھی ''کن'' کا اثر انگشت

مجھ کو تو ثنا کا ہے محرّک وہی لگتا
رکھتا ہوں میں قرآن کے جس حرف پر انگشت

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(دودِ شمعِ کشتۂ گل، بزم سامانی عبث)

حبِّ احمدؐ سے تہی، ہے داغِ پیشانی عبث
''دودِ شمعِ کشتۂ گل ، بزم سامانی عبث''

دو جہاں کا بادشہؐ ہے جب ترا مشکل کشا
پھر سراسر دو جہاں کی ہے پریشانی عبث

مانگنا ہے تو وسیلے سے نبیؐ کے مانگ لے
ورنہ رب کے سامنے ہے دامن افشانی عبث

میرا پلڑا ہو گیا بھاری شفاعت کے سبب
ہو گئی میزان پر میری پشیمانی عبث

طاہؔر ان کا عشق بھی ہے لازمی بہرِ ثنا
ہے کتابوں کی فقط اوراق گردانی عبث

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(نازلطفِ عشق باوصفِ توانائی عبث)

حسنِ سیرت گر نہ ہو چہرے کی رعنائی عبث
ذکرِ مرسلؐ سے تہی ہے بزم آرائی عبث

عشقِ احمدؐ ہے تو ہے مقبول ہر سجدہ ترا
عشق گر انؐ سے نہیں تو ہے جبیں سائی عبث

ہے بہارِ گنبدِ خضریٰ سے اب دل کو سکوں
ورنہ میرے بخت میں ہر اک بہار آئی عبث

انؐ کی نسبت سے تو عاصی بھی نہیں عاصی رہا
انؐ کی نسبت گر نہیں تو ہے جبیں سائی عبث

قبر میں پہچان ان کی کام آئے گی فقط
گر نہیں انؐ سے شناسا تو شناسائی عبث

ہے ثنائے سرورِؐ دیں باعثِ صد افتخار
ورنہ ہے سطحِ ورق پر خامہ فرسائی عبث

نکہتِ گل اور عنادِل کا بھرم انؐ کا درود
ذکر انؐ کا گر نہیں تو گلشن آرائی عبث

اے مرے ناقد تجھے کیا ذوقِ مدحت کی خبر
کیا جہاں بھر میں ہے نعتوں کی پذیرائی عبث؟

اپنی تنہائی کو انؐ کی یاد سے معمور کر
ورنہ طاہر جائے گی یہ ساری تنہائی عبث

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(گلشن میں بندوبست برنگِ دگر ہے آج)

محفل میں ذکرِ شاہؐ کا عالم دگر ہے آج
ہر سمت جیسے جلوۂ خیر البشرؐ ہے آج

میلادِ مصطفیٰؐ سے ہے ہر چیز پر نکھار
اس گلشنِ حیات کی رنگیں سحر ہے آج

اسرا کی شب ہے عرش کی جانب خرامِ شاہؐ
اک کہکشاں کی مثل ہر اک رہ گزر ہے آج

امّت پہ اپنی ڈالیے چشمِ کرم حضورؐ!
اِلحاد و باطل ہو گیا پھر اس کے سر ہے آج

خاکِ مدینہ کیا لگی میری جبین پر
میری جبین ہو گئی رشکِ قمر ہے آج

جھک کر دعا جو روضۂ اقدس پہ میں نے کی
لطفِ حضورؐ سے وہ ہوئی بار ور ہے آج

یہ سب عطا ہے مجھ پہ رسالت مآبﷺ کی
قسمت میں میری جو بھی یہ علم و ہنر ہے آج

ہوں خوش نصیب عشق کی معراج ہو گئی
دہلیز پر حضورؐ کی رکھا جو سر ہے آج

مِیزان پر بھی حشر میں کہتے تھے قدسیاں
حبِّ رسولِ پاکؐ ہی بس معتبر ہے آج

نازاں تھا فنِ شعر پہ طاہؔر جو کل تلک
صد شکر نعت سے بھی ہُوا بہرہ ور ہے آج

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
بحر: رمل مثمن محذوف
(جنبشِ ہر برگ سے، ہے گل کے لب کو اختلاج)

دوریِ شہرِ مدینہ سے ہے دل کو اختلاج
آخرِ شب چشمِ نم سے اس کا ہوتا ہے علاج

یہ دبستانِ ثنا میں تربیت کا ہے کمال
فنِ مدحِ مصطفیٰؐ بالیدگی رکھتا ہے آج

بے نواؤں کو سہارا آپؐ نے بخشا سدا
درد کے ماروں کی آقاؐ نے سدا رکھی ہے لاج

تھا ادب ملحوظ شاہِؐ دو جہاں کے سامنے
پیش کر دی ہم نے اشکوں کی زباں میں احتیاج

اسوۂ محبوبِؐ حق کا ہے یہ زندہ معجزہ
بندگی میں ڈھل گیا ہے زندگانی کا مزاج

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(بے دل، نہ نازِ وحشتِ جَیبِ دریدہ کھینچ)

کوثر ہے تیرے سامنے تُو لب کَشیدہ کھینچ
ساغر، بہ بارگاہِ محمدؐ رسیدہ کھینچ

ہو گی تری حضورؐ سے تسکینِ آرزو
آہِ رسا تُو اے مرے قلبِ تپیدہ کھینچ

آدابِ شہرِ شاہؐ کا ہر لحظہ رکھ خیال
''جوں بوئے غنچہ ہر نَفَسِ آرمیدہ کھینچ''

پہرے لگا نہ ذوقِ جنوں پر مدینے میں
دامان ضبط ہو کے نہ یوں آبدیدہ! کھینچ

ذوقِ طلب بجا ہے مگر خاکِ طیبہ سے
جائے ادب ہے دامنِ عصیاں گزیدہ کھینچ

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف
(قطعِ سفرِ ہستی و آرامِ فنا ہیچ)

ہر ایک سخن مجھ کو ہُوا پیشِ ثنا ہیچ
غزلوں کا قصیدوں کا ہر اک رنگ ہوا ہیچ

ہے اسوۂ احمدؐ میں بقا دونوں جہاں کی
بے حبِّ محمدؐ ہے یہ دنیائے فنا ہیچ

رحمت مری سرکارؐ کی ہے اتنی زیادہ
ہے سامنے اس کے مرا ہر حرفِ دعا ہیچ

برکت سے درُودوں کی ہے گلزار کی زینت
ورنہ ہے یہ گل ہیچ، کلی ہیچ، صبا ہیچ

آیا تہہ نعلینِ محمدؐ شبِ معراج
جو اوج کہ سدرہ کو میسّر تھا ہوا ہیچ

طیبہ کی وہ ہجرت ہو کہ مکّہ کی ہو وہ فتح
کفار رہے انؐ کے تدبّر سے سدا ہیچ

جس کو ہے فقیری شہِؐ کونین کی حاصل
اس کے لیے اورنگِ سکندر بھی ہوا ہیچ

اِس درجہ ہیں ضو ریز مدینے کی فضائیں
ہے اُن کے مقابل مہِ کامل کی ضیا ہیچ

اُترِیں مرے وجداں پہ جو طاہؔر ہیں ثنائیں
ہے اُن کے اثر سے مجھے ہر رنج و بلا ہیچ

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن / فعلان
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف / مقصور
(دعویِ عشقِ بتاں سے یہ گلستاں گل و صبح)

آپؐ آئے تو چمک اٹھے گلستاں گل و صبح
اللہ اللہ وہ وہ دامانِ گل افشاں گل و صبح

ہے عجب مدحتِ سرکارِؐ دو عالم میں اثر
ہو گیا میرے دل و جاں کا بیاباں گل و صبح

یوں مہذّب شہِ والاؐ نے کیا ہے عالم
عزّت افزائیِ انساں پہ ہے حیراں گل و صبح

شہرِ طیبہ کی ہواؤں کا اثر پاتے ہی
یک بیک ہوتے چمن میں ہیں پرافشاں گل و صبح

اِن سے محبوبِ خدا کی ہے محبت پیدا
ریگ زاروں کا بھی جا بھرتے ہیں داماں گل و صبح

بھید کم مائیگی کا ان کی کھلا ہے جب سے
عظمتِ خارِ مدینہ سے ہیں لرزاں گل و صبح

کیا اخوّت کی شہِؐ دیں نے بنا آ کے رکھی
ورنہ رہتے تھے بہم دست و گریباں گل و صبح

اس سے پاتے ہیں سبھی فصلِ بہاراں طاہرؔ
سبز گنبد کے ہوئے ہیں تبھی خواہاں گل و صبح

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
بحر: رمل مثمن محذوف
(بس کہ وہ پاکو بیاں در پردۂ وحشت ہیں یاد)

مل گیا اذنِ حضوری دل ہے خوش اور روح شاد
زندہ باد اے مہربانِ ہر دو عالم زندہ باد

از پئے تحسین بہتر ہیں مرصع کاریاں
ہے ثنا میں خوب صورت ایک صنعت مستزاد

ذکر انؐ کا باعثِ تسکینِ قلب و جان ہے
غم سے ہے بیگانہ کرتی شاہؐ بحر و بر کی یاد

حرمتِ سرکارؐ پر ہے جاں نثاری کی خلش
''مژدہ باد اے آرزوئے مرگ غالبؔ مژدہ باد''

آج میلاد النبیؐ ہے، ہر طرف طاہرؔ ہے عید
گونجتے ہیں لمحہ لمحہ نعرہ ہائے زندہ باد

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب
(تو پست فطرت اور خیالِ بسا بلند)

یوں محفلِ سخن میں ہے انؐ کی ثنا بلند
ہیں جیسے انبیا میں رسولِؐ خدا بلند

آغاز و اختتام پہ جس کے درود ہو
اللہ کے حضور وہی ہے دعا بلند

چپ رہ کے آنسوؤں سے وہاں کیں گزارشیں
جب ہو سکی نہ پیشِ مواجہ صدا بلند

جینا ہے انؐ کے شہر میں مرنا بھی ہے وہیں
مقصد ہماری زیست کا حق نے کیا بلند

چشمِ کرم سے اُنؐ کی ہیں طاہرؔ کھُلے نصیب
رکھتا ہوں انؐ کے فیض سے بختِ رسا بلند

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(حسرتِ دست گہ و پائے تحمّل تا چند)

اے مرے بخت رسا مجھ سے تامّل تا چند؟
''ناکسی، آئنۂ نازِ توکّل تا چند؟''

بوسۂ خاکِ مدینہ کا شرف مل جائے
قلبِ بے تاب رہے وقفِ تحمّل تا چند؟

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن رفعلات
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(بہ کامِ دل کریں، کس طرح گم رہاں، فریاد)

بچا رہے مرا طوفاں سے آشیاں، فریاد!
''خدا کے واسطے اے شاہِؐ بے کساں فریاد''

ہے کون سنتا نوا ہم سے بے نواؤں کی
درِ نبیؐ کے سوا ہم کریں کہاں فریاد

حضورؐ! آپ کی امّت کا حال ابتر ہے
ہوا ہے در پئے آزار آسماں ، فریاد

رسولِ پاکؐ ہیں سُنتے تو خُوب سُنتے ہیں
''جہان و اہلِ جہاں سے جہاں جہاں فریاد''

ہیں اہلِ بیتِ نبیؐ چارہ سازِ غم طاہرؔ
ہیں بے نواؤں کی سنتے یہ مہرباں فریاد

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلن / فعلات

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف

(شیشۂ آتشیں، رخِ پُرنور)

آب زم زم ہے کیا رزِ انگور
آبِ کوثر کا ہو گا کیا مذکور

ظلمتیں دور ہوں مقدّر سے
اے درخشاں جبیں! رخِ پُر نور!

پلٹے کوئی گدا تہی داماں
میرے آقاؐ کا یہ نہیں دستور

دل مرا بھولتا نہیں ہرگز
حاضری کا دعاؤں میں مذکور

ہے محبت کا معجزہ طاہرؔ
دل سے طیبہ نہیں ذرا بھی دور

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(بس کہ مائل ہے وہ رشکِ ماہتاب آئینے پر)

ہم نے طاہرؔ یوں لکھا قرطاس پر حرفِ دعا
رکھ دیا جیسے حضوری کا ہے خواب آئینے پر

روسیاہی دھو ولائے مصطفیٰؐ کے آب سے
بے سبب کیوں کھا رہا ہے پیچ و تاب آئینے پر

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعلن فعولن

بحر: ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف

(دنداں کا خیال، چشمِ تر، کر)

کر یاد نبیؐ کو آنکھ تر کر
ہر قطرۂ اشک کو گہر کر
سرکار کے دَر پہ حاضری دے
''یہ شامِ غم آپ پر سحر کر''
اُمّید کرم کی رکھ اُنھیؐ سے
''اے حوصلے! سعیِ بیشتر کر''
لا شہرِ نبیؐ کے منظر اس میں
ہر لفظِ ثنا کو تُو گہر کر
ہر گام نبیؐ کی رہ کو رکھ پیش
نیکی کو تُو اپنی معتبر کر
سرکارؐ کو یاد کر دُعا میں
آہوں کو یوں اپنی پُر اثر کر
توصیفِ نبیؐ سے ہو کے سرشار
ہر عرضِ ہُنر کو باثمر کر

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(بینش، بہ سعیِ ضبطِ جنوں، نو بہار تر)

ہے رابطہ مدینے سے گر استوار تر
ایماں سے، عشق کا ہے سخن تابدار تر

انؐ کے ہی ذکر سے ہیں رواں دل کی دھڑکنیں
یادِ نبیؐ سے آنکھ ہے یہ اشکبار تر

کربل میں سر کٹا کے امامِ حُسینؓ نے
ہے وعدۂ وفا کو کیا آشکار تر

وقتِ اجل ہے چہرۂ عشاق پر بہار
لطفِ لقائے شاہؐ سے ہے نو بہار تر

بزمِ نبیؐ میں تُم نہ کہو ”راعنا“ کبھی
دربارِ مصطفیٰؐ میں رہو ہوشیار تر

مدحت سے ہیں لگے مری قسمت کو چار چاند
طاہر کرے ہے نعت مجھے پُر وقار تر

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(فسونِ حق دلی ہے لذّتِ بے داد دشمن پر)

نبیؐ کے نور کا احساں ہے ہر دم میرے مسکن پر
نہیں پڑتی اندھیروں کی نظر اب میرے آنگن پر

ہوئی ہے چشمِ رحمت آپؐ کی جب میرے گلشن پر
بہاریں رشک کرتی ہیں بہت میرے نشیمن پر

بنامِ مصطفیٰؐ لے چل ہَوا! شہرِ مدینہ میں
جنونِ شوق کو تسکیں ملے جالی کے روزن پر

مداوا ہے جو ہر آلودۂ عصیاں کے داغوں کا
فدا ہو جاں رسولِ پاکؐ کے قدموں کے دھوون پر

عطا اصحابؓ پر انؐ کی بیاں کرنا نہیں ممکن
کرم گُستر ہیں جب سرکارؐ اپنی جاں کے دشمن پر

کہاں سے لہجۂ حسّانؓ کو میں ڈھونڈ کر لاؤں
درودوں کا اثر آئے نظر لفظوں کی دھڑکن پر

ثنا کا کیف آنگن میں مرے دل کے اُتر آیا
دھرے ساون میں جس دم کان بارش کی چھنا چھن پر

زباں محوِ سپاسِ محسنِؐ کونین ہے پیہم
تخیّل شہرِ طیبہ میں ہے اور وجدان جوبن پر

تمنّا دید کی دل میں لیے حاضر ہوں میں طاہرؔ
جھلکتا ہے نبیؐ کا نور اب آنکھوں کی چلمن پر

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(صفائے حیرتِ آئینہ، ہے سامانِ زنگ آخر)

ملا ہے سبز گنبد کا مرے دل کو بھی رنگ آخر
عطائے خاص سے انؐ کی کھلا ہے بختِ تنگ آخر

اسے بھی مل گئے نورانی جلوے شہرِ طیبہ کے
ہے اترا مہر سے انؐ کی دلِ عاصی کا زنگ آخر

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(دیا یاروں نے بے ہوشی میں درماں کا فریب آخر)

نگاہِ شاہؐ سے ہو گی رسا آہِ غریب آخر
گِرے گی ٹوٹ کر حرماں نصیبی کی صلیب آخر

حضوری کے لیے جس کا رہا ہوں منتظر برسوں
خُدا کا شُکر ہے آیا ہے وہ لمحہ قریب آخر

زمانہ منتظر جس نورِ اوّل کا رہا صدیوں
امام الانبیا بن کر ہے آیا وہ حبیبؐ آخر

بجاہِ مصطفیٰؐ حق نے مری بھی التجا سن لی
حضوری سے ہوا ہے مفتخر میرا نصیب آخر

قرارِ زندگی پایا ہے خاکِ شہرِ طیبہ سے
میسّر آ گیا طاہر کو ہے دِل کا طبیب آخر

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات
بحر: منسرح مثمن مطوی مکسوف
(حسنِ خود آرا کو ہے مشقِ تغافل ہنوز)

محوِ ثنا ہے مرا دل ارے بلبل! ہنوز
''ہے کفِ مشّاطہ میں آئنۂ گل ہنوز''

سرورِؐ کونین کی زلفِ دوتا کے واسطے
چاہے ہے مشّاطگی شانۂ سنبل ہنوز

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(بیگانۂ وفا ہے ہوائے چمن ہنوز)

لذّت کشِ زیارتِ شہؐ ہے چمن ہنوز
ممنوں ہیں اُنؐ کے لطف کے سرو و سمن ہنوز

ہے رتجگوں سے ماہ و کواکب کے منکشف
کہ منتظر نبیؐ کا ہے چرخِ کہن ہنوز

سرشار تھی جو مستیِ دیدارِ شاہؐ سے
ہے ذہن میں وہ صبح کی پہلی کِرن ہنوز

آقاؐ میں عرض مند ہوں لطفِ نگاہ کا
دامن پہ معصیت کا ہے داغِ کہن ہنوز

اِس کو امان چاہیے چشمِ حضورؐ کی
کانٹا ہے چشمِ غیر کا میرا وطن ہنوز

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعِلات
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(داغِ اطفال ہے دیوانہ بہ کہسار ہنوز)

آنکھ میں کم نہ ہوئی حسرتِ دیدار ہنوز
دل ہے قدموں پہ فدا آپؐ کے صد بار ہنوز

قبر کی تیرگی کافور ہوئی جن کے سبب
بخدا نعتِ نبیؐ کے ہیں وہ انوار ہنوز

طرزِ حسّانؓ میں تا عمر ثنا گوئی کروں
لیکن ان جیسی نہیں قوّتِ گفتار ہنوز

پاسباں اور کرم ہو کہ مرا غنچۂ دِل
ہے حضوری کی طوالت کا طلبگار ہنوز

ضبطِ اظہار پہ قانع ہے زبانِ طاہرؔ
حائل آدابِ محبت میں ہے گفتار ہنوز

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلن / فعلات
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(نہ بندھا تھا بہ عدم نقشِ دل مور ہنوز)

میری آنکھوں میں چمکتا ہے وہی نُور ہنوز
مئے دیدارِ مدینہ سے ہوں مخمور ہنوز

دیدہ وَر ہے جِسے عرفانِ نبیؐ ہے حاصل
چشمِ گستاخِ شہِؐ دین ہے بے نُور ہنوز

مس ہوئے آپؐ کی چوکھٹ سے ہے مدت گزری
ہے جبیں میری اُسی کیف سے مسرُور ہنوز

بے طلب آپؐ نے بخشا ہے سبھی کچھ ، پھر بھی
''حسرتِ عرضِ تمنّا میں ہوں رنجور ہنوز''

دِل یہ کہتا ہے مواجہ پہ ہوں حاضر طاہرؔ
ہے تقاضائے ادب اُس سے رہوں دُور ہنوز

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(کُو بیابانِ تمنّا و کجا جولانِ عجز؟)

آپؐ کے لطف و کرم سے ہے مرا پیمانِ عجز
میری زنبیلِ عمل میں ہے فقط سامانِ عجز

سر، جبیں، چشمان و گردن ہوں تری دہلیز پر
بندۂ ناچیز کا ہے بس یہی ارمانِ عجز

از طفیلِ حضرتِ حسّانؓ کر لیجے قبول
دَر پہ حاضر ہوں لیے ہاتھوں میں یہ دیوانِ عجز

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(حاصلِ دل بستگی ہے عمرِ کوتہ اور بس)

ہوں کھڑا پیشِ مواجہ اُنؐ کے دَر پر اور بس
کاش ٹوٹے دَر پہ آقاؐ کے مرا تارِ نفَس

قابلِ صد رشک و تحسیں ہیں وہ اصحابِؓ رسولؐ
دی بشارت خُلد کی جن کو نبیؐ نے ہیں وہ دس

جائے کیوں منگتا کوئی دربار اُنؐ کا چھوڑ کر
ہو میسّر جب نبیؐ کے در پہ ہر بے کس کو کس

غافلو! لاؤ لبوں پر الصّلوٰۃُ والسّلام
کیوں نہیں ہوتے نبیؐ کا نام سُن کر ٹس سے مَس

طائرِ دِل اُڑ کے پہنچے سبز گنبد کے قریں
یا الٰہی! ہستیِ فانی کا ٹوٹے جب قفس

شرمِ عصیاں سے جب آنکھوں میں نمی آ جائے گی
کب گوارا ہو گی رحمت کو ذرا بھی پیش و پس

ہو اگر آنگن میں میرے نُورِ احمدؐ کا ظہور
میری کُٹیا کے ہوں پھر رشکِ قمر خاشاک وخس

پاسبانو! تم کو طاہؔر عمر بھر دے گا دعا
جالیوں سے اس کو آنکھیں کرنے دو اک بار مس

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(دشتِ الفت میں ہے خاکِ کشتگاں محبوس و بس)

سرورِ کونین کی مدحت سے ہوں مانوس و بس
ہے مرا خامہ مجھے مثلِ پرِ طاؤس و بس
یادِ سرکارؐ دو عالم باعثِ تسکینِ جاں
ذکر سے غیروں کے دل بیزار و نامانوس و بس

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر

(کرتا ہے بہ یادِ بتِ رنگیں، دلِ مایوس)

یا شاہِؐ جہاں عصیاں گزیدہ ہوں بچائیں
مَلتا نہ رہوں آخرِ دم میں کفِ افسوس
تشریف مرے گھر میں بھی سرکارؐ جو لائیں
''ہوں خاک نشیں از پئے اِدراک قدم بوس''

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(ہوئی ہے بس کہ صرفِ مشقِ تمکینِ بہار آتش)

حضوری میں خلل انداز ہو جو انتظار آتش
مدینے سے پرے لگتا ہے مجھ کو ہر دیار آتش

نبیؐ کے دامنِ رحمت نے بخشی ہے پنہ، ورنہ
جہنم میں ہر اک منکر کی ہے جائے قرار آتش

زمانے کے ہر اک نمرود کو اب بھی بتاتی ہے
بُھلا سکتی نہیں ہر گز محبت کا خمار آتش

بھڑکتی آگ کو بھی صورتِ گلزار کرتی ہے
وفا کے روپ کو دیتی ہے کیا نقش و نگار آتش

خزاں میں پھول جڑتی ہے اگر زندہ رہے جذبہ
رہِ عشقِ محمدؐ میں ہے مانندِ بہار آتش

نبیؐ کے عشق میں ہے آنچ بھی دل میں سکوں پرور
ہو جیسے موسمِ سرما میں طاہر خوش گوار آتش

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(بہ اقلیمِ سخن ہے جلوۂ گردِ سواد، آتش)

کرے ایجادِ خاکستر کا دل میں انعقاد آتش
مگر قلبِ تپیدہ کی بجھائے انؐ کی یاد آتش

یہی تو سرد جذبوں کو تپش آمادہ کرتی ہے
حرارت ہے جو ایماں کی رہے وہ زندہ باد آتش

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(جادۂ رہ خور کو وقتِ شام ہے، تارِ شعاع)

ہو نہ عشقِ مصطفیٰؐ تو زندگی کا ہے ضیاع
حبِ احمدؐ ہی ہے وجہِ ارتقا و ارتفاع
کیسے ہوتے ہیں نبیؐ کے در سے رخصت یہ نہ پوچھ
عاشقوں پر ہے قیامت ٹوٹتی وقتِ وداع
وہ ابو بکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ ہو گئے
آپؐ کے اصحابؓ میں جن پر پڑی تارِ شعاع
منتقل کرتا ہے جو غالبؔ کی غزلیں نعت میں
''بس کہ ہے وہ قبلۂ آئینہ محوِ اختراع''
''کنت کنزاً مخفیا'' سے تھی عبارت رب کی ذات
ہے ظہورِ مصطفیٰؐ میں رازِ ردِ امتناع
خوابِ نورالدینؒ زنگی سے ہوا ہے منکشف
جس کو چاہیں بخش دیں وہؐ اپنی حرمت کا دفاع
قاسمِ نعمت ہیں وہؐ اور شافعِ روزِ جزا
رحمتِ سرکارؐ نے دی ہم کو طاہر اطلاع

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(رخِ نگار سے ہے سوزِ جاودانیِ شمع)

تمام رات رہی مجھ پہ مہربانیِ شمع
نبیؐ کی نعت ہوئی وجہِ جاودانیِ شمع

ثنا کی کرنیں بکھیری ہیں رات بھر اِس نے
بنا ہوا تھا قلم آج جیسے ثانیِ شمع

نبیؐ کی یاد میں جلتا رہا میں تا بہ سحر
ہوئی سحر تو کھلی سب پہ گل فشانیِ شمع

چراغ جلتا ہو خود یا کہ ہو چراغ کی لو
نبیؐ کے نور کی مظہر ہے ترجمانیِ شمع

مدارِ روضۂ اطہر میں یہ طواف مرا
ہے مثلِ کرمکِ شب تاب قدر دانیِ شمع

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(عشاق اشکِ چشم سے دھوویں ہزار داغ)

ماتھے پہ خاکِ طیبہ کا ہے پر وقار داغ
دل سے مجھے عزیز ہیں ایسے ہزار داغ

روشن ہے انؐ کی آل کی چاہت میں ہر جبیں
دیتی ہے بد گمان کو فصلِ بہار داغ

رویا تھا بے محابا مواجہ کے سامنے
اُن آنسوؤں نے دھوئے مرے بے شمار داغ

داغوں کو دیکھ دیکھ کے روتا تھا ، ہو گئے
لطفِّ نبیؐ سے باعثِ صد افتخار داغ

گستاخِ مصطفیٰؐ کو سزا دے مرے خدا!
دنیا میں اس پہ ذلّت و نکبت کی نار داغ

عشقِ نبیؐ میں اشک فشانی کی ہیں دلیل
ہیں کتنے پر بہار مرے گل عذار داغ

طاہر جو ہوتی صحبتِ احمد رضاؒ نصیب
غالبؔ کے ساتھ ہونا تھا مدحت شعار داغؔ

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بلبلوں کو دور سے کرتا ہے منعِ بارِ باغ)

پھول کھلنے سے کھلے ہیں نو بہ نو اسرارِ باغ
گلشنِ طیبہ کا ہر اِک پھول ہے شہکارِ باغ

روضۂ اقدس کا ممنونِ کرم ہے آفتاب
اس کی کرنیں ہیں رہینِ جلوۂ انوار باغ

رحمتِ صلِّ علیٰ ہے دل کو راحت آفریں
ہے صدائے لا الہ سے گرمیِ بازارِ باغ

اہلِ طیبہ گل بداماں بہرِ استقبال ہیں
آمدِ سرکارؐ ہے بس نقطۂ پرکارِ باغ

سبزہ و گُل گنبدِ خضریٰ کے طاہؔر ہیں نقیب
مجھ کو دیتے ہیں مدینے کا پتا اسرارِ باغ

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(نامہ بھی لکھتے ہو تو بہ خطِّ غبار، حیف!)

پایا نہ شہرِ طیبہ سے اس نے قرار حیف
''گھبرا رہی ہے بیمِ خزاں سے بہار! حیف''

مانع حضوریوں میں رہی تیری نوکری (۱)
''مجبور، یاں تلک ہوئے، اے اختیار حیف''

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ سرکاری ملازمت کی طرف اشارہ ہے۔

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(عیسیِ مہرباں ہے شفا ریز یک طرف)

اِلحاد کی ہے گرچہ ہوا تیز یک طرف
لیکن ہے نورِ طیبہ سحر خیز یک طرف

اک سمت کربلا میں ہے سبطِ نبیؐ کا خون
شہرِ نبیؐ ہے خون سے لبریز یک طرف

سرکارؐ! آلِ پاک ہے مظلوم و بے نوا
سارے حریف و دشمنِ خوں ریز یک طرف

یادِ نبیؐ سے رکھا ہے آنکھوں کو اشک بار
دل کی زمین کیوں نہ ہو زرخیز یک طرف

رو میں ہے رخشِ شوق، رہِ شہرِ شاہؐ میں
اور آرزوئے دید کی مہمیز یک طرف

سرکارؐ! معرفت کا عطا کیجئے وفور
طاہرؐ ہے فنِ نعت میں نو خیز یک طرف

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(اے آرزو! شہیدِ وفا! خوں بہانہ مانگ)

طاہرؔ درِ حضورؐ سے کوئی خزانہ مانگ
دیدارِ آنحضورؐ سے کم تر دعا نہ مانگ
حبِّ رسولِ پاکؐ یہ کہ دے گی حشر میں
دیوانے سے حساب مرے، اے خدا! نہ مانگ
اچھا ہے انؐ سے مانگنا، دنیا سے ہے برا
اچھا ضرور مانگ لے، ہرگز برا نہ مانگ
دونوں جہاں میں رفعت وعظمت اِسی سے ہے
پیارے! نبیؐ کے شہر سے منزل جدا نہ مانگ
سرکارِؐ دو جہان کی ہستی ہے نورِ عین
جو انؐ سے منعکس نہیں ایسی ضیا نہ مانگ
مہر و مہ و نجوم ہیں پاتے اُنھیؐ سے نُور
قربِ نبیؐ سے دور کوئی بھی جگہ نہ مانگ
تحسین پا رہا ہے نبیؐ سے ترا کلام
طاہرؔ سوائے نعت کے کوئی نوا نہ مانگ

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
بحر: رمل مسدس محذوف
(بدر، ہے آئینۂ طاقِ ہلال)

کیا ہی ذوق افزا نبیؐ کا ہے جمال
جس پہ شیدا خود ہے ربِ ذوالجلال

ہر جہت سے ہیں شہِ خوباں حضورؐ
خوش نہاد و خوش نژاد و خوش خصال

جن کے ہے اخلاق کا قرآں گواہ
وہ ہیں میرے مصطفیٰؐ شیریں مقال

سبز گنبد کا تصوّر جب کیا
مل گئے مدحت کے مضمون و خیال

جس پہ ہو لطفِ شہِؐ کون و مکاں
کیوں رہے وقفِ غم و رنج و ملال

کس قدر خوش بخت ہے وہ امتی
جس کا ہو شہرِ نبیؐ میں انتقال

سامنے ہو روضہ انؐ کا نزع دم
ہو اٹھا پیشِ نبیؐ دستِ سوال

ہے میسّر دولتِ مدحِ رسولؐ
میں ہوں طاہرؔ کس قدر آسودہ حال

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن / فاعلات
بحر: رمل مثمن محذوف
(ہوں، بہ وحشت، انتظار آوارۂ دشتِ خیال)

شاہکارِ دستِ قدرت پیکرِ حسن و جمال
مصطفیٰؐ خیر الوریٰ کی ہر ادا ہے بے مثال

جب خیالِ طیبہ اترا دل میں شبنم کی مثال
شاخِ صندل کی طرح مہکی مری مشتِ سفال

اپنی امّت کے لیے رب سے طلب کیں رحمتیں
عرش پر بھی انؐ کو ہے امّت کی بخشش کا خیال

فیض یابی کو نبیؐ کے در پہ اتریں قدسیاں
دیکھ شانِ رفعتِ محبوبِؐ ربِ ذوالجلال

سر پہ ہو جس کے بھی دستِ شفقتِ سلطانِؐ دیں
ہو نہیں سکتا کبھی وہ مفلس و آشفتہ حال

روزِ محشر وہؐ ندامت سے بچا لیں گے مجھے
دیکھ لیں گے میرے آقاؐ میرا حالِ انفعال

ہو رہی ہیں انؐ کی نعتیں روز و شب جو نو بہ نو
ہے کرم ان کا یہ طاہرؔ کچھ نہیں میرا کمال

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(ہر عضو، غم سے ہے شکن آسا شکستہ دل)

ترکِ جہان کر کے ہوں آیا شکستہ دل
آقاؐ پڑا ہوں در پہ سراپا شکستہ دل

دَر پر نبیؐ کے بھرتی ہے جھولی ہر ایک کی
رہتا نہیں ہے کوئی بھی منگتا شکستہ دل

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بہرِ عرضِ حال شبنم سے رقم ایجاد گل)

زائروں کو کر رہے ہیں ہر گھڑی دِلشاد گُل
ہیں دیارِ مصطفےٰؐ میں ہر طرف آباد گل

بُلبُلِ طیبہ مبارک ہو تجھے تیرے لیے
شہرِ نُورِ مصطفےٰؐ میں ہیں کرم ایجاد گُل

ہو رہے ہیں یوں نچھاور زائرینِ طیبہ پر
بےخودی میں دے رہے ہوں جوں مبارکباد گُل

صورت و خوشبو و نکہت سے یہ ہوتا ہے عیاں
ہیں حریمِ گُنبدِ خضریٰ کے خانہ زاد گُل

دُوریِ طیبہ سے طاہؔر ایسے افسردہ ہے دل
شاخِ گُل سے ٹوٹ کر جس طرح ہو ناشاد گُل

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(گرچہ ہے یک بیضۂ طاؤس آسا تنگ، دل)

پھر سے لایا ہے زباں پر نعت کا آہنگ دِل
کِھل اُٹھا ہے کیا مثالِ گلشنِ صد رنگ دِل

گردنِ سبطِ نبیؐ پر کیوں کیا خنجر کا وار
تُو ستم گر! کِس قدر تھا بے وفا و سنگ دِل

نعت کہنے کو نہیں حاجت کِسی بھی ساز کی
بہرِ مدحت کیوں ہو محتاجِ رباب و چنگ دِل

صاحبِ ایماں تو ہو مسرور مدح شاہؐ سے
جھومتا ہے نعت سن کر ماسوائے تنگ دل

طاہؔر اس میں ہے سمائی وسعتِ عشقِ رسولؐ
''گرچہ ہے یک بیضۂ طاؤس آسا تنگ، دل''

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن مفعول
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن
(اثر کمندیِ فریادِ نارسا معلوم)

ہے مصطفیٰؐ کو مری آہِ نارسا معلوم
انھیںؐ ہے حرفِ دُعا اور مدّعا معلوم

حضورؐ اپنے غلاموں کی ہیں خبر رکھتے
ہے اُنؐ کو دِل کے دھڑکنے کی بھی صدا معلوم

مرے نبیؐ ہیں جلیسِ مقامِ ''اَو ادنیٰ''
یہ قدسیوں کو بھی اسرا کی شب ہُوا معلوم

سُنی گئی ہے جناں میں صدائے کفشِ بلالؓ
ہوئی ہے منفعتِ عشقِ مصطفیٰؐ معلوم

ہو محوِ نعت اے طاہرؔ مثالِ بوصیریؒ
عطا ہو تُجھ کو بھی اُنؐ سے رِدا یہ کیا معلوم

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فعولن فعولن فعولن فعولن
بحر: متقارب مثمن سالم
(ازاں جا کہ حسرت کشِ یار ہیں ہم)

کرم کیش وہ ہیں خطا کار ہیں ہم
درِ مصطفیٰؐ کے طلب گار ہیں ہم

دو عالم کے والیؐ ولا اپنی بخشیں
زمانے کی گردش سے دوچار ہیں ہم

بروزِ جزا بخشوانا ہمیں بھی
یہ مانا بڑے ہی گنہگار ہیں ہم

حوالہ یہی ایک ہے زندگی کا
رسولِؐ خُدا کے ثنا کار ہیں ہم

ہمیں ناز ہے اپنی قسمت پہ طاہرؔ
غلامانِ سُلطانِؐ ابرار ہیں ہم

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف
(یاں اشک جدا گرم ہیں اور آہ جدا گرم)

حبِ شہِؐ والا میں ہے خوں اپنا سدا گرم
لب محوِ درُود اور ہے دِل محوِ ثنا گرم

ہر فصل میں پاتا ہے مدینے میں وہ تسکیں
عاشق کے لیے سرد ہے نے آب و ہوا گرم

سرگرم ہے ہر وقت بیادِ شہِؐ طیبہ
دل سے جو نکلتی ہے مرے آہِ رسا گرم

محشر میں تو دیکھے گا بحسرت ارے منکر
جب آپؐ کے الطاف کا بازار ہوا گرم

طاہرؔ تپِ مہجوریِ طیبہ کا ہے مظہر
ہر اشک جو امشب مری آنکھوں سے گرا گرم

❖.....❖.....❖.....❖

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تغلیبِ مدحت

از

پروفیسر محمد طاہر صدیقی

غالبؔ کے ۱۸۱۶ء کے دورانیے میں تخلیق کردہ

اشعار کی زمینوں میں لکھا گیا اردو نعتیہ کلام

قائم شدہ
1981ء

توقیرِ مدحت

کرم راحت فزائے خاطرِ احباب ہو جائے
چلو ذکرِ جمالِ مہرِ عالم تاب ہو جائے
کچھ اس ندرت سے طاہر نے ہے کی مدحِ شہِ خوباں
کہ جس کے سننے کو گوشِ فلک بے تاب ہو جائے
عجب تصنیف ہے ''تغلیبِ مدحت'' فکرِ طاہرؔ کی
شعاعِ جلوہ جس کی روکشِ مہتاب ہو جائے
جب آئے سامنے ''تغلیبِ مدحت'' چشمِ عاشق کے
خوشی سے کھل اٹھے جاں اور دل شاداب ہو جائے
معانی اس کے جب نکتہ وروں کے قلب میں اتریں
تو عشقِ مصطفیٰؐ کا ان پہ وا شہباب ہو جائے
پڑھیں ذوق وادب کے ساتھ جب ہم حرف حرف اس کا
زِ بارانِ مسرّت کشتِ جاں سیراب جائے
ہے امکانِ علاجِ اختلاجِ قلب بھی اس سے
مریضِ دل پڑھے اس کو تو صحّت یاب ہو جائے
کرے جونہی مکمل ایک مدحت خامۂ طاہر
رقم کرنے کو اک تازہ ثنا بے تاب ہو جائے
ثنا اس نے کہی غالبؔ کی غزلوں کی زمینوں میں
عطا کاوش کو اس کی، دولتِ ایجاب ہو جائے
مبارک ہو اسے خواب حضوری، ہے دعا میری
نبیؐ کی نعت کے صدقے یہ پورا خواب ہو جائے
لگے ''تغلیبِ مدحت'' ہاتھ جب تو یوں لگے ارشدؔ
میسّر جوہری کو جوں درِ نایاب ہو جائے

(**حکیم ارشد محمود ارشدؔ**)

حمد

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(خوش وحشتے کہ عرضِ جنونِ فنا کروں)

ہر گز نہ جا کے غیر کے آگے صدا کروں
ربِّ علیٰ کے سامنے بس التجا کروں
میری خدا کے سامنے ہو بندگی قبول
جب میں کمالِ عجز سے سجدہ ادا کروں
بخشے جو استطاعتیں رزّاقِ کل جہاں
میں فرضِ حج ادا کروں، عمرہ ادا کروں
لہجے کو دے حلاوتیں اے ربِّ ذوالجلال!
میں بھی اذاں بلالؓ سی شیریں دیا کروں
توفیق دے اطاعتِ بے لوث کی مجھے
سرشارِ بندگی میں ہمیشہ رہا کروں
آغاز تیری حمد سے میری دعا کا ہو
پھر پیش میں وسیلۂ صلِّ علیٰ کروں
طاہر! ملے جو زینتِ اعمال کا شعور
نعتِ نبیؐ کہوں کبھی حمدِ خدا کروں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بس کہ ہیں بدمست بشکن بشکنِ مے خانہ ہم)

یوں بھی اس شمعِ رسالتؐ کا بنیں پروانہ ہم
آگ کے اندر بھی جا کر کچھ کریں پروا نہ ہم

نورِ حق کی روشنی دل میں لیے بڑھتے چلیں
ظلمتِ باطل کا باطل کر کے ہر بت خانہ ہم

دیدہ و دل کی بصارت اور بصیرت کے لیے
آنکھ کا سرمہ بنا لیں انؐ کی خاکِ پا نہ ہم!

دونوں ہاتھوں کی لکیروں میں ہیں مدحت کے خطوط
لائیں کیوں تحریر میں پھر قصۂ بیگانہ ہم

آنکھ میں ہیں جھلملاتے انؐ کی الفت کے چراغ
دیکھتے ہیں چشمِ نم سے جلوۂ جانانہ ہم

روح بھر جائے گی اپنی جانبِ طیبہ اڑان
چھوڑ کر نکلیں گے جب ہستی کا زنداں خانہ ہم

اسوۂ شبیرؓ ہر مشکل میں اپنی ڈھال ہے
اہلِ کربل سے ہیں پاتے ہمتِ مردانہ ہم

کر گئے جو خوں سے مستقبل ہمارا تابناک
انؐ کے احسانوں کا دیں گے کیا بھلا عوضانہ ہم

گلشنِ طیبہ کی ہریالی سے دل شاداب ہے
کیوں رکھیں چشمِ امیدِ سبزۂ بیگانہ ہم

طاہرؔ انؐ کے لطف کا مظہر ہے یہ دیوانِ نعت
ورنہ کر سکتے تھے ایسی جرأتِ رندانہ ہم!

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن / فاعلات
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف / مقصور
(جس دم کہ جادہ وار ہو تارِ نفس تمام)

گزرے نبیؐ کے شہر میں یہ عمر بس تمام
ہو رحمتوں کی موج نفَس در نفَس تمام

گر بس چلے تو آنکھوں سے اپنی لگاؤں میں
طیبہ کے ہیں عزیز مجھے خار و خس تمام

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن / فاعلات
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف / مقصور
(خوش وحشتے کہ عرض جنونِ فنا کروں)

قرآں کے حرف حرف سے انؐ کی ثنا کروں
مدحِ نبیؐ بہ لہجۂ وحیِ خدا کروں

دنیا میں ایک آپؐ کی ہستی ہے غمگسار
میں فرطِ غم میں آپؐ سے بس التجا کروں

محبوبِؐ کردگار! ترے شہرِ نور کی
گر اذن ہو تو میں بھی تمنّا کیا کروں

ہوتا ہوں دل سے سجدۂ شبّیرؓ پر نثار
جب حالتِ نماز میں سجدہ ادا کروں

وہؐ صاحبُ الجَمال ، وہؐ مقصودِ کائنات
طاہؔر میں انؐ کی دید کی ہر پل دعا کروں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فعولن فعولن فعولن فعولن
بحر: متقارب مثمن سالم
(جہاں تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہیں)

جو ہم ہجرِ طیبہ میں غم دیکھتے ہیں
نبیؐ کو سراپا کرم دیکھتے ہیں

بسی ہے ولائے نبیؐ جن کے دل میں
کھلا ان پہ بابِ کرم دیکھتے ہیں

بچشمِ یقیں محوِ مدحِ محمد ﷺ
خدا کو خدا کی قسم دیکھتے ہیں

نبیؐ کی محبت میں عینِ کرم ہیں
ستم ہائے فرقت جو ہم دیکھتے ہیں

درخشاں درخشاں نمودِ سحر میں
وہیؐ نورِ رحمت شیم دیکھتے ہیں

وسیلے سے انؐ کے، انھیؐ کی عطا سے
دو عالم میں اپنا بھرم دیکھتے ہیں

ثنائے محمدؐ کو تحریر کرتے
محبت میں ڈوبا قلم دیکھتے ہیں

شب و روز طاہرؔ فرشتے بھی تجھ کو
سدا نعت کرتے رقم دیکھتے ہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(مت مردمکِ دیدہ میں سمجھو یہ نگاہیں)

ملتی ہیں جہاں درد کے ماروں کو پناہیں
اُس شہرِ کرم بار کی خواہاں ہیں نگاہیں

اے بادِ صبا انؐ کو بتا حال ہمارا
پہنچا دے خدا را مرے آقاؐ کو یہ آہیں

میں سوختہ جاں اذنِ حضوری کا ہوں طالب
کھل جائے مقدّر مرا سرکارؐ جو چاہیں

ذلّت کے نشاں اپنی جبیں سے ہیں مٹاتے
رکھ کر درِ سرکارؐ پہ ہم اپنی کُلاہیں

ہو بس میں تو ان راہوں میں آنکھوں کو بچھا دوں
جاتی ہیں مدینے کو جہاں بھر سے جو راہیں

کشکولِ تمنّا ہیں بنے ہاتھ یہ میرے
پھیلی ہیں سوئے شہرِ مدینہ مری بانہیں

سانسیں بھی ہماری ہوں درودوں سے معطّر
یوں عہدِ وفا ہم شہِؐ خوباں سے نباہیں

روضے پہ حضوری کی تمنا لیے طاہرؔ
آتی ہیں شب و روز فرشتوں کی سپاہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(جس جا کہ پائے سیلِ بلا درمیاں نہیں)

کونین میں حضورؐ کا جلوہ کہاں نہیں
اس سے تہی زمین نہیں آسماں نہیں

گر ہم فدا کریں نہ محمدؐ پہ جان و دل
ہستی ہماری عشق کی پھر ترجماں نہیں

انؐ کے بغیر دین نہ دنیا نہ آخرت
انؐ کے سوا نماز نہیں ہے ، اذاں نہیں

دیدارِ مصطفیٰؐ ہے مری منزلِ مراد
مجھ کو سفر حیات کا ہر گز گراں نہیں

نامِ حضورؐ لے کے اٹھیں گے جو حشر میں
محشر کا امتحاں بھی انھیں امتحاں نہیں

احمد رضاؒ کی نعت کا اسلوب دیکھیے
اہلِ زباں کے پاس بھی ایسی زباں نہیں

جائے قرارِ غم زَدَگاں ہے نبیؐ کا شہر
ایسا کوئی جہاں میں مقامِ اماں نہیں

خواہش نہیں بہشت کی طیبہ کو چھوڑ کر
شہرِ نبیؐ سے بڑھ کے تو باغِ جناں نہیں
اس قول پر مرے شبِ اسرا گواہ ہے
سرکارؐ کی نگاہ سے کچھ بھی نہاں نہیں
قرباں جو مصطفیٰؐ پہ ہوئے پا گئے دوام
ہاں! منکرین کا کوئی نام و نشاں نہیں
صحن حرم تو صحن حرم ہے ، مدینے میں
میرے سجودِ شوق کی منزل کہاں نہیں
ہر وقت انؐ کی نعت سے طاہر ہمیں ہے کام
جاتا کہیں بھی اور ہمارا یہ دھیاں نہیں

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ (جس جا کہ پائے سیلِ بلا درمیاں نہیں)

۲۔ (ہم پر، جفا سے، ترکِ وفا کا گماں نہیں)

دونوں غزلوں کی مشترک زمین کے سبب ایک ہی نعت کہی گئی ہے۔

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(مرگِ شیریں ہوگئی تھی کوہکن کی فکر میں)

کلکِ طاہرؔ ہے ثناؤں کی پھبن کی فکر میں
ہر گھڑی آرائشِ زلفِ سخن کی فکر میں

ہو اگر اترن پیمبرؐ کا مقدّر میں مرے
کیا ضرورت ہے رہوں پھر میں کفن کی فکر میں

عندلیبِ گلشنِ شہرِ نبیؐ ہوں شکر ہے
میں نہیں ہرگز کسی دیگر چمن کی فکر میں

انؐ کی سیرت کے مضامیں جب ہیں میرے رہنما
کیوں رہوں ناحق پریشاں فکر و فن فکر میں

روشنی دے بختِ تیرہ کو جو میرے اے کریمؐ
روز و شب رہتا ہوں اس نوری کرن کی فکر میں

وہ جلوسِ عرش ہو یا خلوتِ غارِ حرا
مغفرت امّت کی ہے شاہِؐ زمن کی فکر میں

شاہِؐ دیں کی زلفِ عنبر بار بڑھ کر چوم لے
کیوں عبث ہے اے صبا! مشکِ ختن کی فکر میں

کیوں نہ وہ اپنا نشیمن گنبدِ خضریٰ کرے
انؐ کا شاہیں کیوں رہے کوہ و دمن کی فکر میں

انؐ کے یارِ غار سے طاہؔر عقیدت ہو جسے
دست بوسی کے لیے ہوں اس سجن کی فکر میں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(ہے ترنّم آفریں، آرائشِ بے دادیاں)

روضۂ سرکارؐ ہے کرتے رہو فریاد یاں
دل درودوں سے سدا کرتے رہو آباد یاں

دستگیرِ بے کساں ہے آپؐ کی ذاتِ کریم
اس یقیں سے بے کسی میں سب نے کی فریاد یاں

ہے ہمہ دم آپؐ کا بابِ عطا سب پر کھلا
آپؐ کے لطف و کرم سے سب کا ہے دل شاد یاں

یہ مدینہ ہے یہاں تہذیب کی دیں کیا مثال
آپؐ کے اصحابؓ جیسے اب بھی ہیں آباد یاں

طاہرؔ ان کے آستاں سے مل رہی ہے سب کو بھیک
خاکی و نوری سب آئیں بہرِ استمداد یاں

❖.....❖.....❖.....❖

نوٹ: مشترک زمین کے سبب یہ نعت ''غلّابِ مدحت'' میں بھی شامل ہے۔

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(اے نوا سازِ تماشا، سر بہ کف جلتا ہوں میں)

کربلا میں دیکھ کر آلِ محمدؐ پر جفا
''یک طرف جلتا ہے دل اور یک طرف جلتا ہوں میں''

مجھ کو کرتی ہے شرر آمیختہ خیموں کی آگ
''اے نوا سازِ تماشا ، سر بکف جلتا ہوں میں''

دے رہا ہے لو مرا سوزِ دروں اشعار میں
بزم میں مشعل بہ مشعل صف بہ صف جلتا ہوں میں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن
(فتادگی میں قدم استوار رکھتے ہیں)

نبیؐ کے عشق میں دل بے قرار رکھتے ہیں
ہیں خوش نصیب جو آقاؐ سے پیار رکھتے ہیں

کرم ہے ساقیِ کوثر کا ہر گھڑی ہم پر
''ہم ایک میکدہ دجلہ کے پار رکھتے ہیں''

کسی کے سامنے جھکتے نہیں غلام انؐ کے
''فتادگی میں قدم استوار رکھتے ہیں''

ہوائے شہرِ مدینہ ہمیں بلاتی ہے
خوشا! کہ جادہ سوئے کوئے یار رکھتے ہیں

کرم حضورؐ کا مشکل میں ساتھ دیتا ہے
انھیؐ کے فیض پہ ہم انحصار رکھتے ہیں

درودِ پاک سے روشن ہے شب کدہ اپنا
ہم اپنے بخت میں صبحِ بہار رکھتے ہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(تنِ بہ بندِ ہوس در ندادہ رکھتے ہیں)

درِ نبیؐ سے رجا ہم زیادہ رکھتے ہیں
ہم اپنے دامنِ دل کو کشادہ رکھتے ہیں

پلٹ کے آتے ہیں ہر بار جب مدینے سے
وہیں پہ جانے کا ہر دم ارادہ رکھتے ہیں

ورودِ خلد بریں کی دعا لبوں پر ہے
پہ دل میں شوقِ مدینہ زیادہ رکھتے ہیں

تکلّفات میں پڑتے نہیں فقیر انؐ کے
غذا بھی نانِ جویں جیسی سادہ رکھتے ہیں

نہیں ہے عمدہ ملابس کی احتیاج ان کو
جو عشقِ شاہ میں ملبوسِ سادہ رکھتے ہیں

نبیؐ کی یاد میں ہم منہمک رہیں ہر دم
''دلے زِ کارِ جہاں اوفتادہ رکھتے ہیں''

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(بہ عقلت عطرِ گل، ہم آگہی مخمور، مَلتے ہیں)

قفس میں ہجر کے ہیں قید جو عشاق آقاؐ کے
کفِ بے تاب سے وہ سینۂ رنجور مَلتے ہیں

بروزِ حشر محرومی پہ اپنی دیکھنا طاہرؔ
کہ دشمن شُومیِ قسمت پہ چشمِ کور مَلتے ہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(سرشک آشفتہ سر تھا قطرہ زن مژگاں کے جانے میں)

درود و نعت کے اذکار ہیں جس آشیانے میں
بدل دیتا ہے انؐ کا فیض اس کو آستانے میں

قیام طیبہ کی جس میں طوالت کا بہانہ ہو
عجب سا کیف ہوتا ہے نہاں ایسے بہانے میں

محبّت شاہِؐ عالم کی لیے جاتی ہے طیبہ کو
''پرِ پروازِ زلفِ ناز ہے ہد ہد کے شانے میں''

ضیائے سرورِؐ عالم سے ہے روشن وطن میرا
عطائے حق کا پرتو ہے مرے قومی ترانے میں

کہوں گا آپؐ کو مشکل کشا میں آخری دم تک
ہزاروں مرتبہ منکر رپٹ لکھوائیں تھانے میں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(فزوں کی دوستوں نے حرصِ قاتل ذوقِ کشتن میں)

یہ دل کی کیفیت ہے نور کے جلووں کے دامن میں
کبھی ہے سبز گنبد پر کبھی جالی کے روزن میں

خیالِ ماسوا کو کر دیا اک پل میں خاکستر
لگی عشق نبیؐ کی آگ جب باطن کے خرمن میں

جھڑی یاد محمدؐ میں لگی آنکھوں سے کچھ ایسی
برستی ہیں گھٹائیں ٹوٹ کر جس طرح ساون میں

مرے بچوں کے ہونٹوں پر ہیں کھلتی نعت کی کلیاں
عجب ماحول ہے حبِ نبیؐ سے میرے گلشن میں

ثنا کے آسماں پر کہکشائیں جگمگائی ہیں
ستارے لاکھ ہیں طاہرؔ ابھی وجداں کے مخزن میں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(خوں در جگر نہفتہ بہ زردی رمیدہ ہوں)

انؐ کا میں نعت گو ہوں کہ انؐ کا چنیدہ ہوں
ہر لمحہ آنحضورؐ سے مژدہ شنیدہ ہوں
مجھ کو حضورؐ اپنی غلامی کریں نصیب
رنج و الم سے چُور ہوں داماں دریدہ ہوں
محرومیِ حضوری سے آقاؐ عجب ہے حال
اذنِ حضوری دیجیے حسرت چشیدہ ہوں
حمّاد ہوں میں آپؐ کا اور آلِ پاک کا
سودائے عشقِ احمدِؐ مرسل رسیدہ ہوں
ہے آخرِ شب آپؐ کی توصیف ہی سے کام
تیرہ شبی سے دور ہوں، صبح دمیدہ ہوں
میری پناہِ شوق ہے طیبہ کی سرزمیں
خاکِ درِ رسولؐ سے قسمت کشیدہ ہوں
اسوہ کے جس میں رکھے ہیں گلہائے رنگارنگ
طاہر میں انؐ کی نعت کا ایسا جریدہ ہوں

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔(خوں در جگر نہفتہ بہ زردی رمیدہ ہوں) ۲۔(سودائے عشق سے دمِ سرد کشیدہ ہوں)
نوٹ: دونوں غزلوں کی مشترک زمین کے سبب ایک ہی نعت کہی گئی ہے۔

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(ہوئی ہیں آب، شرمِ کوششِ بے جا سے، تدبیریں)

غلامانِ نبیؐ ہیں دینِ حق کی ایسی شمشیریں
اٹھیں تو ٹوٹ جاتی ہیں سبھی ظلمت کی زنجیریں

صداقت میں، عدالت میں، سخاوت میں، شجاعت میں
سبھی اوصاف میں عہدِ رسالت کی ہیں تاثیریں

رسولِؐ انس و جاں کے چہرۂ گلگوں کا مظہر ہیں
بیاضِ شعر میں میری بہار آثار تحریریں

ثنا کا گلستاں مہکا ہے جو میرے تخیّل میں
گلِ تر، نکہت و رنگِ بہار اس کی ہیں تفسیریں

شفیعؐ المذنبیں کی مہربانی ہے سبھی ورنہ
معافی کے کہاں قابل ہیں طاہر اپنی تقصیریں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بے دماغی حیلہ جوئے ترکِ تنہائی نہیں)

جب تلک حبِ رسالت دل میں در آئی نہیں
ہو سکی ایماں کی دل میں جلوہ فرمائی نہیں

آپؐ کی توصیف کی ضو ہے مرے ایمان میں
دل کے جذبوں کی نمو بس خامہ فرسائی نہیں

دو سرا میں خاصۂ خاصانِ خوباں آپؐ ہیں
گر ہو امکانِ دوئی تو شانِ یکتائی نہیں

یا رسولؐ اللہ کا نعرہ نہ گونجا جب تلک
محفلِ اذکار اپنے اوج پر آئی نہیں

ذوق کی تسکیں نہ ہو پائے گی اے طاہرؔ کبھی
گر ثنائے مصطفیٰؐ سے بزم گرمائی نہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(ظاہرا سر پنجۂ افتادگاں گیرانہیں)

تب تلک مقبول ہوتا ایک بھی سجدہ نہیں
جب تلک زیبِ جبیں آقاؐ کا نقش پا نہیں

میری جانب کیوں بڑھائے کوئی دامانِ عطا
میں گدا انؐ کا ہوں ، کوئی مانگنے والا نہیں

پنجتن کے ساتھ اصحابِؓ ثلاثہ بھی گنو
کون کہتا ہے مبارک آٹھ کا ہندسہ نہیں

ابرہہ کا واقعہ تھا آپؐ کے آنے سے قبل
پھر بھی خالق پوچھتا ہے ''تُو نے کیا دیکھا نہیں؟''

زندگی شہرِ نبیؐ میں رہ گئی طاہرؔ مری
دیکھنے کو جی رہا ہوں میں مگر زندہ نہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(ضبط سے مطلب، بہ جز وارستگی، دیگر نہیں)

تشنگاں کے واسطے گو اور کوئی در نہیں
''تابِ عرضِ تشنگی ، اے ساقیِ کوثر نہیں''

جملہ شاہانِ جہاں ہیں آپؐ کے در کے گدا
آپؐ کے در کے گداؤں کا کوئی ہمسر نہیں

ذرّہ جس کو نسبتِ سرکارؐ حاصل ہو گئی
مہرِ عالم تاب سے وہ ذرّہ بھر کمتر نہیں

اشک پلکوں پر اُمڈ آیا جو روضہ دیکھ کر
مثل اس کی جوہری کے پاس بھی گوہر نہیں

خاکساری مجھ کو عشقِ مصطفےٰؐ نے بخش دی
''عاجزی سے ، ظاہرا ، رتبہ کوئی برتر نہیں''

انؐ کی اپنوں پر تو رحمت خاص ہے طاہرؔ سدا
ہالۂ رحمت سے لیکن غیر بھی باہر نہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(ضمانِ جادہ رویاندن ہے خطِّ جامِ مےنوشاں)

غلاموں کی خبر رکھیں، سنیں وہؐ آہِ خاموشاں
سحر پائیں شہِؐ خوباں سے جملہ شام آغوشاں

مٹائے تشنگی پیاسوں کی ہے میخانہ مدینے کا
عطا ہے ساقیِ کوثر کی ، وجہِ نازِ مے نوشاں

ثنا کا حق ادا کرنا اگرچہ غیر ممکن ہے
مرے دم میں ہے دم جب تک رہوں گا میں سدا کوشاں

نبیؐ کی ذات میں گم ہو کے کرتے ہیں ثنا گوئی
رسائی منزلِ حیرت کی پائیں تاکہ مدہوشاں

جو ہوگی مغفرت میری بروزِ حشر اے طاہرؔ
تو بڑھ کر چوم لوں گا دستِ سلطانِ خطا پوشاں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(نہیں ہے بے سبب قطرے کو شکلِ گوہر افسردن)

فقیروں کے لیے گوہر فشاں ہے آپؐ کا دامن
زہے قسمت مدینہ ہو اگر مسکین کا مسکن

اندھیرے دور بھاگے آپؐ کے روشن حوالے سے
شبِ تیرہ ہوئی ہے آپؐ کے انوار سے روشن

چھلکتے ہیں مری آنکھوں سے انؐ کی یاد کے آنسو
معطر ان کی خوشبوئے کرم سے ہے مرا گلشن

فراقِ شہرِ طیبہ میں دل افسردہ ہے، حیراں ہے
''گلے از شاخ دور افتادہ ہے نزدیکِ پژمردن''

نبیؐ کے شہر کا منگتا ہے طاہرؔ خوش نصیب ایسا
رہے الطافِ آقاؐ سے سدا اس کا بھرا دامن

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(دیکھیے مت چشمِ کم سے سوئے ضبط افسردگاں)

آپؐ کی چشمِ کرم کے منتظر آزردگاں
آبِ کوثر کے لیے ہیں جمع جملہ تشنگاں

پا رہے ہیں گوہرِ مقصود عشّاقِ رسولؐ
''دیکھیے مت چشمِ کم سے سوئے ضبط افسردگاں''

گر نہیں ہے نذرِ حبِّ مصطفیٰؐ، تو زندگی
''شوقِ مفتِ زندگی ہے، اے بہ غفلت مردگاں''

میں ہوں صدّیقی مرے جد پہلوئے آقاؐ میں ہیں
سایۂ رحمت میں ہیں دیگر بھی میرے رفتگاں

جب بقیعِ پاک کی خاک اوڑھ کر سو جائیں گے
ہم بھی ہو جائیں گے طاہرؔ شاملِ آسودگاں

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(سازشِ صلحِ بتاں میں ہے نہاں جنگیدن)

حیطۂ روضۂ اطہر میں ہے دل لرزیدن
جس طرح پاسِ ادب سے ہو نفس دزدیدن

ہر سخن نعت کے امکان کرے ہے پیدا
''گرہِ غنچہ ہے سامانِ چمن بالیدن''

سائرِ عرشِ علیٰ کے جو قدم چومے ہیں
مہ و انجم بھی ہیں آمادہ پئے رقصیدن

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(صاف ہے از بس کہ عکسِ گل سے، گل زارِ چمن)

آ گیا باغِ مدینہ میں جو سیّارِ چمن
اس کے لب پر پھر کبھی آیا نہ تذکارِ چمن

اللہ اللہ گنبدِ خضریٰ کی طیبہ میں بہار
اک زمانہ ہے تماشائی بہ بازارِ چمن

گلشنِ شہرِ مدینہ سے جب آتی ہے ہوا
گل کی صورت نرم ہو جاتا ہے ہر خارِ چمن

جذبۂ حبِ نبیؐ نے لب کشائی بخش دی
بلبلِ گلزارِ طیبہ ہے ثنا کارِ چمن

زائرِ شہرِ نبیؐ کے جو ہوئے زیبِ گلو
ہیں وہی گل باعثِ توقیر و تذکارِ چمن

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر

(منقار سے رکھتا ہوں بہم چاک قفس کو)

ہے حکمِ اِلٰہ صلِّ علیٰ دل کی جرس کو
تاکیدِ محبت ہے سدا تارِ نفس کو

کر لے گی مدینے کے درختوں پہ نشیمن
چھوڑے گی مری روح جو قالب کے قفس کو

بے چارگیِ اہلِ فراقِ درِ اقدس
اے چشمِ کرم روک نہ دے نبض و نفس کو

صد رشکِ سکندر ہیں گدایانِ محمدؐ
معلوم یہ نکتہ ہے کہاں اہلِ ہوس کو

تھی دل کی تمنّا کہ رہوں پیشِ مواجہ
آنکھوں نے کہا چوم لوں گنبد کے کلس کو

رہنے دو پڑا آپؐ کے قدموں میں خدا را
کہتا میں رہا آپؐ کے روضے پہ عسس کو

طاہر درِ سرکارؐ سے آگے کہاں جانا
منزل ہے یہی، روک یہیں جاں کے فرس کو

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(اگر وہ آفتِ نظّارہ جلوہ گستر ہو)

اگر مواجہ مرے آگے جلوہ گستر ہو
مرا نصیب بھی صد رشکِ ماہ و اختر ہو

ردائے نعت کا سایہ پناہ بخشے گا
اگرچہ سر پہ مرے آفتابِ محشر ہو

ہر ایک سطر میں ہوں زاویے عقیدت کے
ہر اک ثنا مری مانندِ نقشِ مِسطر ہو

''صدف کی ہے ترے نقشِ قدم میں کیفیت
سرشکِ چشمِ اسدؔ کیوں نہ اس میں گوہر ہو''(۱)

رہِ وفا میں قدم ڈولتے نہیں طاہرؔ
اگرچہ راہ میں بادِ سموم و صرصر ہو

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ غالبؔ کی غزل کا شعر ہے جو نعت کے معیار پر پورا اترتا ہے

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(بے درد، سر بہ سجدۂ الفت فرو نہ ہو)

دل آپؐ کی ثنا میں اگر ایک سو نہ ہو
اس درجہ دل نواز مری گفتگو نہ ہو

عنبر فشاں ہوائیں نہ طیبہ سے گر چلیں
باغِ جہاں میں تازگی و رنگ و بو نہ ہو

ہوتی نہیں نمازِ محبت کبھی ادا
اشکِ غمِ رسولؐ سے جب تک وضو نہ ہو

جس تشنہ لب پہ ساقیِ کوثر کی ہو نظر
ہر گز رہینِ منتِ جام و سبو نہ ہو

ممکن نہیں کہ ہو کلمہ گو بھی اور پھر
دیدارِ مصطفیٰؐ کی اسے آرزو نہ ہو

جب تک نہ ہو حضوریِ شہرِ نبیؐ نصیب
چاکِ فراقِ خلدِ مدینہ رفو نہ ہو

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(حسد سے دل اگر افسردہ ہے، گرمِ تماشا ہو)

مدینے کی حضوری میں جو سرگرمِ تمنّا ہو
تو جلووں کی فراوانی سے جوئے دل بھی دریا ہو

جبیں سے بھی ظہورِ بوسۂ خاک مدینہ ہو
محبت میں شہِ والا کی ایسا کوئی سجدہ ہو

سکینت میں بھی پاؤں آپؐ کے شہرِ مقدّس میں
مدینے میں سکونت کو میسّر کوئی گوشہ ہو

تمنّا ہے مری جب روح چھوڑے میرے قالب کو
مری آنکھوں کے آگے آپؐ کا سرکارؐ! روضہ ہو

رہوں انؐ کی زیارت سے مشرّف دونوں عالم میں
نظر کے سامنے طاہرؔ بس انؐ کا روئے زیبا ہو

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(مبادا! بے تکلّف فصل کا برگ ونوا گم ہو)

زمینِ طیبہ کے ذرّوں میں سورج کی ضیا گم ہو
عروج ایسا زمین و آسماں کی انتہا گم ہو

خدا را مجھ کو آقا ہالۂ اکرام میں لینا
میں آنکھیں موندلوں جس دم، مرے دل کی صدا گم ہو

عطائے سرورِؐ عالم متاعِ زندگانی ہے
انھیؐ کی مہربانی سے ہر اک رنج و بلا گم ہو

توہّم دور ہوں سارے، سبھی وسواس مٹ جائیں
ترا جلوہ نظر آئے مرا خوفِ قضا گم ہو

نبیؐ کے نور کے آگے مہِ کامل ہو شرمندہ
ستارے بھی ہوں نادم اور سورج کی ضیا گم ہو

ہو ایسی بارشِ انوار انؐ کے شہرِ اطہر میں
اسی سے مدّعا پاؤں، اسی میں مدّعا گم ہو

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(خشکیِ مے نے تلف کی مے کدے کی آبرو)

سبز گنبد کی بدولت ہے جہانِ رنگ و بو
گلشنِ ہستی کی قائم ہے اسی سے آبرو

شہرِ طیبہ کے مکیں ہیں میہمانی میں عظیم
سیرتِ اطہر کی مظہر ان کی ہے ہر ایک خو

سرورِؐ کونین کے در کا ہوں میں دریوزہ گر
ہیچ ہیں میری نگاہوں میں شہوں کے کاخ و کو

منزلِ مقصود بھی مل جائے گی اک دن ضرور
رو میں رہنا چاہیے بس راہوارِ جستجو

بس وہی اک ذات ہے طاہرؔ حبیبِؐ کبریا
کون ہے کونین میں میرے نبیؐ سا خوبرو

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فعلن فعولن فعلن فعولن

بحر: متقارب مربع اثلم سالم مضاعف

(اشکِ چکیدہ، رنگِ پریدہ)

پیشِ مواجہ سر ہے خمیدہ
حاضر ہے در پر داماں دریدہ

تیرے کرم کا خواہاں ہے میرا
''اشکِ چکیدہ ، رنگِ پریدہ''

والیِ امّت مجھ کو بچائیں
ہوں میں سراسر عصیاں گزیدہ

اذنِ حضوری مجھ کو عطا ہو
تسکین پائے قلبِ تپیدہ

حشر کا ڈر کیوں مجھ کو ہو طاہرؔ
فردِ عمل میں ہے یہ قصیدہ

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن فعولن

بحر: ہزج مسدس محذوف

(خوشا! طوطیٰ و کنجِ آشیانہ)

محمدؐ کی عطائے بے کرانہ
ہے ممنونِ کرم جس کا زمانہ

نہ کیوں ہو انؐ پہ شیدا ہر دو عالم
کہ جن کی ہر ادا ہے دلبرانہ

بجاہِ مصطفیٰؐ لکھ دے خدایا!
مدینے میں ہمارا آب و دانہ

وہ بر لاتے نہیں ہیں صرف حاجت
عطا کرتے ہیں رحمت کا خزانہ

شہِؐ دیں کی شفیع المذنبینی
ہماری مغفرت کا ہے بہانہ

مرے آقاؐ ہیں جب ہمدرد میرے
کسی سے کیوں کہوں غم کا فسانہ

مرے بچے کریں جب نعت خوانی
ثنا سے گونج اٹھے میرا گھرانہ

نبیؐ کی نعت پڑھتے پڑھتے طاہرؔ
طبیعت ہو گئی ہے شاعرانہ

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف
(رفتار سے شیرازۂ اجزائے قلم باندھ)

مدحِ شہِ خوباں پئے اِنجاحِ عدم باندھ
اکسیرِ شفا باندھ اسے ردِ الم باندھ

رکھ اپنے تصوّر میں مدینے کی فضائیں
قرطاس پہ مضمونِ گلستانِ ارم باندھ

بے چین کیے دیتا ہے جب ہجرِ مدینہ
سرکارِؐ دو عالم سے تو امّیدِ کرم باندھ

سب روضۂ اطہر کی فصیلیں ہیں منوّر
پلکوں سے لگا آنکھ سے انوارِ حرم باندھ

مطلوب ہے گر تاج وری تجھ کو جہاں کی
دستار میں وہ نقشۂ نعلینِ قدم باندھ

آقاؐ کا کرم ڈھونڈ رہا ہے تجھے طاہرؔ
زنبیلِ عمل میں کوئی اسبابِ کرم باندھ

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(خلق ہے صفحۂ عبرت سے سبق ناخواندہ)

علم کے شہر کا دروازہ نہیں وا جس پر
میرے نزدیک تو وہ خواندہ بھی ہے ناخواندہ

انؐ کے در سے جو پھریں رب کے بھی دھتکارے ہیں
''یعنی ہیں ماندہ ازاں سو و ازیں سو راندہ''

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(بس کہ مے پیتے ہیں اربابِ فنا پوشیدہ)

میرے وجداں میں چھپا ہے سخنِ بالیدہ
نعت اجلائے گی میرا ہنرِ پوشیدہ

بڑھتا جاتا ہوں مواجہ کی میں جانب لیکن
ہر قدم پاسِ ادب سے ہے مرا لغزیدہ

لوحِ تقدیر کی تحریر بدل دی میری
شاہِؐ کونین نے دیکھا جو مجھے نم دیدہ

اک طرف دل کہ عقیدت سے جھکا جاتا ہے
اک طرف آنکھ مواجہ پہ اٹھے دزدیدہ

بے قراری ہے اسے شہرِ مدینہ لائی
طاہر آیا ہے سکوں میں یہ دلِ رنجیدہ

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(از مہر تا بہ ذرّہ دل و دل ہے آئنہ)

جس میں بسا مدینہ مرا دل ہے آئنہ
''آئینہ بندِ خلوت و محفل ہے آئنہ''

سب پر عیاں ہے منزلِ حسنِ خلوص و عشق
حسنِ خلوص و عشق کی منزل ہے آئنہ

بخشی حضوریوں کی سعادت حضورؐ نے
انؓ کا کرم بہشت شمائل ہے آئنہ

صدیقؓ یوں ہے عکس گرِ سیرتِ رسولؐ
جیسے کہ آئنے کے مقابل ہے آئنہ

ناری ازل کے روز تھا سمجھا جسے حقیر
طاہرؔ! نبیؐ کے عشق سے وہ گِل ہے آئنہ

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن / فاعلات
بحر: رمل مثمن محذوف / مقصور
(جوشِ دل ہے، مجھ سے حسنِ فطرتِ بیدل نہ پوچھ)

اے دماغِ نارسا! آہِ رسائے دل نہ پوچھ
پوچھ لذّت حاضری کی پر مری مشکل نہ پوچھ

حاصلِ حسنِ تمنّا ہے مجھے شہرِ رسولؐ
آپؐ کے قدموں میں ہے کیا نقشۂ منزل نہ پوچھ

کس طرح پائی قدومِ پاک کی جانب میں جا
بابِ جبرائیلؑ سے کیسے ہوئے داخل، نہ پوچھ

پوچھ چھنتے حسن کے انوار کیا جالی سے ہیں
دید کے عالم میں کیا تھی حالتِ بسمل نہ پوچھ

پوچھ ایڑی پر لگایا مصطفیٰؐ نے کب لعاب
زہر کب صدیقؓ کے تن سے ہوا زائل نہ پوچھ

پوچھ کتنی رحمتیں طاہرؔ پہ طیبہ میں ہوئیں
راہ میں دشواریاں تھیں کس قدر حائل نہ پوچھ

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(جز دل، سراغِ درد بہ دل خفتگاں نہ پوچھ)

اعجازِ حسنِ روئے شہِؐ دو جہاں نہ پوچھ
حسن و جمالِ گیسوئے عنبر فشاں نہ پوچھ

سوزِ دروں سے حالتِ آہ و فغاں نہ پوچھ
دل کی زباں سمجھ، مرا طرزِ بیاں نہ پوچھ

یہ پوچھ کس قدر وہؐ ہوئے مجھ پہ مہرباں
حائل ہوئی تھیں راہ میں جو تلخیاں نہ پوچھ

مت پوچھ انؐ کے شہر میں کیسی تھی حاضری
وہ نشّۂ حضوریِ باغِ جناں نہ پوچھ

کیفِ فضائے شہرِ مدینہ کی بات کر
تو واپسی پہ حالِ دلِ بے کساں نہ پوچھ

ہر دم درِ نبیؐ پہ حضوری کے منتظر
بہرِ سلام حسرتِ کرّوبیاں نہ پوچھ

یہ دیکھ نگہِ لطفِ رسولِ خدا ہوئی
کیسے ٹلا گناہ کا بارِ گراں نہ پوچھ

طاہرؔ نبیؐ کا نور جو ہوتا نہ جلوہ ریز
ہونی تھی کیسی حالتِ کون و مکاں نہ پوچھ

❖.....❖.....❖.....❖

نوٹ: یہ نعت غلاّبِ مدحت میں بھی شامل ہے

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(ضبط سے، جو مردمک، اسپندا قامت گیر ہے)

دل مرا شہرِ مدینہ میں اقامت گیر ہے
زندگی کے خواب کی یہ کیا حسیں تعبیر ہے

کرتا ہوں بہرِ ثنا الفاظ کی صنعت گری
جذبۂ حبِ نبیؐ کی ہر سخن تصویر ہے

اِس کی کثرت نے مجھے ہے بخش دی خیرِ کثیر
مرحبا! صلِّ علیٰ کیا نسخۂ اکسیر ہے

جب سے اوصافِ محمدؐ ہیں مرے نوکِ قلم
مہرباں اس دن سے مجھ پر کاتبِ تقدیر ہے

دوریِ شہرِ مدینہ سے ہوں آقاؐ! مضطرب
صبح کرنا شام کا جوں لانا جوئے شیر ہے

کہکشائیں چاند تارے آپؐ کے سائل تمام
جلوۂ نورِ سحر میں آپؐ کی تنویر ہے

آپؐ کے لطف و کرم سے پائی ہے توفیقِ نعت
آپؐ کی مدحت سے طاہر کو ملی توقیر ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(کرے ہے رہرواں سے خضرِ راہِ عشق جلّا دی)

درودِ پاک سے ممکن ہوئی اس دل کی آبادی
غلامی سے نبیؐ کی ہے عطائے روحِ آزادی

چراغِ نسبتِ سرکارؐ سے ہیں جان و دل روشن
محبت کملی والے کی ابد تک ہے مری ہادی

زرہ اور ڈھال ہے عشقِ نبیؐ کی جب مجھے حاصل
بلا سے میری ہو دستِ عدو میں تیغ فولادی

دیے روشن زمیں پر ہیں مثالِ انجمِ گردوں
بنی ہے بقعۂ انوار طیبہ پاک کی وادی

کہاں سے لائے گا عرضِ طلب کا حوصلہ طاہرؔ
جو آقاؐ نے کہا حاجت بتا اے میرے فریادی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن
(یہ سرنوشت میں میری ہے اشک افشانی)

عطا سے انؐ کی ہے شعروں میں میرے تابانی
ہے جن کے نور کی عالم میں جلوہ سامانی

نبیؐ نے کوثر و تسنیم کے دیے مژدے
مٹائی تشنہ لبی، حشر کی پریشانی

دعائیں گالیاں سن کر بھی دیں شہِؐ دیں نے
سہے ہیں جور و ستم بھی بہ خندہ پیشانی

بتایا آپؐ نے اخلاق کس کو کہتے ہیں
بشر کو آپؐ نے بخشا شعورِ انسانی

نبیؐ وہ حسن سراپا و نور پیکر ہیں
مہ و نجوم نے پائی ہے جن سے تابانی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(ہے آرمیدگی میں نکوہش بجا مجھے)

قدموں میں آنحضورؐ کے اک پل بٹھا مجھے
یارب! ملے حضوریِ خیرالوریٰ مجھے
ذوقِ سخن کے مجھ سے قرینے تھے دور دور
لے آیا کس مقام پہ ذوقِ ثنا مجھے
آقاؐ! میں جو کہوں وہ بجا ہو درست ہو
ایسا نہ ہو کہ غیر کہے ناسزا مجھے
میرے مشامِ جاں کو کبھی عطر بیز کر
خوشبوئے لمسِ پائے نبیؐ دے صبا مجھے
پاتا ہے انؐ کی نعت سے عشقِ نبیؐ فروغ
دیتا ہے انؐ کا عشق ہی کیفِ ثنا مجھے
ملتا ہے ہر خیال کو ''اقرا'' سے نورِ فیض
وجدان کا عروج ہے غارِ حرا مجھے
طاہرؔ ہیں گرچہ ضعف سے لرزاں مرے قدم
حُبِ رسولؐ دے گی مگر آسرا مجھے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(ہر رنگِ سوز، پردۂ یک ساز ہے مجھے)

کیا باپ کی دعاؤں کا انداز ہے مجھے
جس نے کیا جہاں میں سرافراز ہے مجھے

ہر اک میں ہے خلوص و محبت کی چاشنی
ہر نعت پر حضورؐ کی صد ناز ہے مجھے

جلوہ نما ہے گنبدِ خضرا خیال میں
''عرضِ بہار جوہرِ پرواز ہے مجھے''

مجھ کو زبان دیتی ہیں جس کی سماعتیں
وہ بلبلِ مدینہ کی آواز ہے مجھے

طاہرؔ ہزار شکر کہ میرے کریم نے
بخشا کلامِ نعت کا اعزاز ہے مجھے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(کہوں کیا گرم جوشی مے کشی میں شعلہ رویاں کی)

جو شمع حبِ احمدؐ حق نے دل میں ہے فروزاں کی
نگارش آپؐ کی مدحت کی اس نے ہے نمایاں کی

مواجہ کے مناظر رو برو آنکھوں کے جب آئے
سرشکِ شکر میں حالت عجب تھی چشمِ حیراں کی

سکونت عارضی میں بھی سکینت دائمی بخشیں
حضوری میں یہی ہے التجا ہر اہلِ ایماں کی

سرِ محشر شفیعُ المذنبیں نے آبرو رکھ لی
مری تر دامنی کی اور میرے جرم و عصیاں کی

حبیبِ حضرتِ حق ہے جو طاہؔر دین و دنیا میں
ہمیشہ دل میں چاہت ہے اسی جانانِ جاناں کی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(جنوں، تہمت کشِ تسکیں نہ ہو، گر شادمانی کی)

عمل نے جس کے عشقِ مصطفیٰؐ کی ترجمانی کی
ملائک نے بھی اس کی قبر پر ہے گل فشانی کی

حصولِ رحمتِ حق کے لیے بے حد ضروری ہے
فقیری ، پارسائی اور توبہ نوجوانی کی

ظہورِ احمدِؐ مرسل ہوا جب بزمِ عالم میں
نہایت ہو گئی ہر سو جہاں میں شادمانی کی

لبوں پر مہرِ خاموشی تھی پیشِ سرورِؐ عالم
سرشکِ غم نے کیفیّاتِ دل کی ترجمانی کی

قیامِ شہرِ طیبہ پر دلِ طاہرؔ یہ کہتا ہے
فزوں خلدِ بریں سے بھی ہے لذّت زندگانی کی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(نکوہش ہے سزا فریادیِ بے دادِ دلبر کی)

دمِ مدحت ہے قسمت اوج پر کلکِ سخنور کی
ملی تاثیر اس کو حضرتِ جبریلؑ کے پر کی

ملا خم خانۂ طیبہ ز لطفِ ساقیِ کوثر
''نمِ دامانِ عصیاں ہے، طراوت موجِ کوثر کی''

سعادت چند روزہ حاضری کی بھی غنیمت ہے
حضوری میں رہیں ہر پل، یہ باتیں ہیں مقدّر کی

ہوا شمع جمالِ مصطفیٰؐ پر جو فدا دل سے
اسی نے روح روشن کی، اسی نے جاں منوّر کی

قیامت سے ورا، طیبہ ہے میری روح کا مسکن
مجھے طاہرؔ پریشانی نہیں ہے کوئی محشر کی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف/مقصور
(آنکھوں میں انتظار سے جاں پر شتاب ہے)
شہرِ نبیؐ کی خاک زرِ ماہتاب ہے
''ہر ایک ذرّہ غیرتِ صد آفتاب ہے''

ہے مدحتِ حضورؐ میں قرآن وہ کتاب
جس کا ہر اک ورق، ورقِ انتخاب ہے

اللہ کی رضا ہے مرا مقصدِ حیات
عشقِ رسولِ پاکؐ ہی اس کا نصاب ہے

آقاؐ! میں شرمسار ہوں اپنی خطاؤں پر
اشکِ ندامت آنکھ میں دل آب آب ہے

شاداب جس سے مزرعِ ہستی ہے آج تک
وہ میرے مصطفیٰؐ کے کرم کا سحاب ہے

طاہرؔ نبیؐ کا اسوہ ہے جس کی نگاہ میں
میدانِ حمد و نعت میں وہ کامیاب ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(بے خود، زبس کہ خاطرِ بے تاب ہوگئی)

یادِ نبیؐ سے آنکھ جو پُر آب ہو گئی
''آنسو کی بوند گوہرِ نایاب ہو گئی''

فردوسِ قربتِ شہِؐ ابرار کے طفیل
رشکِ بہار قسمتِ اصحابؓ ہو گئی

ذکرِ جمالِ سیّدِ لولاک سے، بلند
کس درجہ شانِ منبر و محراب ہو گئی

ہو گی ضرور آپؐ کی تشریف آوری
جب آرزوئے دید مرا خواب ہو گئی

آبِ کرم سے ابرِ عطائے حضورؐ کے
کھیتی مرے نصیب کی سیراب ہو گئی

''تغلیبِ مدحتِ'' شہِؐ خوباں ہوئی رقم
طاہر کی روح خرّم و شاداب ہو گئی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(ہجومِ غم سے یاں تک سرنگونی مجھ کو حاصل ہے)

مری قسمت عطائے سیّدؐ والا کی حامل ہے
نبیؐ کے ذکر سے وابستۂ رحمت مرا دل ہے

ہوئی آباد جو ذکرِ جمالِ شاہِؐ خوباں سے
خدا کی بارگہ میں بس وہی مقبول محفل ہے

وہی منکِر ہے دنیا میں رسولؐ اللہ کی عظمت کا
جو ہے ادراک سے عاری، جو روحِ دیں سے غافل ہے

بہارِ جاں فزا حاصل ہے مجھ کو انؐ کی رحمت سے
گلابِ سرخ کی صورت کھلا یہ غنچۂ دل ہے

حضوری کا وسیلہ ہو کوئی پیدا مرے آقاؐ
دلِ طاہرؔ بہ ہجرِ شہرِ طیبہ مرغِ بسمل ہے

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(جنوں رسوائی وارستگی، زنجیر بہتر ہے)

حصولِ رحمتِ حق کو یہی تدبیر بہتر ہے
غرورِ پارسائی سے غمِ تقصیر بہتر ہے
عطا کر کے جسے چلتا کیا حیف اس کی قسمت پر
''نفَس، آئینہ دارِ آہِ بے تاثیر بہتر ہے''

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(مژہ، پہلوئے چشم، اے جلوۂ ادراک باقی ہے)

دلوں میں جب تلک حبِ شہِ لولاکؐ باقی ہے
خدا کی بارگہ میں قدرِ مشتِ خاک باقی ہے
رضا انؐ کی ہے نصب العین اپنی زندگانی کا
اسی مقصد کی برکت سے نگاہِ پاک باقی ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن
(خموشیوں میں، تماشا ادا، نکلتی ہے)

ہمیشہ دل سے یہی اک دعا نکلتی ہے
حضوریوں کا لیے مدّعا نکلتی ہے

پیام دیتی ہے خوشبوئے زلفِ آقاؐ کا
نبیؐ کے شہر سے جس رخ صبا نکلتی ہے

ستم ہزار کرے کوئی میرے آقاؐ پر
دہن سے انؐ کے ہمیشہ دعا نکلتی ہے

خدا کے بعد ہے انؐ کی عظیم تر ہستی
یہ میرے ہر بُنِ مو سے صدا نکلتی ہے

میں زیرِ سایۂ لطفِ نبیؐ رہوں طاہرؔ
دعا لبوں سے یہی بارہا نکلتی ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن
(زبس کہ مشقِ تماشا، جنوں علامت ہے)

مری نگاہ میں جذبہ وہی سلامت ہے
کہ جس کا ربط مدینے سے تا قیامت ہے

تو مومنوں کے لیے ان کی جاں سے بھی اقرب
اساس اس کی بڑی معتبر روایت ہے

خدا کی ذات ہے تیرے ظہور کا باعث
ظہورِ ذات کا باعث تریؐ رسالت ہے

فدا ہو آپؐ پہ مال و زر و متاعِ حیات
یہ جان بھی تو شہاؐ! آپؐ کی امانت ہے

حضورؐ! آپ کی چشمِ کرم کا ہے طالب
گناہ گار ہے طاہر بڑی ندامت ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(ترجبیں رکھتی ہے شرمِ قطرہ سامانی مجھے)

باعثِ اعزاز ہے یہ داغِ پیشانی مجھے
خاکِ طیبہ سے ملی ہے کیسی تابانی مجھے

کامل ایماں تب ہے جب ہوں آپؐ جاں سے بھی عزیز
آیۂ قرآں بتائے رمزِ ایمانی مجھے

ہیں ہمہ اوصاف کے حامل جب آقاؐ تو، بھلا
کیوں کرے مائل جمالِ ماہِ کنعانی مجھے

مدحتِ سرکارؐ ہو تو ہر سخن پہ جاں نثار
ہر ورق ورنہ فقط ہے صفحہ گردانی مجھے

تیرہ بختی کا ذرا بھی خوف ہو طاہرؔ تو کیوں
یادِ شاہِؐ دوسرا ہے شمع نورانی مجھے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(باعثِ واماندگی ہے عمرِ فرصت جُو مجھے)

منظرِ شہرِ نبیؐ آئے نظر ہر سو مجھے
جس کی خاکِ پاک ہے ہر درد کا دارو مجھے

آ رہا ہے لے کے قاصد رہ میں پیغامِ طلب
دے دلاسہ دم بدم میرا ہر اک آنسو مجھے

عرصۂ محشر میں بخشش کے لیے درکار ہے
سیّدِؐ کونین کی اک جنبشِ ابرو مجھے

اے خدا! جب جب ترے محبوب کی مدحت کہی
''ہم سخن آیا نظر، فکرِ سخن میں تو مجھے''

خوب سے بھی خوب تر کی ہے ثنا میں جستجو
انؐ کی رحمت سے ملی ہے کیا مبارک خو مجھے

میرے دل میں ہے بسی انؐ کے پسینے کی مہک
کر نہیں سکتی کبھی مائل گلوں کی بُو مجھے

مجھ کو طاہرؔ ہو نئی تحریک حمد و نعت کی
کان پڑتی ہے کسی کوئل کی جب کُو کُو مجھے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(یاد ہے، شادی میں بھی، ہنگامۂ یارب، مجھے)

نعت کہنے کا سلیقہ کر عطا یا رب مجھے
کھول ہر عقدہ مرا دے معنی و مطلب مجھے

وہ زباں دے جس کی ہو تاثیر جان و روح تک
جو ثنا سے تر رہیں ایسے عطا کر لب مجھے

غیب سے اسباب پیدا کر طفیلِ مصطفیٰؐ
شہرِ طیبہ کے خدایا! بخش روز و شب مجھے

میں کسی مسلک کسی مشرب سے وابستہ نہیں
ہے محبت شاہِؐ دیں کی مسلک و مشرب مجھے

کب کہاں کیسے تھی مجھ پر آپؐ کی ہر ہر عطا
سلسلے از بر حضوری کے ہیں سب کے سب مجھے

دیکھ کر چشمِ تصوّر سے درِ سرکارؐ کو
پوچھ طاہر آپؐ بھیجیں گے بلاوا کب مجھے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(کاوشِ دزدِ حنا پوشیدہ افسوں ہے مجھے)

نعت کہنے کی تمنّا روز افزوں ہے مجھے
فطرتاً بھی ہوں ثنا گو نعت موزوں ہے مجھے

کہکشائیں اور ستارے آپؐ کی ہیں گردِ راہ
آپؐ کے قدموں میں دِکھتا اوجِ گردوں ہے مجھے

جس سے روکا حضرتِ آدمؑ کو حق نے خلد میں
آپؐ کے فیضان سے ملتا وہ گیہوں ہے مجھے

ہے رسائی کوثر و تسنیم تک انؐ کے طفیل
ہیچ آبِ دجلہ و راوی و جیحوں ہے مجھے

میں بیاضِ نعت میں اپنی سجاؤں گا اسے
آپؐ کے اوصاف کا جو یاد مضموں ہے مجھے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن

بحر: منسرح مثمن مطوی مکسوف

(دیکھ تری خوئے گرم، دل بہ تپش رام ہے)

جود و سخا عام ہے، لطف و کرم عام ہے
مہر و عطا یا نبیؐ! آپؐ کا اکرام ہے

عَفوِ گنہ آپؐ کی نگہِ کرم سے مدام
در گزری یا نبیؐ آپؐ کا پیغام ہے

آپ سے یا مصطفیٰؐ! آبروئے دو سرا
نور طلب آپؐ سے تیرگیِ شام ہے

آپؐ کے در پر شہاؐ! آپؐ کی مدحت گری
لفظ کی حرمت ہے اور فکر کا احرام ہے

دہر میں ہریالیاں گنبدِ خضریٰ سے ہیں
رنگِ چمن، بوئے گل خوب تر انعام ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بس کہ سودائے خیالِ زلفِ وحشت ناک ہے)

جب بھی ہوتا ذکرِ وصفِ سیّدؐ لولاک ہے
اہتمامِ روشنی ہوتا سرِ افلاک ہے

خسروِ پرویز کا دیکھا جہاں نے ہے مآل
آپؐ کے گستاخ کا انجام عبرت ناک ہے

اختتامِ زندگی ہو کاش انؐ کے نام پر
یوں دعا آمادہ ہر دم میری مشتِ خاک ہے

عرضِ حمد و نعت میں مضمر عطا ہے آپؐ کی
ورنہ اپنی نارسائی کا مجھے ادراک ہے

از روئے آئینِ فطرت آدمی کی زندگی
خالی از عشقِ نبیؐ مثلِ خس و خاشاک ہے

کس نے طاہرؔ چھیڑ دی ہے داستانِ کربلا
دل پھٹا جاتا ہے غم سے اور سینہ چاک ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(چشمِ خوباں، خامشی میں بھی نوا پرداز ہے)

نغمۂ کن کی صدا انؐ کا حسیں اعجاز ہے
استوار ان کے کرم سے زندگی کا ساز ہے

ہے چراغِ مدح میں روشن ترے دل کا لہو
اے نبیؐ کے نعت گو کیا خوب یہ انداز ہے

از پئے توصیفِ احمدؐ بلبلیں ہیں نغمہ سنج
اور زبانِ خامشی میں گل ثنا پرداز ہے

ہُوں حدی خواں کاروانِ مدحتِ سرکارؐ کا
آپؐ کا لطف و کرم ہر دم مرا دم ساز ہے

ہے مقام و مرتبہ سب نسبتِ سرکارؐ سے
معجزہ انؐ کا ہے طاہر جو ترا اعزاز ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بس کہ حیرت سے زپا افتادۂ زنہار ہے)

رحمتِ حق کی پیامی آپؐ کی سرکار ہے
آپؐ کی رحمت جہاں کو ہر گھڑی درکار ہے

ہو شفاعت آپؐ کی حاصل جسے روزِ حساب
رحمتِ ربِّ عُلا سے اس کا بیڑہ پار ہے

نسبتِ دہلیزِ آقاؐ سے ہے میرا سر بلند
آپؐ کا طوقِ غلامی ہی گلے کا ہار ہے

دولتِ دیدار سے اک دن نوازیں گے حضورؐ
اس تصوّر ہی سے میرا دل گل و گلزار ہے

حور و غلمان و ملک بھی دیکھ کر انؐ کو کہیں
خالقِ کونین کا کیسا حسیں شہکار ہے

بے ہنر ہوں اور پئے تکمیلِ دیوانِ ثنا
آپؐ کی چشمِ کرم طاہر مجھے درکار ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(کوہ کے ہوں بارِ خاطر، گر صدا ہو جایئے)

انؐ کے اوصافِ کرم سے آشنا ہو جایئے
خوف سے دونوں جہاں کے پھر رہا ہو جایئے

گردشِ افلاک سے بے خوف ہونے کے لیے
زیرِ ظلِ رحمتِ صلّ علیٰ ہو جایئے

مانگیے انؐ کے وسیلے سے دعا با یک زباں
مونسِ عالم کے صدقے ہم دعا ہو جایئے

شکرِ محبوبِؐ خدا کی ایک صورت یہ بھی ہے
سر بسر مدحِ پیمبرؐ کی صدا ہو جایئے

شکر کیجے محسنِ انسانیت کا رات دن
انؐ کے اوصافِ مکرّم کی صدا ہو جایئے

انؐ پہ طاہرؔ ہوں فدا آرام و مال و جان و دل
شانِ یارِ غار سے یوں آشنا ہو جایئے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر

(کوشش ہمہ بے تابِ تردّد شکنی ہے)

امداد ملی تجھؐ سے ہی جب سر پہ بنی ہے
شافعؐ ہے، تو مالکؐ ہے، تو آقاؐ ہے، غنیؐ ہے
یہ اربع عناصر ہیں بہت بعد کی باتیں
دل روزِ ازل ہی سے مرا پنجتنی ہے
سائنس اسے تقسیم ہے گو چار میں کرتی
لیکن دلِ عشاقِ نبیؐ پنجتنی ہے
اک عالمِ رحمت میں دیا رحمتِ عالمؐ
''سچ کہتے ہیں، واللہ، کہ اللہ غنی ہے''
اس گل رخِ گلزارِ حقیقت کے تصدّق
پیرایۂ اظہار مرا گل بدنی ہے
ہے انؐ کے پسینے کی مہک سارے گلوں میں
حسن شہِ والاؐ ہی سے یہ خوش چمنی ہے
توفیقِ ثنا دی تجھے سرکارؐ نے طاہر
اللہ کی رحمت سے تو قسمت کا دھنی ہے

❖.....❖.....❖.....❖

قطعات

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
(کاشانۂ ہستی کہ براندا ختنی ہے)
کیا شان ہے اولادِ پیمبرؐ کی جہاں میں
ہر سر پہ یہ میووں سے بھری شاخ تنی ہے
طیبہ میں حضوری کا تمنّائی ہے طاہر
''یاں سوختنی اور وہاں ساختنی ہے''

❖.....❖.....❖.....❖

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
(حکمِ بے تابی نہیں اور آرمیدن منع ہے)
منع ہے کفار کا شہرِ نبیؐ میں داخلہ
''ریشۂ زیرِ زمیں کو بھی دویدن منع ہے''
آبِ کوثر حشر میں ہے روبرو سب کے مگر
''بے ولائے ساقیِؐ کوثر کشیدن منع ہے''

❖.....❖.....❖.....❖

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
(چار سوئے عشق میں صاحب دکانی مفت ہے)
مصطفیٰؐ کی غم زدو! راحت رسانی مفت ہے
تندرستی میں بدلتی ناتوانی مفت ہے
تلخیاں بھی جھیلنی پڑتی ہیں انؐ کے عشق میں
''حیف ہے ان کو، جو سمجھیں زندگانی مفت ہے''

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن اخرب سالم
(بے تابیِ یادِ دوست، ہم رنگِ تسلّی ہے)

انساں ہی کو کب حاصل یہ نازِ غلامی ہے
ہر چیز ہی فطرت کی بھرتی ترا پانی ہے

ہر اک پہ نوازش ہے، ہر اک پہ عطا ان کی
اللہ رے کیا ان کی یہ بندہ نوازی ہے

بیتاب نگاہوں کی تسکین ہیں طیبہ میں
اس دل کی سکینت بس اک اذنِ حضوری ہے

الفاظِ ثنا انؐ کی نسبت سے فروزاں ہیں
موتی ہیں جڑے ان میں، نے نادرہ کاری ہے

طیبہ کے مسافر سے مل کر ہوں میں خوش کتنا
زائر کی مجھے صحبت از بس کہ خوش آئی ہے

بلبل ہو کبوتر ہو ہر مرغ ہے مدحت گر
کوئل بھی محبت سے کیا نعت سناتی ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن اخرب سالم
(گلشن کو تری صحبت، از بس کہ خوش آئی ہے)

ذکرِ شہِؐ والا سے اس دل کی صفائی ہے
سینے میں مدینے کی محفل جو سجائی ہے

وہؐ رحمتِ عالم ہیں الطاف سراپا ہیں
اپنوں پہ کرم انؐ کا غیروں سے بھلائی ہے

عظمت میں ہیں لاثانی رفعت میں وہؐ یکتا ہیں
سرکارِؐ دو عالم کی تا عرش رسائی ہے

محشر میں کوئی صورت بخشش کی نہیں لیکن
موقوف شفاعت پر عاصی کی رہائی ہے

سرکارؐ کے قدموں میں جنت ہے مری طاہرؔ
اس دل کے لیے محشر، طیبہ سے جدائی ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن اخرب سالم
(دریوزۂ ساماں ہا، اے بے سروسامانی)

رہتی ہے مجھے ہر پل عصیاں سے پشیمانی
سرکارؐ کرم کیجے ، ہو دور پریشانی

مدّاحِ پیمبرؐ ہوں مدحت گری کرتا ہوں
ہے مشقِ سخن تاباں، رخشاں ہے سخن دانی

بے صوت زباں پھینکو ، بے نور نظر چھوڑو
لو نورِ نظر انؐ سے ، لو انؐ سے زباں دانی

گھر سے ہے مدینے تک ، رستہ مرا جنّت کا
آگاہِ محبت ہوں، کرتا نہیں نادانی

وہؐ اپنے غلاموں کے ، والی بھی ہیں مالک بھی
ہوں انؐ کی حفاظت میں، انؐ کی ہے نگہبانی

ہے نسبتِ صدّیقی ہمراہِ سفر طاہرؔ
سامانِ سفر میرا ہے بے سر و سامانی

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن
بحر: مجتث مثمن سالم
(نظر بہ نقصِ گدایاں، کمالِ بے ادبی ہے)

فقیرِ شہرِ نبیؐ کا تو احترام کیا کر
''نظر بہ نقصِ گدایاں، کمالِ بے ادبی ہے''

شفائے دل کے لیے ہے اگر تو ہے یہی نسخہ
دوائے دردِ تمنّا غبارِ راہِ نبیؐ ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(دلا! عبث ہے تمنّائے خاطر افروزی)

کسی فقیر کی ہوتی نہیں ہے دلسوزی
کرم سے انؐ کے فقیروں کی چلتی ہے روزی

سیوں لباسِ پیمبرؐ جو اختیار میں ہو
اگر ہو بس میں کروں آپؐ کی قبا دوزی

کھجوریں کھاؤں مدینے کی اور پیوں زمزم
طفیل انؐ کے میسّر ہو لطف اندوزی

عُلُوِّ خوبیِ شہرِ نبیؐ ہے روز افزوں
''ہنوز حسن کو ہے، سعیِ جلوہ اندوزی''

اطاعتِ شہِؐ دیں سے صفائے باطن ہے
ہے انؐ کے جلوۂ سیرت سے خاطر افروزی

چراغِ راہِ ثنا طاہؔر ان کی سیرت ہے
''شعاعِ مہر سے کرتا ہے چرخ زر دوزی''

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(خبر نگہ کو نگہ چشم کو عدو جانے)

نظر ہے وہ جو انھیںؐ اپنے رو برو جانے
زباں وہی ہے جو آدابِ گفتگو جانے

بہارِ گنبدِ خضریٰ کو ہر ثنا اندیش
سخن کے باب میں اسبابِ رنگ و بو جانے

مقام عشقِ نبیؐ کا عیاں ہوا جس پر
وہی معانیِ تذکارِ اللہ ہو جانے

ترے سہارے پہ امّت یہاں بھی ہے آقاؐ
بروزِ حشر بھی اس کا بچاؤ تو جانے

ہے کیسا لطفِ تمنّائے مصطفیٰؐ طاہرؔ
یہ راز آپؐ کا ہر محوِ جستجو جانے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(اگر گل حسن والفت کی بہم جوشیدنی جانے)

تصوّر میں حضوری کے مزے جو اِس نے لوٹے ہیں
''زبانِ ہر سرِ مو، حالِ دل پرسیدنی جانے''

وہ روضہ ہو کہ گنبد ہو وہ مسجد ہو کہ محرابیں
ہر اک منظر ہی طیبہ کا مرا دل دیدنی جانے

نبیؐ کی چشمِ رحمت سے مٹی جملہ پشیمانی
وگرنہ معصیت اپنی تھی ہم نادیدنی جانے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(گلستاں بے تکلّف پیشِ پا افتادہ مضموں ہے)

نبیؐ کی مدح کا پیشِ نظر محبوب مضموں ہے
قلم قرطاس پر ہے اور صفت ہر ایک موزوں ہے

کبوتر بھی ہیں اپنے رنگ میں وصّافِ پیغمبرؐ
ہمارے واسطے گر چہ صدا ان کی غٹر غوں ہے

نقیبِ منزلِ عفو و عطا ہے ہر حسیں منظر
پئے بخشش مدینے کا نظارا بہجت افزوں ہے

نہیں مہر و مہ و انجم ہی ممنونِ کرم ان کے
بہ لمسِ کفشِ شاہِؐ دیں خدا کا عرش ممنوں ہے

ہے نادم جرمِ عصیاں پر جو طاہؔر اندروں میرا
خجالت سے بھرا پیشِ مواجہ میرا بیروں ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(صبح سے معلوم آثارِ ظہورِ شام ہے)

ڈوبتی نبضیں بتاتی ہیں ظہورِ شام ہے
آپؐ کا دیدار ہو تو شب بھی خوش انجام ہے

آپؐ کے قدموں میں بیٹھا تو مرے دل نے کہا
جنت الفردوس کا اب کیوں خیالِ خام ہے

میرا نام اور میری نسبت، میری روح وقلب و جاں
آپؐ ہی کے نام سے ہے آپؐ ہی کے نام ہے

''بس کہ تیرے جلوۂ دیدار کا ہے اشتیاق''
التجائے دید آقاؐ! لب پہ صبح و شام ہے

ہر گھڑی انؐ کا تصوّر روز و شب انؐ کا خیال
مدحتِ سرکارؐ سے طاہرؔ ہمیں بس کام ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(دیکھتا ہوں وحشتِ شوقِ خرام آمادہ سے)

مدّعا پایا ہے دل نے بختِ خیر آمادہ سے
دور صحرا ہو گیا ہے آج صحرا زادہ سے

پا گیا تعبیر آخر کار خوابِ حاضری
جا رہا ہوں سوئے طیبہ جدہ کے میں جادہ سے

جب رہیں مستِ مئے حبِّ نبیؐ آٹھوں پہر
تو ہمیں ہو کیا غرض جام و سبو و بادہ سے

ہے سجی محفل نبیؐ کی اور صدائے مرحبا
آ رہی ہے آسماں کے خیمۂ استادہ سے

گوہرِ عشقِ نبیؐ رکھتے ہیں دامن میں مگر
اہلِ دنیا کو دکھائی دیتے ہیں ہم سادہ سے

دل بھی آقاؐ پر فدا اور جانِ بھی انؐ پر نثار
چاہتی ہے کیا یہ دنیا طاہرِ دلدادہ سے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف

(اے خیالِ وصل، نادر ہے مے آشامی تری)
رحمتِ حق ہے غلامِ مصطفیٰؐ! حامی تری
کام آئی ہجر میں ہے اشک آشامی تری

کامراں ہو کے ہے پلٹی تیری آہِ نارسا
''میرے کام آئی، دلِ مایوس! ناکامی تری''

میں تری عظمت پہ قرباں اے بلالِ مصطفیٰؐ
رشکِ صد حورانِ جنت ہے سیہ فامی تریؓ

پھول بلبل قمریاں آقاؐ تری منت گزار
بخشتی ہے نور گلشن کو گل اندامی تریؐ

روشنی کی ہر کرن سے اکتسابِ نور کر
رہنمائی کر رہے ہیں رومیؒ و جامیؒ تری

بھول جاتا ہے نبیؐ کی نعت میں تو نیند کو
اجر دے گی تجھ کو طاہر غفلت آرامی تری

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(چشمِ گریاں، بسملِ شوقِ بہارِ دید ہے)

آپؐ کی مشکل کشائی سے بندھی امید ہے
''یا علیؓ! وقتِ عنایات و دمِ تائید ہے''
تحفۂ خرمائے عجوہ زائریں کے واسطے
نسخۂ اکسیرِ دل جوں حَبِّ مروارید ہے
ارضِ طیبہ! پا کے تو لمسِ کفِ پائے حضورؐ
رشکِ فردوسِ بریں ہے، غیرتِ ناہید ہے
ماننے والوں کو ہے انؐ کی شفاعت کی نوید
کافر و زندیق انؐ کے لطف سے نومید ہے
جگمگا اٹھے ہیں جس کے نور سے ارض و سما
مطلع بطحا سے ابھرا وہ حسیں خورشید ہے
مکہ ہو، طیبہ ہو، جنّت ہو کہ ہو عرشِ بریں
لمسِ نعلینِ محمدؐ باعثِ تجدید ہے
مل گیا پروانہ شہرِ مصطفیٰؐ کی دید کا
اس نویدِ دید میں طاہر ہماری عید ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(دل سراپا وقفِ سودائے نگاہِ تیز ہے)

منظرِ دربارِ خوش آثار کیف آمیز ہے
شہرِ سرکارؐ دو عالم مشک و عنبر بیز ہے

وجہِ تنویرِ دلِ عشّاق ہے شہرِ رسولؐ
روضۂ اطہر نبیؐ کا ہر گھڑی ضو ریز ہے

پھیر دیتی ہے نگاہیں سبز گنبد کی طرف
نکہتِ بادِ بہاری اشتیاق انگیز ہے

مدحتِ سرکارؐ ہے وجہِ بہارِ زندگی
یادِ مقصودِ دو عالم خوب دل آویز ہے

اڑتا جاتا ہے مدینے کی طرف رخشِ خیال
اور امّیدِ کرم صد جنبشِ مہمیز ہے

لطفِ خاص ان کا سکینت آفریں ہے آج بھی
گردشِ ایّام طاہرؔ گرچہ تند و تیز ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(نظر پرستی و بے کاریِ خود آرائی)

نبیؐ کے شہر میں ہر درد کی دوا پائی
ہوں خوش نصیب مجھے خاکِ طیبہ راس آئی

تُو بخت ور ہے دو عالم میں آمنہؓ مائی
خوشا کہ دولتِ کونین تیرے ہاتھ آئی

ہے احترام و ادب مصطفیٰؐ کا وجہِ وقار
یہی ہے باعثِ توقیر و عزّت افزائی

بتا رہا ہے یہ انجامِ خسروِ پرویز
مرے حضورؐ کا گستاخ پائے رسوائی

نبیؐ کے روضۂ اطہر کے سب حوالے ہیں
بہار و نکہت و کیف و سرور و رعنائی

یہ چاند یونہی نہیں محوِ طوفِ شہرِ رسولؐ
کہ اس کی خاک سے پاتا ہے نورِ زیبائی

یہ آشکار ہے قرآں کی نصِّ قطعی سے
جہاں میں آپؐ کے دم سے ہے نور افزائی

کلیمؑ کو ہے کلیمی ملی نبیؐ کے طفیل
رہینِ منّتِ سلطانِؐ دیں مسیحائی

کھڑا ہوں پیشِ مواجہ بہ دامنِ عصیاں
اس افتخار پہ حیرت زدہ ہے بینائی

نبیؐ کی یاد ہے اور رات کا ہے پچھلا پہر
عطا سے انؐ کی ثنا فکر میں ہے در آئی

نبیؐ نے نورِ بصارت عطا کیا طاہرؔ
انھیؐ کے صدقے بصیرت بھی دل نے ہے پائی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(گدائے طاقتِ تقریر ہے، زباں تجھ سے)

بہار تجھ سے ، صبا تجھ سے ، گلستاں تجھ سے
خزاں جو دُور ہے مجھ سے، تو جانِ جاں تجھ سے

غزال و شتر و فَرَس کو بھی ہے اماں تجھ سے
پرندگاں کے ہیں محفوظ آشیاں تجھ سے

سخن کو ، تیرے کرم سے ملی عجب توقیر
زمیں ثنا کی ہوئی رشکِ آسماں تجھ سے

ترےؐ ہی اسمِ مبارک سے آنکھ روشن ہے
ہیں روشن انجم و مہتاب و کہکشاں تجھ سے

ہے انتظار کے لمحوں میں اضطراب بہت
ملے گا اذنِ حضوری، قرارِ جاں! تجھ سے

تُو اپنے بندۂ عاجز پہ لطف فرما دے
امیدوار ہے یہ شاہِؐ دو جہاں تجھ سے

بنے ہیں کوثر و تسنیم تشنگاں کے لیے
ہیں شاد کام و خوش انجام تشنگاں تجھ سے

کھلا ہے شہرِ مدینہ میں خلد کا منظر
ہر ایک زائرِ طیبہ ہے شادماں تجھ سے

ہو میری شب ترے دیدار سے ضیاؐ! روشن
ہو میرے خواب کی تعبیر ضو فشاں تجھ سے

میں تیری مدح میں اسلوبِ خاص رکھتا ہوں
یہ میرا حسنِ نگارش ہے جاوداں تجھ سے

تراؐ یہ ذکرِ مکرّم ہے پاسباں میرا
ملا درود کا طاہرؔ کو سائباں تجھ سے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلُن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(شکلِ طاؤس، گرفتار بنایا ہے مجھے)

گنبدِ سبز بہ صد کیف دکھایا ہے مجھے
دل نے طیبہ کا نظارا بھی کرایا ہے مجھے

کوئی افتاد مجھے زیر و زبر کر نہ سکی
عشقِ سرکارؐ دو عالم نے بچایا ہے مجھے

مجھ کو نیچا کہیں سرکارؐ نے ہونے نہ دیا
صرف اللہ کے آگے ہی جھکایا ہے مجھے

دل کی تہذیب تو جذبے کی طہارت کے لیے
حق نے عشقِ شہِؐ کونین سجھایا ہے مجھے

میرے وجداں پہ اتارے ہیں کرم بار خیال
اپنی امّیدِ شفاعت پہ لگایا ہے مجھے

داغِ عصیاں نہ رہا دل پہ ذرا بھی طاہرؔ
شرم نے پیشِ مواجہ جو رلایا ہے مجھے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعِلُن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(باغ تجھ بن گلِ نرگس سے ڈراتا ہے مجھے)

ذرّہ ذرّہ مہ و اختر نظر آتا ہے مجھے
منظرِ طیبہ ، تصوّر جو دکھاتا ہے مجھے

ہر سخن نعت کا کھلتا ہے گلابوں کی طرح
سیر یوں گلشنِ طیبہ کی کراتا ہے مجھے

یاد آتا ہے مواخات کا منظر مجھ کو
جب محبت سے کوئی دوست بلاتا ہے مجھے

نقشِ نعلینِ پیمبرؐ پہ میں رکھتا ہوں جبیں
عشقِ سرکارؐ یہی کام سجھاتا ہے مجھے

رنجِ مہجوریِ طیبہ ہو مجھے کیوں نہ عزیز
طاہر آلامِ جہاں سے جو بچاتا ہے مجھے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(قتلِ عشّاق نہ غفلت کشِ تدبیر آوے)

گنبدِ سبز کی جب سامنے تصویر آوے
میری سوچوں میں عجب نزہتِ تحریر آوے

وجہِ تخلیقِ جہاں نورِ محمدؐ کا ظہور
بزمِ ہستی میں اسی نور سے تنویر آوے

مسجد و منبر و محراب ہیں نعتوں کے حروف
سطرِ مدحت میں نظر روضے کی تصویر آوے

کعبؓ و حسّانؓ کو مدحت پہ نوازا جیسے
میری قسمت میں بھی آقاؐ وہی توقیر آوے

فنِ مدحت بھی عطا انؐ کی ہے طاہرؔ ورنہ
مجھ کو تدبیر نہ تحریر نہ تقریر آوے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلُن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(تشنۂ خونِ تماشا جو وہ پانی مانگے)

میری پیشانی مدینے کی نشانی مانگے
سجدۂ شوق کو یہ کیف رسانی مانگے

آپ کرتی ہے پذیرائی عطائے خالق
دل جب آقاؐ کے وسیلے کی زبانی مانگے

حفظِ ناموسِ رسالت کا حوالہ جو بنے
جذبۂ عشقِ محمدؐ وہ جوانی مانگے

منتظر جنبشِ ابرو کی رہے بادِ صبا
سرعتِ برق پئے مژدہ رسانی مانگے

دل مرا بہرِ ثنا لفظ مقدّس چاہے
اور سرکارؐ سے تاثیرِ معانی مانگے

خواب میں انؐ کی زیارت بھی عطا ہو طاہرؔ
آخرِ شب یہ مری اشک فشانی مانگے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مثمن مخبون مشعث محذوف

(ہر قدم، دوریِ منزل ہے نمایاں مجھ سے)

حق کو مطلوب ہے حبِّ شہِ خوباں مجھ سے
صاف کہتی ہے یہ ہر آیۂ قرآں مجھ سے
اپنے مرشد کی میں یادوں کے جلاتا ہوں چراغ
''صورتِ رشتۂ گوہرؒ ہے چراغاں مجھ سے''(۱)
دوریاں دور کریں، چشمِ کرم ہو آقاؐ!
''ہر قدم، دوریِ منزل ہے نمایاں مجھ سے''
حاضری کا نہ میسّر تھا وسیلہ جب تک
میں پریشان تھا دل سے وہ پریشاں مجھ سے
شہرِ طیبہ میں حضوری کے قرینے پوچھے
دل جو دیدہ سے تو یہ دیدۂ حیراں مجھ سے
سایۂ گنبدِ خضریٰ کی بدولت طاہرؔ
ہے سیہ بختی کا سایہ بھی گریزاں مجھ سے

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔روحانی پیشوا جناب پروفیسر گوہر عبدالغفارؒ۔ ہر قدم، دوریِ منزل ہے نمایاں مجھ سے ۳۔خوابِ جمعّیتِ مخمل ہے پریشاں مجھ سے۔نوٹ: دونوں غزلوں کی مشترک زمین کے سبب ایک ہی نعت کہی گئی ہے۔

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون مشعث محذوف
(فرصت آئینۂ صد رنگِ خود آرائی ہے)

جب سے سرکارؐ کے قدموں میں جگہ پائی ہے
دل کی پھر اور کہیں بھی نہیں بن آئی ہے

جانے کب لوٹ کے آئیں وہ حضوری لمحے
جب کیا یاد انھیںؐ آنکھ یہ بھر آئی ہے

دل کو سودا ہے تو بس شہرِ شہؐ والا کا
روح بھی میری مدینے کی تمنّائی ہے

آپؐ کے پاک وسیلے سے ہے جب بھی مانگا
رب کے الطاف نے کی خوب پذیرائی ہے

ہم نے اظہارِ عقیدت کے جلائے ہیں چراغ
رات دن جب بھی میسر ہوئی تنہائی ہے

میں تو تکتا ہوں سوئے شافعِؐ محشر طاہرؔ
کیوں تحیّر میں ہر اک چشمِ تماشائی ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن اشتر
(کارگاہِ ہستی میں لالہ داغ ساماں ہے)

آپؐ کا مواجہ پر جلوہ نور افشاں ہے
چشمِ تر درخشاں ہے ، دل مرا فروزاں ہے

اب تو پر گہر آقاؐ ! دل کا یہ صدف کر دیں
اشکِ غم کا ہر قطرہ مثلِ آبِ نیساں ہے

سانس تک میں خوشبو ہے، آپؐ کی ثناؤں سے
نکہتیں ہیں دامن میں، دل مرا گلستاں ہے

گل صفت دعاؤں سے خار زار گلگوں ہیں
رنگ میں درودوں کے عافیت کا ساماں ہے

ہوں ریاضِ جنّہ میں، ناز ہے نصیبوں پر
نشۂ حضوری میں دل حریفِ رنداں ہے

نامِ بھی نسب بھی ہے، نسبتِ نبیؐ بھی ہے
طاہر اپنی صدّیقی نسبتوں پہ نازاں ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعِلُن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(گریہ، سرشاریِ شوقِ بہ بیاباں زدہ ہے)

دل بہ مہجوریِ طیبہ تپِ ہجراں زدہ ہے
سینہ عاشق کا شہاؐ! دردِ فراواں زدہ ہے

تپشِ روزِ قیامت میں ہے بردہ تیرا
بارشِ لطف ہو یہ آتشِ سوزاں زدہ ہے

اس کی قسمت میں بھی ہو ساحلِ طیبہ شاہاؐ!
کشتیِ بخت مری کب سے یہ طوفاں زدہ ہے

دل کی امّید نہ امّید ہی بس رہ جائے
دل کے ارمان ہوں پورے کہ یہ ارماں زدہ ہے

قریۂ نور کا ہر ذرّہ ہوا جاذبِ دل
چومتا جاتا ہے طاہرؔ کہ یہ ہجراں زدہ ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(خوابِ غفلت بہ کمیں گاہِ نظر پنہاں ہے)

آپؐ کی ذات میں اک نورِ بشر پنہاں ہے
اور اللہ کا بھی نورِ دگر پنہاں ہے

انؐ کی یادوں میں گرا اشک گہر رنگ بنے
''نالہ، در گردِ تمنّائے اثر پنہاں ہے''

سجدۂ شوق میں پلکیں ہیں جھکیں پلکوں پر
جالیاں سامنے ہیں اور نظر پنہاں ہے

بند دھڑکن کی بھی آواز کیے بیٹھا وہ
حاضر اس در پہ ہے دل یوں کہ خبر پنہاں ہے

طاہرؔ ارواحِ مقدّس کی امیں خلدِ بقیع
ایک اک قبر میں اک طرفہ گہر پنہاں ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(دامانِ دل بہ وہمِ تماشا نہ کھینچئے)

دل سے صدائے سوزِ فقیرانہ کھینچئے
در پر نبیؐ کے، کاسے کو بے جا نہ کھینچئے

گر بات ہو حضورؐ کے ناموس کی کبھی
شمشیرِ آب دار دلیرانہ کھینچئے

وعدہ کریں حضورؐ سے، حق پر چلیں گے ہم
راہِ غلط سے پاؤں حریفانہ کھینچئے

حبِّ نبیؐ سے لایئے رعنائیِ خیال
قرطاس پر خطوط نفیسانہ کھینچئے

ہوں دوریِ مدینہ سے آقاؐ تباہ حال
للہ! مرے نصیب سے ویرانہ کھینچئے

پھولوں کی سیج ہے مجھے شہرِ نبیؐ کی خاک
بستر مرا نہ مجھ سے بہیمانہ کھینچئے

کیسے لپٹ رہا ہے درِ مصطفیٰؐ سے یہ
ہشیار وار بازوئے دیوانہ کھینچئے

آتی نہیں ہے چشمۂ کوثر میں کچھ کمی
پیمانے پر یہاں پہ تو پیمانہ کھینچئے

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔(دامانِ دل بہ وہمِ تماشا نہ کھینچئے)

۲۔(تا چند نازِ مسجد و بت خانہ کھینچئے)

نوٹ: غالبؔ کی مذکورہ دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے جن پر یہ نعت لکھی گئی۔

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(آئینہ کیوں نہ دوں، کہ تماشا کہیں جسے)

میرا نبیؐ کہ عرش کا دولھا کہیں جسے
درباں ہے اسؐ کا طائرِ سدرہ کہیں جسے

تشبیہ جس سے دوں میں وہ تمثیل ہی نہیں
''ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے''

یوں چشم تر میں حسرتِ دیدار ہے تریؐ
''شوقِ عِناں گسیختہ، دریا کہیں جسے''

عشاق! انؐ سے عہدِ وفا ایسے باندھیے
عشقِ نبیؐ میں جان کا سودا کہیں جسے

صدّیقؓ کی وہ ذات صداقت مآب ہے
کون و مکاں کے شاہؐ بھی سچّا کہیں جسے

جس کو بُرا حضورؐ نے سمجھا برا ہے وہ
اچھا ہے طاہؔر آپؐ ہی اچھا کہیں جسے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(جس جا نسیم شانہ کشِ زلفِ یار ہے)

مدحت مری زبان سے جو آشکار ہے
حبِّ رسولِ پاکؐ کی آئینہ دار ہے
مجھ سا گناہگار ہے قدموں میں آپؐ کے
کیا شانِ بے نیازیِ پروردگار ہے
اظہارِ شکر کے لیے اے مونسِؐ جہاں
لب پر درود آپؐ ہی کا بار بار ہے
ہے ناصبور حاضری کے باوجود بھی
دل مستقل قیام کو مِنّت گزار ہے
''لاتقنطوا'' ہے اس شہِؐ والا کی اک ادا
جس کا وجود رحمتِ پروردگار ہے

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ (جس جا نسیم شانہ کشِ زلفِ یار ہے)
۲۔ (رمنّت کشی میں حوصلہ بے اختیار ہے)

نوٹ: غالبؔ کی مذکورہ دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے جن پر نعت لکھی گئی۔

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(مستی، بہ ذوقِ غفلتِ ساقی، ہلاک ہے)

قدموں میں انؐ کے جس کی بچھی مشتِ خاک ہے
مولا نے اس کا بخت کیا تابناک ہے

سوئے نبیؐ جھکی ہے جو پاسِ ادب سے وہ
برگ و گل و ثمر سے لدی شاخِ تاک ہے

دل یوں رواں ہے روضۂ اطہر کے طوف میں
گردش میں ضابطے سے کوئی جیسے چاک ہے

پیارے نبیؐ کی راہ میں آنکھیں ہیں فرشِ راہ
کیسا حسیں صحابہؓ کا طرز تپاک ہے

سرکارؐ کے لعاب کی تاثیر دیکھیے
بئرِ علیؓ کا آب مطہّر ہے پاک ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(حسنِ بے پرواخریدارِ متاعِ جلوہ ہے)

نورِ احمدؐ وجہِ اظہارِ شعاعِ جلوہ ہے
''آئنہ یک دست ردِّ امتناع جلوہ ہے''

کون لاسکتا ہے تابِ جلوۂ نورِ خدا
آفتابِ چرخ انؐ کی اک شعاع جلوہ ہے

عیدِ میلادُ النبیؐ کے جشن کا یہ اہتمام
کیسۂ دل کے لیے زرّیں متاع جلوہ ہے

ہے مدینہ چھوڑنے کا آج منظر دیدنی
''چشمِ وا گردیدہ، آغوشِ وداعِ جلوہ ہے''

مظہرِ ذات و صفاتِ حق ہے ذاتِ مصطفیٰؐ
پیکرِ رحمت میں کیا کیا اختراعِ جلوہ ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(عرضِ نازِ شوخیِ دنداں برائے خندہ ہے)

شافعِ روزِ قیامت سے رجائے خندہ ہے
برزخ و محشر بھی مجھ کو اب تو جائے خندہ ہے

آیۂ ''جاؤک'' ہے اک سمت بخشش کی نوید
اک طرف ''لاتقنطوا'' خوش کن صدائے خندہ ہے

اے فقیرِ مصطفیٰؐ ! گریہ کناں ہے کس لیے
واقفِ گریہ بھی ہے جو آشنائے خندہ ہے

ہے تبسّم کی بِنا حبِّ رسولِؐ ہاشمی
انؐ سے دوری، دوریِ نشو و نمائے خندہ ہے

زائرِ شہرِ نبیؐ کی واپسی کی ہے گھڑی
امتحانِ ضبط میں آب و ہوائے خندہ ہے

دامنِ تنگِ گدا طاہرؔ بچھا انؐ کے حضور
التجا پیشِ شہِؐ عالم دعائے خندہ ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف/مقصور
(شوخیِ مضرابِ جولاں، آبیارِ نغمہ ہے)

مطربِ مدحت نے چھیڑا خوب تارِ نغمہ ہے
ہے صدا صلِّ علیٰ کی یا بہارِ نغمہ ہے

جو ثنائے خواجۂ بطحا کی صورت ہے ڈھلا
زمزمہ وہ باعثِ صد افتخارِ نغمہ ہے

جس میں انؐ کی صورت وسیرت کا ہوآہنگ ورنگ
کائناتِ نغمہ میں وہ شاہکارِ نغمہ ہے

عیدِ میلادُ النبیؐ کی ہیں محافل اوج پر
''گوش ہا سیمابی و دل بے قرارِ نغمہ ہے''

اک تسلسل سے اترتے ہیں ثناؤں کے حروف
یہ زباں طاہؔر کی گویا آبشارِ نغمہ ہے

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(رحم کر، ظالم، کہ کیا بودِ چراغِ کشتہ ہے)
دوری بن جائے مبادہ وجہِ مرگِ ناگہاں
''نبضِ بیمارِ وفا، دودِ چراغ کشتہ ہے''
جاتے جاتے روشنی کی ہر لپک کہتی رہی
ہو فنا فی النعت مقصودِ چراغ کشتہ ہے

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(تپش سے میری وقفِ کس مکش، ہر تارِ بستر ہے)
بنا کے ہم سفر صدیقؓ کو آقاؐ نے فرمایا
شبِ ہجرت علیؓ! تو طالعِ بیدارِ بستر ہے
بنا کمخواب لمسِ پیکرِ سرکارؐ کے صدقے
سکوں آور علیؓ کے واسطے ہر تارِ بستر ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(خطر ہے، رشتۂ الفت رگِ گردن نہ ہو جاوے)

محبت سے تہی آقاؐ! مرا جیون نہ ہو جاوے
کہیں آتش زدہ ایمان کا خرمن نہ ہو جاوے

زمینِ شہرِ طیبہ میں دعا ہے دفن ہونے کی
کہیں پردیس میں مولا مرا مدفن نہ ہو جاوے

حضوری کی تڑپ دل میں فزوں تر ہوتی جاتی ہے
کہیں یہ بے قراری ہی نفس افگن نہ ہو جاوے

بچوں اسبابِ دنیا کی تمنّا سے مرے آقاؐ
ہوس سے یا نبی! آلودہ یہ دامن نہ ہو جاوے

مرا دل حب احمدؐ سے تہی ہو یہ نہیں ممکن
اگرچہ سارا عالم ہی مرا دشمن نہ ہو جاوے

چراغِ عشقِ محبوبِ خدا جلتا رہے طاہرؔ
ضیا سے اس کی جب تک جاں تری روشن نہ ہو جاوے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(نوائے خفتۂ الفت اگر بے تاب ہو جاوے)

نبیؐ کے شہر میں عاشق کا دل شاداب ہو جاوے
مدینے سے نکل کر ماہیِ بے آب ہو جاوے
زِ ابرِ رحمتِ حق کشتِ جاں سیراب ہو جاوے
کبھی شرمندۂ تعبیر یہ بھی خواب ہو جاوے
کہیں بیدار کر کے نیند سے آقاؐ مجھے طاہرؔ
ذرا ''تغلیبِ مدحت'' کا مکمل باب ہو جاوے!
میں جب بھی سوئے طیبہ قافلے چلتے ہوئے دیکھوں
حضوری کے لیے ہر ہر نفس بے تاب ہو جاوے
سنور جائے مقدّر بارشِ الطافِ آقاؐ سے
خدایا یوں مرے دل کی زمیں سیراب ہو جاوے
میسّر آخرِ شب نورِ احمدؐ کا ہو گر جلوہ
شبِ دیجورِ قسمت کو عطا مہتاب ہو جاوے
سجا ہے سبز گنبد عارضِ ارضِ مدینہ پر
کہ منظر جاں نوازِ خاطرِ احباب ہو جاوے

عطا ہو قربِ محرابِ تہجد گر مجھے آقاؐ(۱)
بیاضِ عمر کا وا اک نرالا باب ہو جاوے
جو ذرّہ خاک کا بوسہ زنِ پائے محمدؐ ہو
نگاہِ عاشقاں میں وہ دُرِ نایاب ہو جاوے
کوئی پوچھے جو رستہ کعبے سے شہرِ مدینہ کا
اشارے کو سوئے طیبہ رخِ میزاب ہو جاوے
بہار روضۂ رشکِ ارم گر دیکھ لے رضواں
فدائے گنبد و بام و در و محراب ہو جاوے
فراقِ یار میں روتے ہوئے بندھ جائے جب ہچکی
سرشکِ چشمِ تر جوں بادۂ خوناب ہو جاوے
یہ ناممکن نہیں ہر گز محیطِ قعرِ دریا میں
غلامانِ نبیؐ کا پاسباں گرداب ہو جاوے
کریں حق سے دعا ، پڑھ کر درودِ پاک جب انؐ پر
وسیلہ مصطفیٰؐ کا باعثِ ایجاب ہو جاوے
جنیدؒ و بایزیدؒ اِس در پہ آئیں روک کر سانسیں
مبادا دولتِ عفوِ گنہ نایاب ہو جاوے
حدِ پروازِ جبریلِ امینؑ سدرہ ہے بس طاہر
ورودِ شاہؐ کو وا عرش کا شہباب ہو جاوے

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ وہ نشان جہاں رسول اللہ ﷺ نمازِ تہجد ادا فرماتے تھے۔

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(دلِ بیمار از خود رفتہ، تصویرِ نہالی ہے)

ثنائے سرورِ کونینؐ کا ہر نقش عالی ہے
ہر اک مضموں نقیبِ غایتِ شیریں مقالی ہے

نبیؐ کا ذکر زیبِ خلوت و جلوت رہے ہر دم
خوشا شاہؐ زمن کے قرب کی کیا رہ نکالی ہے

درِ فردوس تک اس کی شفاعت ساتھ ہے اپنے
وہؐ حامی ہے، وہؐ ناصر ہے، وہیؐ امّت کا والی ہے

یقیں ہے مجھ کو اسؐ کی رحمت للعالمینی پر
کہ جس نے ڈوبتی نبضوں میں پھر سے جان ڈالی ہے

بڑھاتی ہے یہ ہر لمحہ مرا ذوقِ طلب طاہرؔ
ریاض الجنّہ کی خواہش بھی کیا زرّیں خیالی ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(شبنم بہ گلِ لالہ، نہ خالی زِ ادا ہے)

دیں اذنِ حضوری مرے اشکوں کی صدا ہے
مقبول ہو آقاؐ یہ مرے دل کی دعا ہے

مدّت سے گرفتارِ مصیبت ہوں میں آقاؐ!
اک چشمِ عنایت کہ یہی ردِّ بلا ہے

کیوں جائے درِ غیر پہ یہ تیرا نمک خوار
دامن تری خیرات سے جب اِس کا بھرا ہے

بے کس کوئی نرغے میں جب آلام کے آیا
فوراً شہؐ والا کا کرم اُس پہ ہوا ہے

''دل، خوں شدۂ کش مکشِ حسرتِ دیدار''
آنکھوں میں بھی ہر طور تمنائے لقا ہے

لپکا سرِ فاراں جو ترےؐ نور کا جلوہ
ظلمت کدہ بنیاد پہ اپنی ہی گرا ہے

محبوبؐ کی بیداریِ شب دیکھ کے اللہ
تحدیدِ عبادت کی گرہ کھول رہا ہے

حد درجہ رہِ دین میں تقویٰ کا ہے اکرام
تقویٰ کی بنا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ ہے

یہ شکر کا لمحہ ہے ترے واسطے طاہؔر
اعزاز تجھے مدحِ پیمبرؐ کا ملا ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر

(زلفِ سیہ، افعی نظرِ بد قلمی ہے)

جب سے درِ آقاؐ پہ نظر میری جمی ہے
طالب مرے دیدار کا باغِ اِرَمی ہے

مدحت تریؐ ہر طور ہے زیبِ لبِ اظہار
صد شکر کہ حاصل مجھے ثابت قدمی ہے

اک نعت مرے گوشۂ وجداں میں ہے مستور
اک نعتِ مکرّم مرے زیرِ قلمی ہے

کیوں آئے تمنائے جناں میرے لبوں پر
جنت تو مرے شاہؐ کے زیرِ قدمی ہے

مانگے ہی نہ کوئی تو یہ کوتاہی ہے اس کی
آقاؐ کے خزانوں میں کہاں کوئی کمی ہے

تقویٰ کی بنا پر ملے اللہ سے اکرام
گورا ہے کہ کالا ، عربی یا عجمی ہے

کچھ خوف نہ ہو گا تجھے طاہر سرِ میزاں
جب فردِ عمل نعت سے عالی حشمی ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(اس قامتِ رعنا کی جہاں جلوہ گری ہے)

مہر و مہ و اختر میں تری جلوہ گری ہے
تو نورِ خدا! وجہِ طلوعِ سحری ہے

صورت نہ بھٹکنے کی رہی کوئی بھی باقی
یوں رہبرِ کونین نے کی راہبری ہے

منگتا جو بھٹک جائے درِ شاہِؐ زمن سے
پھر اس کے مقدّر میں فقط دربدری ہے

قرآن بھی فرقان بھی تو اوّل و آخر
طاہا بھی ہے یٰسین بھی کیا ناموری ہے

اس چشمِ کرم بار کا اعجاز تو دیکھو
عاصی کی بھی جھولی زرِ بخشش سے بھری ہے

مونس بھی ہیں محسن بھی ہیں وہؐ شافعِ محشر
کیا اس سے بڑی اور کوئی خوش خبری ہے

وہ محفظِ سلطانِ دو عالم میں ہے آیا
جس نے بھی جبیں آپؐ کی چوکھٹ پہ دھری ہے

ہر شاخِ ثمر بارِ تمنّا تری طاہرؔ
بارانِ عنایاتِ محمدؐ سے ہری ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(تا چند نفس غفلتِ ہستی سے برآوے)

جو ساتھ لیے نعت کا زادِ سفر آوے
کاہے کو جلانے اسے نارِ سقر آوے

اے تشنہ لبی نعت کے فیضان کے صدقے
مائل بہ کرم ساقیٔ کوثر نظر آوے

بخشے مرے گریہ کو پذیرائی وہ داماں
جب دیدۂ پر آب سے موج گہر آوے

آ جاتی ہیں امواجِ کرم جوش میں انؐ کی
جب آنکھ مری اشکِ ندامت سے بھر آوے

دوری میں حضوری کی فزوں تر ہو تمنّا
جب چشمِ تصوّر کو درِ شہؐ نظر آوے

انسان ''کرونا'' کی وبا سے ہوں شفا یاب
آقاؐ مری فریاد میں ایسا اثر آوے

زیبِ سرِ طاہؔر ہوں جو نعلینِ محمدؐ
کیوں کشمکشِ تاجِ سکندر میں سر آوے

چوموں میں قدم اس کے، مدینے کی طرف سے
پیغامِ طلب لے کے جو پیغام بر آوے

سرعت سے ہو اس تحفۂ توصیف کی تکمیل
صدقے شہؐ کوثر کے یہ امّید بر آوے

پائے درِ سرکارؐ سے تو گوہرِ تحسیں
طاہؔر تری قسمت میں بھی ایسا ہنر آوے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(نگہ اس چشم کی افزوں کرے ہے ناتوانائی)

خدا کی خاص رحمت ہے برائے تشنگاں لائی
''بہ عشقِ ساقیِ کوثر، بہارِ بادہ پیمائی''

درودِ پاک کی محفل سجی ہے دل کے آنگن میں
عجب نسخہ پئے ردِ غم و آلام ہے لائی

عقیدت آپؐ کی سیرت محبت آپؐ کی صورت
عقیدت سے ہے رعنائی محبت سے ہے زیبائی

وفا آثار آنسو ہیں مری آنکھوں کے حلقوں میں
مرے جذبوں کو ملتی ہے سدا ان سے پزیرائی

کہوں طاہرؔ میں جب نعتِ شہِ کون و مکاں تنہا
عجب کیفِ ثنا دیتی ہے مجھ کو میری تنہائی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(غم وعشرت، قدم بوسِ دلِ تسلیم آئیں ہے)

جو دل میں ہے حضوری کی دعا ہونٹوں پہ آمیں ہے
ہماری آنکھ میں بھی حاضری کا خوابِ تمکیں ہے
تمنّا بڑھتی جاتی ہے مدینے میں حضوری کی
اجازت بخشیے آقاؐ! یہی سامانِ تسکیں ہے
سوالی بن کے آیا ہے درِ رحمت پہ آقاؐ کے
طلب گارِ نگاہِ لطف یہ محتاج و مسکیں ہے
طیور و وحش پر رحمت کناں دستِ سخا انؐ کا
مددگارِ گروہِ طوطی و درّاج و شاہیں ہے
زہے قسمت مجھے کارِ ثنا و نعت راس آیا
مرا ایمان روشن اس سے اور کامل مرا دیں ہے
مری جنت ہے طاہرؔ سرورِ عالمؐ کے قدموں میں
ریاضِ جنّہ لیکن آپؐ کے روضے کا بالیں ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(محوِ آرامیدگی، سامانِ بے تابی کرے)

دوریِ شہرِ مدینہ دل میں بے تابی کرے
ضبط کب تک دردِ ہجراں چشمِ سیلابی کرے

ہو کرم سے آپؐ کے پورا یہ خوابِ حاضری
ناخنِ تعبیر تارِ دل کی مضرابی کرے

جلوۂ زیبائے روضہ بھی ہو بختوں میں مرے
آخرِ شب آرزو یہ اشکِ عنّابی کرے

محفلِ میلاد کا جس شب کریں ہم اہتمام
ذکرِ نورِ مصطفیٰؐ اس شب کو مہتابی کرے

حور و غلمان و ملک بھی انؐ کے ہیں احسان مند
طاہرؔ انؐ کی آرزو ہر خاکی و آبی کرے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(اے خوشا! وقتے کہ ساقی یک خمستاں وا کرے)

ڈوب کر عشقِ نبیؐ میں گیت جب گایا کرے
عندلیبِ جاں بھی چہکے پھول بھی مہکا کرے

گل درودِ پاک کی امواج سے مہکا کرے
بلبلِ مشتاق انؐ کے گیت ہی گایا کرے

کون جاتا ہے رسولِ پاکؐ کا در چھوڑ کر
میں یہیں پر ہی رہوں اے کاش یوں مولا کرے

چاپ قدموں کی تو چھوڑیں، جالیوں کے سامنے
وہ صدا بھی روک دوں میں سانس جو پیدا کرے

گنبدِ خضرا کا منظر چشمِ تر پر گر کھلے
دائیں بائیں کس کو فرصت ہے کہ پھر دیکھا کرے

شکر ہے خیر الوریٰ کے سامنے حاضر ہے دل
جس قدر چاہے رخِ سرکارؐ کو دیکھا کرے

ساتھ جب ان کی شفاعت ہے تو ڈر کس بات کا
جب کوئی چاہے مرے اعمال کو تولا کرے

عظمتِ صدیقؓ و فاروقِؓ نبیؐ کو مان لے
یا کوئی یوں پہلوئے سرکارؐ میں سویا کرے

آبِ زم زم بھی پیے اور چاہے کوثر کے بھی جام
طاہرانؐ سے چاہیے دل بے جھجک مانگا کرے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(چاک کی خواہش اگر وحشت، بہ عریانی کرے)

حبِ احمدؐ جب حریمِ دل میں تابانی کرے
آگہی فکر و نظر میں جلوہ سامانی کرے
''جلوے کا تیرےؐ وہ عالم ہے کہ گر کیجے خیال
دیدۂ دل کو زیارت گاہ حیرانی کرے''(۱)
یاد میں انؐ کی رہوں تو رحمتِ پروردگار
دل کے آنگن پر برابر نور افشانی کرے
پیکرِ خاکی سے ہو کیسے ادا حقِ ثنا
جب خدا اوجِ دنیٰ پر انؐ کی مہمانی کرے
گرمیِ حسنِ تمنّا کا اثر طاہرؔ ہے خوب
اشتیاقِ دید پیدا آنکھ میں پانی کرے

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ غالبؔ کی غزل کا یہ شعر نعت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(بہ نقصِ ظاہری رنگِ کمالِ طبع پنہاں ہے)

دعا کے خیر مقدم کا سبب یہ چشمِ گریاں ہے
نبیؐ کی بارگہ میں اشک رشکِ آبِ نیساں ہے
بنا عرشِ علیٰ کا آج یا رب! کون مہماں ہے
فلک پر روشنی ہی روشنی تا حدِ امکاں ہے
بچاتا ہے نگہباں بن کے جو غفلت نگاہی سے
وہ جلوہ شہرِ طیبہ کا مری آنکھوں میں پنہاں ہے
زمیں سے آسماں تک روشنی ہی روشنی پھیلی
اجالا چارسو ہے جب سے چمکا مہرِ فاراں ہے
نبی کی ذات طاہرؔ ہے وہ انعام خداوندی
کہ جس پر شکر واجب، بر گروہِ جن وانساں ہے

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔(بہ نقصِ ظاہری رنگِ کمالِ طبع پنہاں ہے)۲۔(تمام اجزائے عالم صیدِ دامِ چشمِ گریاں ہے)۳۔(ہجومِ نالہ حیرت عاجزِ عرض یک افغاں ہے) تینوں غزلوں کی مشترک زمین پر نعت لکھی گئی۔

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(تغافل مشربی سے، ناتمامی بس کہ پیدا ہے)

بیانِ مدّعا پیشِ نبیؐ توقیر رکھتا ہے
''اثر فریادِ دل ہائے حزیں کا کس نے دیکھا ہے؟''

کرم انؐ کا ہے مثلِ وسعت افلاک عالم پر
کشادہ دستِ رحمت ہر گھڑی خیر البشرؐ کا ہے

حصولِ ثروتِ پا بوسیِ آقاؐ سے ہے شاداں
نشاطِ دیدۂ بینا رخِ دامانِ صحرا ہے

ہے وجہِ نو بہارِ گلشنِ ایماں ثنا انؐ کی
ثمرور جس کی برکت سے ہر اک نخلِ تمنّا ہے

عطا کرتے ہیں بن مانگے گداؤں کو مرے آقاؐ
مگر فریاد کرنا بھی گدائی کا تقاضا ہے

نہیں ممکن کہ ہو تاریخ میں کوئی مثال ایسی
کہ خادم ہے سواری پر مگر آقاؐ پیادہ ہے

مدینے کے سفر میں ہر قدم ہوں خلد در پہلو
کسے منزل کہوں طاہرؔ، کسے سمجھوں کہ جادہ ہے

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ (اثر سوزِ محبت کا، قیامت بے محابا ہے)
۲۔ (تغافل مشربی سے، ناتمامی بس کہ پیدا ہے)
۳۔ (یہ بزمِ مے پرستی، حسرتِ تکلیف بے جا ہے)
غالبؔ کی مذکورہ تینوں غزلوں کی زمیں مشترک ہے جن پر نعت لکھی گئی۔

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بہرِ پروردن سراسر لطفِ گستر، سایہ ہے)

دیدۂ تر میں تصوّر شاہِؐ دیں کا آیا ہے
یادِ سرکارِؐ دو عالم ہی مرا سرمایہ ہے

از طفیلِ ذوق و شوقِ مدحِ ممدوحِ خدا
''خامہ میرا تختِ سلطانِ سخن کا پایہ ہے''

عقل اِس کو معجزہ اور دل اِسے رحمت کہے
اُسؐ کا سایہ ہے جہاں پر آپؐ جو بے سایہ ہے

بے نہایت ہیں مقامات نبیؐ آفاق میں
آپؐ کا عالم میں پایہ کب کسی نے پایا ہے

رونقِ ہستی ہے طاہؔر مہرِ طیبہ کے طفیل
گر نہ ہوں انوار ان کے زندگی بے مایہ ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(وہ نہا کر آبِ گل سے سایۂ گل کے تلے)

قلب جاری ہو تو رہنا کیوں تعقُّل کے تلے
کب یقینِ عشق رہتا ہے تخیُّل کے تلے

جالیوں کے سامنے ہے دھڑکنوں میں خامشی
اضطرابِ دل بھی آیا ہے تحمُّل کے تلے

جب تلک بلبل ہے محوِ مدحِ گل ہائے حجاز
سینکڑوں گلزار ہیں یک بالِ بلبل کے تلے

گل جو طیبہ کی فضائے فرحت افزا میں کھلا
عندلیبِ روح کی تسکیں ہے اس گل کے تلے

ہے حقیقت ، یہ نہیں طاہرؔ مرا اپنا خیال
ہے جمالِ خلد بھی انؐ کے تجمّل کے تلے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(جوہرِ آئینہ ساں، مژگاں بہ دل آسودہ ہے)

فیضِ نعتِ مصطفیٰؐ سے دل مرا آسودہ ہے
گرچہ دامن داغِ عصیاں سے مرا آلودہ ہے

باطناً ہے دستِ قدرت ظاہراً ہے انؐ کا ہاتھ
ما رَمیتَ اِذ رَمیتَ حق کا یہ فرمودہ ہے

ہے سجاتا گوہرِ مدحِ نبیؐ اب نو بہ نو
کون کہتا ہے کہ یہ خامہ مرا فرسودہ ہے

دم بدم بڑھتی ہی جاتی ہیں نبیؐ کی رحمتیں
کس قدر تسکیں فزا یہ فرحتِ موجودہ ہے

کون طاہرؔ جائے گا شہرِ مدینہ چھوڑ کر
خلدِ طیبہ ہی ہماری منزلِ موعودہ ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(بہارِ تعزیت آبادِ عشق، ماتم ہے)

وفورِ موجِ کرم بہرِ چشمِ پرنم ہے
کہ غم زدوں پہ عطائے رسولِ اکرمؐ ہے
حریمِ دل کی ہے قندیل آپؐ سے تاباں
منوّر آپؐ کے انوار ہی سے عالم ہے
بہ سطحِ چرخ وہی داستانِ سبطِ رسولؐ
رقم طراز ہلالِ مہِ محرّم ہے
خیالِ مغفرتِ عاصیاں شبِ معراج!
عروجِ رحمتِ سرکارؐ کا یہ عالم ہے
وسیلہ ہیں وہیؐ عالم کی آفرینش کا
انھیؐ کے زیرِ کرم جملہ نسلِ آدمؑ ہے
خوشا کرم کہ غلامِ نبیؐ کی مہمانی
بہ نہرِ کوثر و تسنیم و آبِ زمزم ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(عذارِ یار، نظر بندِ چشمِ گریاں ہے)

یہ بات سرورِؐ دیں کے کرم کی برہاں ہے
کہ کارِ نعت میرے واسطے اب آساں ہے
نگارِ گنبدِ خضریٰ سے ہے خرامِ صبا
چمن چمن میں وہی تو بہار ساماں ہے
عمل ہر اک ہے مرا معتبر خدا کے حضور
نثار دل ہے نبیؐ پر تو جان قرباں ہے
نبیؐ نے تحفہ مواخات کا دیا ہم کو
دلوں میں اس لیے مستور پاسِ اخواں ہے
انھیؐ کی شانِ کریمی کا ہے ظہور اس میں
خدا کی خلق میں اشرف ہوا جو انساں ہے
رہینِ منّتِ سرکارؐ میں بھی ہوں طاہر
رہینِ نورِ سراجِ منیر رضواں ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(شفق، بہ دعویِ عاشق گواہِ رنگیں ہے)

دیارِ حبِّ نبیؐ کا عجیب آئیں ہے
غِنا و فقر کو حاصل وقار و تمکیں ہے

ہے مستعار جمالِ نبیؐ سے حسنِ گلاب
کسے حسین سمجھتی نگاہِ گل چیں ہے!

پروئے سلکِ سخن میں ہیں نعت کے موتی
ثنائے شاہؐ کا ہر اک خیال رنگیں ہے

ہے جب یقیں کہ محمدؐ ہیں شافعِ محشر
تو کس سبب سے نبیؐ کا غلام غمگیں ہے

درِ رسولؐ کے ٹکڑوں پہ پل رہا ہوں میں
نبیؐ کا خوانِ کرم تکیہ گاہِ مسکیں ہے

سکوں نواز یہاں بھی ہے کارِ حمد و ثنا
بروزِ حشر بھی طاہرؔ یہ وجہِ تسکیں ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(روتا ہوں بس کہ در ہوسِ آرمیدگی)

مہجوریِ مدینہ میں یہ دل تپیدگی
ہے ملتجی کہ پائے رہِ آرمیدگی

انؐ کے نیاز مند کی رہتی نہیں کبھی
ہرگز شکستہ حالی و حسرت کشیدگی

کیسے اٹھے حضورؐ کے در سے یہ میرا سر
''ہے سجدۂ سپاس بہ منزل رسیدگی''

پابندِ احترام ہے جذبِ دروں مرا
پیشِ مواجہ یونہی نہیں سر خمیدگی

بارانِ رحمتِ شہِؐ کونین کے طفیل
پائی چمن میں سبزے نے ہے نو دمیدگی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(عاشق، نقابِ جلوۂ جانانہ چاہیے)

تشنہ لبی کو ساغر و مینا نہ چاہیے
حب آشنا کو جلوۂ جانانہ چاہیے

ہو گام گام بوسہ زنِ راہ اشتیاق
شہرِ رسول پاکؐ میں یوں جانا چاہیے

مر ہی نہ جائیں اہلِ فراق انتظار میں
آقاؐ! بس ایک چشمِ کریمانہ چاہیے

سب دے چکا لحد میں نکیرین کو جواب
اب التفاتِ چشمکِ جانانہ چاہیے

پیشِ درِ حضورؐ ہے ''لا ترفعوا' کا حکم
یاں ضبطِ شوق عاشقِ دیوانہ! چاہیے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(یوں، بعدِ ضبطِ اشک، پھروں گرد یار کے)

قربان جائیں بخششِ پروردگار کے
امّت یہ زیرِ سایہ ہے رحمت شعار کے
آسودگی ہے بخت میں انؐ کی نگاہ سے
الطافِ مصطفیٰؐ سے ہیں موسم قرار کے
نے گردشِ زمانہ ہے نے خوفِ دشمناں
ہیں درمیان انؐ کی اماں کے حصار کے
رونق فروزِ گلشنِ عالم ترےؐ طفیل
بلبل کے لب پہ گیت ہیں فصلِ بہار کے
روشن چراغ انؐ کے نقوشِ قدوم ہیں
انجم فدا ہوں انؐ کے کفِ زر نگار کے
انؐ کے کرم سے شاد مرا کشورِ حسیں
قلب و جگر نثار مرے تاجدارؐ کے
چشمِ عطائے شاہؐ کا طاہرؔ ہے منتظر
در پر پڑا ہے اس لیے جھولی پسار کے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(بہ فکرِ حیرتِ رم، آئنہ پروازِ زانو ہے)

تخیّل مدح خو میرا قلم وصّافِ مہ رو ہے
ضیا پروین و اختر کی مرے لفظوں میں ہر سو ہے

حریمِ دل کا ہر گوشہ مہک اٹھا ہے خوشبو سے
صبا لائی مدینے سے جو موجِ مشکِ گیسو ہے

مہ و انجم لگے کہنے جو دیکھا گنبدِ خضریٰ
فضائے روضۂ سرکارؐ! رشکِ آسماں تو ہے

عجب ضوریزیِ شمعِ ہدایت ہے زمانے میں
نظر جس سمت اٹھتی ہے وہیں پر جلوۂ ہو ہے

بہت پاسِ ادب ہے ساکنانِ شہرِ آقاؐ کو
کبوتر تک یہاں طاہرؔ ادب مشرب ہے خوش خو ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(بہ دست آوردنِ دل گوہرِ دریائے شاہی ہے)

محمدؐ مصطفیٰؐ کی دو جہاں میں بادشاہی ہے
انھیؐ کے در کی مَنّت کش شہوں کی کجکلاہی ہے

محبت شاہِؐ خوباں کی ہے سرمایہ دل و جاں کا
مرے اعمال نامے میں بھی اس کی سربراہی ہے

تمنّا ہے کہ میں بڑھ کر قدم بوسی کروں اس کی
نگاہِ شوق نے دیکھا مدینے کا جو راہی ہے

دعائیں دشمنِ جاں کو بھی دی ہیں میرے آقاؐ نے
شہِؐ کونین کا منصب ہر اک کی خیر خواہی ہے

نوازا اپنوں بیگانوں کو ہے شاہِؐ دو عالم نے
مری سرکارؐ نے طاہرؔ کیا سب کا بھلا ہی ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(نہ چھوڑ و محفلِ عشرت میں جا، اے مے کشاں، خالی)

نہ بھیجیں گر درود انؐ پر تو رہتا ہے بیاں خالی
خدا کی رحمتوں سے بھی ہو محفل کا سماں خالی

ہر اک منگتا نبیؐ کا لوٹتا ہے بھر کے دامن کو
بچھی جو آپؐ کے در پر رہی جھولی کہاں خالی

بھرے جاتے ہیں فیضانِ نبیؐ سے جھولیاں اپنی
نہیں جاتے یہاں سے لوٹ کر کرّ و بیاں خالی

تہی دامن تھا معراجِ نبیؐ سے قبل گردوں کا
لگے نعلین جب انؐ کے رہا کب آسماں خالی

خدا و مصطفیٰؐ کے درمیاں حاضر ہوں میں طاہرؔ
ہیں جب دونوں کرم گستر رہوں کیوں درمیاں خالی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(ہوا جب حسن کم، خط بر عذارِ سادہ آتا ہے)

نبیؐ کے شہر میں جب عاشقِ دلدادہ آتا ہے
خدا کا لطف ساتھ اس کے کرم آمادہ آتا ہے

سرِ میزاں نہ گھبراؤ خطا کارو، گنہگارو
شفاعت کا ذرا ٹھہرو وہاں سے وعدہ آتا ہے

خدا کی خاص رحمت سے وہ ہوتا ہے گراں مایہ
نبیؐ کی نعت میں جو بھی خیال سادہ آتا ہے

عجب مہمیز لگتی ہے مرے رخشِ محبّت کو
مدینے تک پہنچنے کا نظر جب جادہ آتا ہے

ہماری جیت عالم میں ہے انؐ کے عشق سے، ورنہ
''یہاں ہر اک، حباب آسا، شکست آمادہ آتا ہے''

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(نگاہِ ناز نے جب عرضِ تکلیفِ شرارت کی)

بصیرت دل کی ہے یہ اور قوّت ہے بصارت کی
خدا سے مانگ لو نعمت محمدؐ کی زیارت کی
عمارت دین کی قائم ہے ارکانِ شریعت پر
نبیؐ کا اسوۂ اقدس ہے بنیاد اس عمارت کی
زہے قسمت کہ غارِ ثور میں صدیقِ اکبرؓ نے
رخِ انور کو دیکھا اور قرآں کی تلاوت کی
کھڑے ہو کر بذاتِ خود کٹہرے میں عدالت کے
بنا فاروقؓ نے رکھی زمانے میں عدالت کی
سخائے حضرتِ عثمانؓ سے کتنی بار خوش ہو کر
بشارت سرورِ کونین نے دی انؓ کو جنت کی
فضا بدر و احد اور خندق و خیبر کی شاہد ہے
عجب ہی داستانیں ہیں علیؓ تیری شجاعت کی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(خدایا! دل کہاں تک دن بہ صدرنج وتعب کاٹے)

محبِّ مصطفیٰؐ یوں زندگی کے روز و شب کاٹے
جو انگلی آپؐ پر اٹھے بہ شمشیر غضب کاٹے

بسا ہو دھڑکنوں میں جس کی عشقِ سرورِ عالمؐ
تہی یادِ نبیؐ سے ایک لمحہ بھی وہ کب کاٹے؟

دکھا دے شہرِ آقاؐ کی بہار افزا فضائیں بھی
''خدایا! دل کہاں تک دن بہ صدرنج وتعب کاٹے''

مسبب ہے وہی اسباب ہیں اس کے تصرّف میں
حضوری میں ہیں جو اسباب حائل میرا رب کاٹے

خدا کرتا ہے اس کی سرزنش قرآن میں طاہرؔ
نبیؐ کی گفتگو کا سلسلہ جو بے ادب کاٹے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن فعولن

بحر؛ ہزج مسدس محذوف

(تماشائے جہاں مفتِ نظر ہے)

رسولِ پاکؐ کی جو رہ گزر ہے
نقیبِ مطلعِ نورِ سحر ہے

کوئی جنّت نہ بھائے دل کو میرے
مواجہ پر جمی جب سے نظر ہے

مدینے میں ہوئی جس کی ہے طلعت
حیات جاودانی کی سحر ہے

زمانے میں صفات حق کی مظہر
مرے آقاؐ کی ذاتِ معتبر ہے

خدا کے گھر کی طاہرؔ انؐ سے رونق
انھیؐ کا نور ہر سُو جلوہ گر ہے

❖.....❖.....❖.....❖

قطعہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(بس کہ زیرِ خاک با آبِ طراوت راہ ہے)

دل چلے طیبہ کی جانب تو یہ سیدھی راہ ہے
چھوڑے دے اس رہ کو جو راہی وہی گمراہ ہے

صاحبِؐ لولاک کے ہے ہالۂ الطاف میں
جس کے روح وجان ودل میں انؐ کی سچی چاہ ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف/مقصور

(بس کہ چشم از انتظارِ خوش خطاں بے نور ہے)

الفتِ آقاؐ کا جس دل میں چمکتا نور ہے
ایسا عاشق رحمتِ سرکارؐ سے کب دور ہے
کور چشموں کو نہیں نورِ محمدؐ کا یقیں
مظہرِ نورِ خدا انؐ کا رخِ پر نور ہے
والیِؐ کون و مکاں ہیں غم زدوں کے غمگسار
باریاب اِس بارگہ میں نالۂ رنجور ہے
سائرِ عرشِ علا سرکارؐ کی ہستی ہے بس
آپؐ کا نقشِ کف پا رشکِ نخلِ طور ہے
حق ادا ہرگز نہ ہوگا آپؐ کی توصیف کا
گرچہ دل عشق نبیؐ سے سر بسر معمور ہے
غیر کی توصیف سے آلودہ ہو سکتا نہیں
خامۂ طاہرؔ نبیؐ کی نعت پر مامور ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن
بحر: رجز مثمن مطوی مخبون
(سوختگاں کی خاک میں ریزشِ نقشِ داغ ہے)

رشکِ جبینِ ماہتاب ماتھے کا یہ چراغ ہے
خاکِ مدینہ کی عطا کتنا حسیں یہ داغ ہے

خیر سے، دستِ نور کے لطف سے ہے یہ معتبر
رو کشِ جامِ جم مرا مٹی کا یہ ایاغ ہے

ابرِ کرم ہیں چھا گئے موجِ بہار آ گئی
کلیاں ہیں کھلکھلا رہیں باغ بھی باغ باغ ہے

اذنِ حضوری ہو عطا والیؐ دو جہاں مجھے
دوریِ طیبہ سے یہ دل مثلِ گلِ چراغ ہے

سوئے ارم نہ جاؤں میں شہرِ نبیؐ کو چھوڑ کر
جس میں نہ انؐ کی دید ہو کیسے کہوں وہ باغ ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعلن فعولن

بحر: ہزج مسدس اخرب

(سمجھاؤ اسے، یہ وضع چھوڑے)

انسان بقا کی سمت موڑے
سرکارؐ نے دل سے دل ہیں جوڑے

نعتیں ہیں حضورؐ کی یوں لکھیں
''معنی ہیں بہت، تو لفظ تھوڑے''

اجلال عمرؓ کا دیکھ، شیطاں
فی الفور رہِ عمرؓ کو چھوڑے

ہیں اہلِ جفا جہاں میں ہر سُو
اور اہلِ وفا ہیں تھوڑے تھوڑے

تسکین ملی کیا دل کو طاہرؔ
جب ہاتھ نبیؐ کے در پہ جوڑے

❖.....❖.....❖.....❖

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غلاب مدحت

از

پروفیسر محمد طاہر صدیقی

غالبؔ کے ۱۸۲۱ء تا ۱۸۲۶ء کے دورانیے میں
تخلیق کردہ اشعار کی زمین میں لکھا گیا اردو نعتیہ کلام

قائم شدہ 1981ء
Matbat
مطبعہ

رنگِ جمال

نقیبِ جشنِ فصلِ گل چمن کی ڈالی ڈالی ہے
بہارِ غنچۂ خاطر کی مستی بھی نرالی ہے
شگوفوں کی زباں پر بھی صدائے مرحبا گونجی
کہ تیرا کلک طاہر وقفِ مدحِ شاہِؐ عالی ہے
اسی خاطر ہیں اس سے پھوٹتے چشمے ثناؤں کے
نظر اسلوب پر اس کے شہِؐ کوثر نے ڈالی ہے
بلائیں لے رہے ہیں اس کی بڑھ بڑھ کر مہ وانجم
کہ گردوں پر بھی اس کا شہرۂ زرّیں مقالی ہے
ہوئی ہے طلعتِ ''غلّابِ مدحت'' مطلعِ فن پر
کہ جس کی ہر جہت نادر ہے، ہر رویت مثالی ہے
قلم سے تیرے ہے ''مغلوبِ مدحت'' بھی ضیا گستر
ترے خامے نے ہی ''تغلیبِ مدحت'' بھی اجالی ہے
جمالِ ''قصدِ نعت''، ''اعزازِ نعت''، ''اعزازِ نسبت'' میں
اور ''اعزازِ حضوری'' میں ترا رنگِ جمالی ہے
زمیں غالب کی کر کے منتخب مدحت سرائی کو
ثنائے سرورِؐ دیں کی سہانی رہ نکالی ہے
فروزاں فکر تیری اس لیے ہے بابِ مدحت میں
کہ تو نے دم بدم ماں باپ کے دل سے دعا لی ہے
کرے گی دو جہاں میں کامیاب و کامراں تجھ کو
جو حبِ رحمتِ کونین تو نے دل میں پالی ہے
بنے گی وجہِ عزّت یہ تری تصنیف محشر میں
جو پیشانی پہ تو نے صورتِ سہرا سجا لی ہے
رفاقت پر تری طاہر نہ ہو کیوں ناز ارشد کو
کہ اپنی زندگی تو نے بکارِ نعت ڈھالی ہے

(**حکیم ارشد محمود ارشدؔ**)

حمد

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(نہ ہوگا، یک بیاباں ماندگی سے، ذوق کم میرا)

مرے مولا نے رکھا ہے سدا قائم بھرم میرا
دیا اس نے سہارا ڈگمگایا جب قدم میرا
مجھے اس نے بنایا اشرف المخلوق عالم میں
فلک میرا، زمیں میری ، محیطِ یم بہ یم میرا
کرم سے اپنے جملہ خلق کو وہ شاد رکھتا ہے
اسی کی چشمِ رحمت سے مٹے رنج و الم میرا
تصوّر اس کی ہستی کا سمندر سے بھی گہرا ہے
ثنا اس کی رقم کرنے سے قاصر ہے قلم میرا
اجالے سے نوازا ہے خدا نے بختِ تیرہ کو
اسی کے لطف سے ہادی ہوا میرِ امم میرا
کرم ہے خاص مولا کا ،اسی کی سب عنایت ہے
کہ اس کے حکم کے تابع ہے بڑھتا ہر قدم میرا
اسی کے لطف سے ہوں راست رُو و راست رَو طاہر
زہے قسمت جھکا ہے سر سدا سوئے حرم میرا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(عالم جہاں بہ عرضِ بساطِ وجود تھا)

اُنؐ کا پسینہ روکشِ ریحان و عُود تھا
نکہت نواز میرے نبیؐ کا وجود تھا

بہرِ ادائے شکر بہ پیشِ درِ حضورؐ
عشّاق کے لبوں پہ سلام و درود تھا

اصحابؓ کو حضورؐ دل و جاں سے تھے عزیز
اِس عشق کی اساس زیاں تھا نہ سود تھا

قدسی بھی فرطِ شوق سے محوِ درود تھے
عرشِ علا پہ آپؐ کا جس دم ورود تھا

تخلیقِ دو جہاں کا سبب ہیں مرے حضورؐ
جس پر خدا کو ناز ہے ان کا وجود تھا

ماقبل تھی حضورؐ سے، برباد قومِ عاد
عبرت نشان چہرۂ آلِ ثمود تھا

تخلیق سے بھی قبل تھے ہم تیرے امّتی
روزِ ازل بھی ہم پہ ترا لطف و جُود تھا

لفظوں میں آ سکے گی نہ وہ دل کی کیفیت
در پر میں جب حضورؐ کے محوِ سجود تھا

طاہرؔ تمھیں حضورؐ نے توفیقِ نعت دی
ورنہ تمھاری فکر پہ طاری جمود تھا

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ (عالم جہاں بہ عرضِ بساطِ وجود تھا)

۲۔ (تنگی رفیقِ راہ تھی، عدم یا وجود تھا)

غالبؔ کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک ہی نعت کہی گئی۔

نعت

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن اشتر
(کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر گرا پایا)

عشقِ مصطفیٰؐ سے ہے زیست کا مزا پایا
چشمِ حق نگر پائی قلبِ با صفا پایا

رحمتِ شہِؐ دیں سے دل نے مدعا پایا
لطفِ بے بہا پایا ، ظرف سے سوا پایا

میرے اشک پونچھے ہیں، میری دستگیری کی
میرے مصطفیٰؐ نے ہے جب مجھے گرا پایا

کیا بتاؤں تجھ کو میں، لفظ ہی نہیں ملتے
میں نے کیا حضوری میں کیف اور مزا پایا

عشقِ حق شناس ان کی شان میں یہ کہتا ہے
وہ خدا کا مظہر ہیں ، انؐ میں ہے خدا پایا

درد کا ہیں وہ درماں،وجہِ خیر و برکت ہیں
دشمنوں نے بھی انؐ کو سر بسر عطا پایا

اہلِ شہرِ طیبہ نے آپؐ کے قدم چومے
آپؐ سے وفاؤں کا ، کیا حسیں صلہ پایا

کیا یہ کم سعادت ہے! امّتِ محمدؐ کی
ہر نبی کی امّت سے مرتبہ سوا پایا

ساری گرہیں کھولی ہیں عشق نے حقیقت کی
عشق کو حقیقت کا ہم نے پیشوا پایا

سرحدِ خرد پر جو رہ گیا کھڑا طاہرؔ
عشق کی منازل سے اس کو بے پتا پایا

❖.....❖.....❖.....❖

ا۔(کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر گرا پایا) ۲۔(عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا)
غالب کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک ہی نعت کہی گئی۔

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع
(شوق ہر رنگ رقیبِ سروساماں نکلا)

دردِ دل کا ہے ، ترا عشق ہی درماں نکلا
کام مشکل جو سمجھتا تھا وہ آساں نکلا

دردِ مہجوریِ شہرِ شہؐ والا کے سبب
قطرۂ آب نہیں آنکھ سے طوفاں نکلا

ہر نَفَس منزلِ تقویٰ سے قریں تر پایا
انؐ کی سرکار سے یوں رشتۂ ایماں نکلا

یہ بھی ہے معجزۂ آمدِ شاہؐ خوباں
دشت پیرایۂ قسمت میں گلستاں نکلا

دیکھ لی اُس نے بساط اپنی ، ذرا بھی آگے
حدِ سدرہ سے نہ سرکارؐ کا درباں نکلا

عشق نے تیرے مجھے معرفتِ حق بخشی
یوں ترا شوق مری منزلِ عرفاں نکلا

بوذرؓ و طلحہؓ و سلمانؓ و صہیبؓ اور بلالؓ
معدنِ شاہؐ سے ہر لعل درخشاں نکلا

تیری ہر بات شہاؐ! وحیِ خدا کے تابع
جو بھی نکلا ہے ترےؐ نطق سے قرآں نکلا

چاند بھی تیریؐ اطاعت پہ ہے مامور ہوا
مہرِ گردوں بھی ترا تابعِ فرماں نکلا

آج طیبہ میں کھلے اس پہ سب اسرارِ حیات
اس سے پہلے کا جو طاہر تھا وہ ناداں نکلا

❖.....❖.....❖.....❖

ا۔(شوق ہر رنگ رقیبِ سروساماں نکلا) ۲۔(کارخانے سے جنوں کے بھی میں عریاں نکلا)
ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ایک ہی نعت کہی گئی ہے۔

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(دہر میں نقشِ وفا وجہِ تسلّی نہ ہوا)

عشق جب تک شہِؐ خوباں کا فدائی نہ ہوا
''دہر میں نقشِ وفا وجہِ تسلّی نہ ہوا''

جب ہوا سیّدِؐ کونین کا شیدا یہ دل
پھر کسی اور کا ہونے پہ یہ راضی نہ ہوا

حرفِ توصیف کو جب تک نہ ملی عشق کی آنچ
سطرِ مدحت میں وہ شہکارِ معانی نہ ہوا

انؐ کی طاعت کا قلادہ جو کیا زیبِ گلو
پھر کبھی دل سے جدا ذوقِ غلامی نہ ہوا

کس جبیں نے نہ دیا آپؐ کو سجدوں کا خراج
کون سا سر ہے جو خم بہرِ سلامی نہ ہوا

شاہؐ کی چشمِ کرم دیکھ ، کہ بخشا جائے
''مجھ سا کافر کہ جو مامونِ معاصی نہ ہوا''

اس کی سب زمزمہ پیرائیاں بیکار گئیں
وقفِ مدحِ شہِؐ کونین جو طوطی نہ ہوا

خاکی و آبی و ناری ہو کہ نوری ، طاہؔر
کون ہے ، میرا نبیؐ جس کا مربی نہ ہوا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع
(جب بہ تقریبِ سفر یار نے محمل باندھا)

از رہِ پاسِ ادب یوں دلِ بسمل باندھا
بے خودی میں جو مواجہ پہ تھا، وہ دل باندھا

مجھ کو لے آئے گا یہ آپؐ کی دہلیز تلک
عشقِ سرکارؐ کو ہے رہبرِ کامل باندھا

آپؐ کی نسبتِ عالی سے جو بیگانہ رہا
اہلِ دانش نے اسے غافل و کاہل باندھا

آپؐ کے رُوئے منوّر کو کہا ماہِ تمام!
سوچ لے! کس کو ہے یہ کس کے مقابل باندھا

ایک پل جی نہ سکوں گا میں مدینے کے بغیر
زندگانی کا ہے اب تو یہی حاصل باندھا

واپسی آپؐ کے در سے تھی گراں بار بہت
میں نے ہر ایک قدم موت سے مشکل باندھا

ڈوبتا کب ہے سفینہ کسی عاشق کا بھلا
قلزمِ عشق کو طاہرؔ نے ہے ساحل باندھا

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ (جب بہ تقریبِ سفر یار نے محمل باندھا)

۲۔ (رنگ نے آئنۂ آنکھوں کے مقابل باندھا)

غالب کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ایک ہی نعت کہی گئی ہے۔

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(نہ ہوگا، یک بیاباں ماندگی سے، ذوق کم میرا)

نہ ہوگا ذوقِ تذکار نبیؐ اک لمحہ کم میرا
ہے مدحِ شاہؐ سے قائم زمانے میں بھرم میرا

محبت کا تقاضا ہے چلوں راہِ وفا پر میں
مرے محبوبؐ کا رستہ رہے بابِ حرم میرا

درود انؐ کا بچاتا ہے خرافاتِ زمانہ سے
ہمیشہ روک لیتا ہے برائی سے قدم میرا

ہیں ذکرِ مصطفٰےؐ میں محو ہر دم دھڑکنیں اِس کی
مدینہ اس میں بستا ہے ، یہ دل ہے محترم میرا

مرے ماں باپ نے مجھ کو دیا ہے نام طاہر کا
محمدؐ کی ہے نسبت جو رکھے ہر جا بھرم میرا

مدینے کی ہوا! مژدہ حضوری کا سنا مجھ کو
بڑھا جاتا ہے ہجرِ شہرِ آقاؐ میں الم میرا

فراقِ طیبہ رہتا ہے بسا میرے خیالوں میں
فزوں ہر کیفیت سے ہے مجھے طاہر یہ غم میرا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(ضعفِ جنوں کو وقتِ تپش در بھی دور تھا)

روزِ ازل جو جلوۂ نورِ حضورؐ تھا
طاہر اسی سے وحدتِ حق کا ظہور تھا

سرکارِؐ دو جہاں کی جو دیکھیں تجلّیاں
سب ماند پڑ گیا جو کبھی فخرِ طُور تھا

آیا نظر جمالِ خدا انؐ کی ذات میں
مخلوق کی نگاہ سے برسوں جو دور تھا

لمحے حضوریوں کے وہ تھے کس قدر حسیں
پیشِ مواجہ نعت میں کتنا سرور تھا

حاصل تھے زیست کے، وہ مری حاضری کے دن
دن واپسی کا عرصۂ یومِ نشور تھا

جس نے کیا نبیؐ کا وسیلہ نہ اختیار
نا آشنائے بخششِ ربِّ غفور تھا

توفیقِ نعت پائی جو طاہر تو یہ کھلا
بے وجہ میں ثنائے شہِؐ دیں سے دور تھا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(خود پرستی سے، رہے باہم دگر نا آشنا)

ذرّہ سورج آشنا ہے قطرہ دریا آشنا
ہے چمن گل آشنا اور گل مدینہ آشنا
دیدۂ صدیقؓ سے پوچھ انؐ کا حسنِ خدّ و خال
آئنے سے بڑھ کے ہو گا کون انؐ کا آشنا
رحمت للعالمینی ہے تریؐ قائم سدا
توؐ زمانہ آشنا تیراؐ زمانہ آشنا
دوست دشمن سب ہیں قائل آپؐ کے اخلاق کے
آپؐ کے کردار سے ہے ساری دنیا آشنا
ذکر ہے قرآن میں تورات اور انجیل کا
آپؐ موسیٰؑ آشنا ہیں آپؐ عیسیٰؑ آشنا
اے شفیعؐ المذنبیں، مشکل کشا بھی آپؐ ہیں
آپؐ کے لطف و عنایت سے ہیں دل ہا آشنا
عشقِ احمدؐ کے لیے میزاں ہے طاہر بس یہی
آپؐ کے ناموس پر مرتا ہے سچّا آشنا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(شب، خمارِ شوقِ ساقی رستخیز اندازہ تھا)

خود کو شہرِ علم کہتے کیسا منظر تازہ تھا
آپ شہرِ علم تھے جس کا علیؓ دروازہ تھا
آپؐ کی بعثت سے ہر سو انقلاب آجائے گا
آپؐ کی بعثت سے پہلے کس کو یہ اندازہ تھا
اس کی بھی حاجت روائی کی مری سرکارؐ نے
بلبلاتے اونٹ کا جس دم سنا آوازہ تھا
وحشتیں تھیں، جبر و استبداد و قتلِ عام تھا
انؐ سے پہلے دہر کا بکھرا ہوا شیرازہ تھا
ایک عبرت کی صدا ہے سورۂ ''تبت یدآ''
آپؐ کے گستاخ کی قسمت یہی خمیازہ تھا
جس سے روشن مطلعِ صبحِ بہاراں ہو گیا
آپؐ کے رخسار پر انوار کا وہ غازہ تھا
حال و مستقبل میں ہو گا لطف انؐ کا بے شمار
انؐ کا ماضی میں بھی طاہرؔ لطف بے اندازہ تھا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(وہ مری چینِ جبیں سے غمِ پنہاں سمجھا)

حبِّ احمدؐ کو جو پیمانۂ ایماں سمجھا
وہی ایماں، وہی ایقاں ، وہی عرفاں سمجھا

اپنا گھر بار فدائے شہِؐ والا کر کے
خوب صدیقؓ نے معیارِ مسلماں سمجھا

دانش و عقلِ غلامِ شہِؐ والا دیکھو
رو بہ عقبیٰ رہا دنیا کو وہ زنداں سمجھا

یادِ سرکارؐ سے جذبات اُمڈ آئے تھے
تُو مرے چہرۂ خنداں کو بھی گریاں سمجھا!

زمزمہ سنجِ ثنا ہو گیا طاہرؔ جس نے
موسمِ گل میں تقاضائے گلستاں سمجھا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن
(گلہ ہے شوق کو دل میں بھی تنگیِ جا کا)

لبوں پہ نام جو آتا ہے شاہ والاؐ کا
اک انبساط میں ڈھلتا ہے غم تمنّا کا
تھی بار جنبشِ مژگاں بھی وقتِ نظّارا
عجب تھا حال مواجہ پہ چشمِ بینا کا
ستارے حسنِ عقیدت کے پیش کرتا ہے
یہی ہے ذوقِ گراں مایہ خامہ فرسا کا
تڑپ کے گرتا ہے جب بحرِ حبِّ احمدؐ میں
وجود پاتا ہے تسکین دل کے دریا کا
ثنا کی بزم میں بہتر ہے خود فراموشی
ہے مرحبا کا تکلّف بھی کام دنیا کا
گزر گیا ہے حضوری کو اک برس گرچہ
بسا ہے آنکھ میں منظر وہی مواجہ کا
عرب عجم کو عطا کر کے جوہرِ تہذیب
مزاج بدلا ہے آقاؐ نے دشت و صحرا کا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(کس کا جنونِ دید تمنا شکار تھا؟)

رازق نبیؐ کے صدقے سے پروردگار تھا
بے وجہ میں تو وقفِ غمِ روزگار تھا

تھا جلوۂ حضورؐ ہی منظورِ ذاتِ حق
عالم کو بھی حضورؐ ہی کا انتظار تھا

تھا نغمہ زن حضورؐ کی یادوں میں عندلیب
''ہر برگِ گل کے پردے میں دل بے قرار تھا''

مہر و مہ و نجوم بھی تھے جس کے کاسہ لیس
وہ نور ، نورِ پیکرِ رحمت شعار تھا

طاہرؔ نبیؐ کے شہر میں وجدان پر مرے
کیفِ فضائے خلدِ بریں آشکار تھا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا)

کیف کا سجدہ گزاری میں ہے افشاں ہونا
عشقِ احمدؐ کا جبینوں پہ فروزاں ہونا

مرسلِؐ اوّل و آخر کی بنے ہیں اُمّت
ہے روا ہم کو اس اعزاز پہ نازاں ہونا

دم بہ دم ہے جو مجھے باعثِ تسہیلِ حیات
آپؐ کی پاک زیارت کا ہے امکاں ہونا

ذکرِ سرکارؐ دو عالم سے ہے دل کی تسکیں
اور اسی سے ہے ہر اک درد کا درماں ہونا

آپؐ کے حسنِ تدبّر سے ہے گلزار ہوا
ورنہ عالم کا مقدّر تھا بیاباں ہونا

مرحبا چشمِ عطائے شہِؐ خوباں کے سبب
رہروِ حق سے ہوا دور پریشاں ہونا

نورِ نعلینِ نبیؐ دل کی عمارت پہ سجا
یوں ہوا میرے مقدّر میں چراغاں ہونا

ایک وحشت کا نمونہ تھا بنی نوعِ بشر
سرورِؐ دیں نے سکھایا اسے انساں ہونا

میرے آقاؐ کے ہے اخلاق کا مظہر طاہرؔ
مسکراتے ہوئے چہروں کا فروزاں ہونا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مسدس مخبون محذوف مسکن

(پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا)

وہ سفر جانِ ظفر یاد آیا
کیا مدینے کا سفر یاد آیا

پھر حضوری کی دعائیں لے کر
دل بصد نالہ و فریاد آیا

دہر کی در بدری چھوٹ گئی
جب سے سرکارؐ کا در یاد آیا

خاکِ طیبہ کو چھوا پلکوں سے
تھا جہاں انؐ کا گزر یاد آیا

آبِ کوثر سے جو تسکین ملی
آبِ زم زم کا اثر یاد آیا

دور جب شہرِ مدینہ سے ہوا
پھر مواجہ پہ گزر یاد آیا

دیکھ کر عشقِ بلالیؓ مجھ کو
آپؐ کا حسنِ نظر یاد آیا

عرش پر بھی تو انھیںؐ اُمّت کے
حشر کے روز کا ڈر یاد آیا

بہرِ تزئینِ تکلّم طاہرؔ
نعت کا مجھ کو ہنر یاد آیا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(تو دوست کسی کا بھی، ستم گر، نہ ہوا تھا)

جب تک یہ محبت سے منوّر نہ ہوا تھا
دل یوں مرا وصّافِ پیمبرؐ نہ ہوا تھا

مرشد جو بنا عشقِ شہِؐ دین کا گوہرؒ (۱)
پھر اور کوئی دہر میں گوہر نہ ہوا تھا

بوذرؓ ہوں کہ عمارؓ، وہ مصعبؓ ہوں کہ عثمانؓ
ہے کون سا دریا جو سمندر نہ ہوا تھا

جب تک نہ ہوا شوقِ ثنا فکر میں راسخ
یاور مرا جبریلؑ کا شہپر نہ ہوا تھا

۱۔ روحانی پیشوا پروفیسر گوہرؒ عبدالغفار رحمت اللہ علیہ

باطن کی ضیا لے گئی پیغامِ ارادت
قاصد مرا اس رہ میں کبوتر نہ ہوا تھا

سر سبز کہاں آپؐ سے پہلے یہ زمیں تھی
یوں نور فشاں مطلعِ خاور نہ ہوا تھا

جب تک نہ ہوا سیرتِ اطہر کا مقلّد
حاصل مجھے گنجینۂ گوہر نہ ہوا تھا

جب تک نہ ملا گنبدِ خضریٰ کا تھا سایہ
یوں رشکِ گہر دل کا یہ اخگر نہ ہوا تھا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت (مصرع بہ مصرع غالبؔ)

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن
(نَفَس نہ انجمنِ آرزو سے باہر کھینچ)

''نَفَس نہ انجمنِ آرزو سے باہر کھینچ''
ہوائے شہرِ محمدؐ ہے دل کے اندر کھینچ

''کمالِ گرمیِ سعیِ تلاشِ دید نہ پوچھ''
مدینہ رُو مرے ہمدم مجھے برابر کھینچ

''تجھے بہانۂ راحت ہے انتظار، اے دل!''
تصوّرات میں آنے کا انؐ کے منظر کھینچ

''تری طرف ہے بہ حسرت نظارۂ نرگس''
گلِ مراد کی خوش بو ثنا کے خُو گر کھینچ

''بہ نیم غمزہ ادا کر، حقِ ودیعتِ ناز''
سرشکِ چشمِ عقیدت برنگِ گوہر کھینچ

''مرے قدح میں ہے صہبائے آتشِ پنہاں''
وفورِ تشنہ لبی! کیفِ جامِ کوثر کھینچ

''خمارِ منّتِ ساقی اگر یہی ہے، اسدؔ''
بطرزِ طاہرِ خوش خُو ثنا کے ساغر کھینچ

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(حسن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد)

یہ مری عرضِ ہنر پائے بقا میرے بعد
میرے بچے بھی ہوں توصیف سرا میرے بعد
جس طرح مجھ کو ملا عین اسی طرح ملے
میری نسلوں کو بھی اعزازِ ثنا میرے بعد
میری تاریک لحد کو بھی فروزاں کر دے
عشقِ سرکارؐ دو عالم کی ضیا میرے بعد
آخری حج کے ہے موقع پہ کہا آقاؐ نے
میرا قرآن ہے اور آلِ عباؑ میرے بعد
جملہ احباب سے اتنی ہے گزارش میری
مجھ کو دینا نہ دعاؤں میں بھلا میرے بعد
نعتِ سرکارؐ ہی تربت میں پڑھوں گا ہر دم
خاک بھی ہو گی مری نعت سرا میرے بعد
خود خداوندِ دو عالم کا ہے فرماں طاہر
میرا محبوبؐ ہے بس سب سے بڑا میرے بعد

❖.....❖.....❖.....❖

نعت (مصرع بہ مصرع غالبؔ)

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن رفعلان
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن
(بلا سے، ہیں جو یہ پیشِ نظر در و دیوار)

ہیں شہرِ طیبہ کے پیشِ نظر در و دیوار
''نگاہِ شوق کو ہیں بال و پر، در و دیوار''

نبیؐ کا ذکر مرے گھر میں اس طرح گونجا
''کہ ہو گئے مرے دیوار و در، در و دیوار''

بڑھا جو میں شہؐ طیبہ کے خیر مقدم کو
''گئے ہیں چند قدم پیشتر در و دیوار''

خرامِ نازِ نبیؐ ! تیرا نشّہ آج بھی ہے
''کہ مست ہے ترے کوچے میں ہر در و دیوار''

حضورؐ جو بھی مرے گھر میں ہے وہ آپ کا ہے
''کہ ہیں دکانِ متاعِ نظر در و دیوار''

پلٹ کے آیا میں طیبہ سے جب تو لگتا تھا
''کہ گر پڑیں نہ مرے پاؤں پر در و دیوار''

سجایا گنبدِ خضریٰ کا نقش جب اِن پر
''ہوئے فدا در و دیوار پر در و دیوار''

سجی ہے خانۂ دل میں درود کی محفل
''کہ ناچتے ہیں پڑے سر بہ سر در و دیوار''

چھپاؤں لاکھ بھی طاہؔر وفورِ حبِ نبیؐ
''حریفِ رازِ محبت مگر در و دیوار''

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(لرزتا ہے مرا دل زحمتِ مہرِ درخشاں پر)

نظر جاتی ہے جس دم دین کے پہلے دبستاں پر
دکھائی دیتے ہیں اصحابؓ صفّہ اوجِ عرفاں پر

فلک آسا ہوا سرکارؐ کے قدموں کی نسبت سے
فلک بھی رشک کرتا ہے عرب کے اس بیاباں پر

مہکتے ہیں مرے افکار طیبہ کی ہواؤں سے
ثنا کے پھول کھلتے ہیں مرے پاکیزہ وجداں پر

اسے میں چومتا ہوں اور آنکھوں سے لگاتا ہوں
ہو حرفِ نعت جس مضمون کے تابندہ عنواں پر

صہیبؓ و بوذرؓ و سلمانؓ فارس کی ارادت میں
پرِ پرواز لگ جاتے ہیں دانائی کے داماں پر

خصوصی مہربانی ہے مجھ ایسے عاصیوں پر بھی
میں قرباں سیّدِ کونین کے لطفِ فراواں پر

مرے اشکِ ندامت نے مجھے ہے پاک کر ڈالا
کوئی دھبہ نہیں باقی رہا اب دل کے داماں پر

مصیبت میں مدینے کی طرف دیکھا ہے جب طاہرؔ
ہوا ہے لطفِ محبوبِ خدا قلبِ پریشاں پر

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(حریفِ مطلبِ مشکل نہیں فسونِ نیاز)

جہاں میں آتے رہیں گے سدا نشیب و فراز
مگر مدینے کو حاصل ہے مستقل اعزاز
ہے میرا دل بھی تری دید کا تمنّائی
مرا نصیبِ نظر بھی ہو تیرا جلوۂ ناز
ہوائے شہرِ مدینہ اڑا کے لے جائے
مری دعاؤں کو حاصل ہو یوں پرِ پرواز
ہمیشہ آپؐ کی رحمت نے ہی نوازا ہے
پھر ایک چشمِ عنایت ہو میرے بندہ نواز
جو انؐ کی نعت ہیں کہتے رہیں وہ خرّم و شاد
درود کیش محبّوں کی زندگی ہو دراز
ہر اک فراز جہاں کا ہے انؐ کے قدموں میں
ملا عروج ، جھکی جس کی بھی جبینِ نیاز
ہے نم جو آنکھ میں طاہرؔ انھی کی رحمت ہے
محبتِ شہِ والاؐ کا کس قدر ہے گداز

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلان

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف

(نہ گلِ نغمہ ہوں، نہ پردۂ ساز)

ہیں وہیؐ عیب پوش و پردہ ساز
شاہِؐ طیبہ ہیں بس مرے دم ساز

''قابَ قوسین'' کے ہیں کیا انداز
کیا ہی خیرالبشر کی ہے پرواز

بے کسوں بے نواؤں کے والی
آپؐ خیر الانام بندہ نواز

آپؐ اکمل ہیں ہادیِ اعظم
حق کے محبوب ، انبیا کا ناز

دی خزاؤں کو بھی نویدِ بہار
اور صحرا کیے چمن انداز

تشنہ کاموں کو شاد کام کریں
آپؐ کے بن ہے کون محرمِ راز

آپؐ کے در پہ یا شہِؐ خوباں
خم رہے گی مری جبینِ نیاز

آدمیت کو احترام دیا
آپؐ انسانیت کے چارہ ساز

ہم ہیں صد شکر انؐ کے نعت نگار
یوں محبوں میں ہو گئے ممتاز

سب ہے طاہرؔ حضورؐ کا فیضان
ہے جو حاصل متاعِ سوز و گداز

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(کب فقیروں کو رسائی بتِ مے خوار کے پاس)

لمحہ لمحہ جو رہا سیّدِؐ ابرار کے پاس
بخت تھا جانیے کیا غار کے اس یارؓ کے پاس

دوری تھی سرورِؐ عالم سے نہ منظور انھیں
قبرِ فاروقؓ بنی تربتِ سرکارؐ کے پاس

سیّدِ حضرتِ عثمانؓ کا مدفن ہے بقیع
نور خود آ کے ملا خلد کے انوار کے پاس

موت بھی اس لیے آسان ہوئی ہے مجھ کو
میری مشکل کا ہے حل حیدرِ کرارؓ کے پاس

سرنگوں کون و مکاں میرے نبیؐ کے آگے
نظمِ کونین ہے اس سیّدِؐ ابرار کے پاس

عالمِ زیست میں انؐ سے ہے اجالوں کو فروغ
تیرگی کا ہے مداوا شہِؐ انوار کے پاس

کوئی بھی چیز نہیں آپؐ کے لائق آقاؐ
حسرتِ دید ہے بس آپؐ کے بیمار کے پاس

سایۂ گنبدِ خضریٰ میں ہے جنّت بھی گم
کیا مزا اس کے ہے بام و در و دیوار کے پاس

طاہرؔ اترائے نہ کیوں، ناز نہ کیوں اس پہ کرے
انؐ کی مدحت کا اثاثہ ہے جو فنکار کے پاس

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(زخم پر چھڑکیں کہاں، طفلانِ بے پروا نمک)

سرورِ عالمؐ کے در کا ہم نے ہے کھایا نمک
جان دے کر بھی کریں گے اب حلال ان کا نمک

شہد سے بھی اب تو لگتا ہے مجھے اچھا نمک
جب سے ہے میں نے چکھا شہرِ تمنّا کا نمک

کس نے گستاخانہ خاکوں کا اعادہ پھر کیا
کس لعیں نے پھر دلِ عشّاق پر چھڑکا نمک

جو قیامِ شہرِ طیبہ میں غذا کا حصہ تھا
کچھ بھی کھاؤں مجھ کو اب وہ یاد ہے آتا نمک

ہر نمک ہے مستعارِ حسنِ نمکینِ حضورؐ
ہو وہ لاہوری نمک، کالا کہ ہو شیشہ نمک

حق ادا ان کی نمک خواری کا کرنے کے سبب
ارضِ پاکستان سے نکلا ہے کیا اچھا نمک

مشک و عنبر سے فزوں طاہر پسینہ آپؐ کا
پھول کلیوں نے چکھا ان کے پسینے کا نمک

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک)

آپؐ کی چشمِ عنایت کی نظر ہونے تک
دیر لگتی نہیں اشکوں کو گہر ہونے تک

نعت آہنگ تھی ہر چند ہر اک موجِ خیال
حائل آداب رہے عرضِ ہنر ہونے تک

آدمی دور رہا حسنِ تمدّن سے بہت
شاہِؐ طیبہ کی محبت کا اثر ہونے تک

محسنِ زیست ہوئی آپؐ کی ہستی، ورنہ
رات چھٹتی ہی نہ تھی نورِ سحر ہونے تک

انؐ کے حمّاد پہ تھوڑی سی گرانی آئی
ایک لمحہ نہ لگا انؐ کو خبر ہونے تک

آپؐ کے نقشِ کفِ پا کی طلب میں رہیے
سعی درکار ہے ذرّے کو بھی زر ہونے تک

حق پرستی کے لیے سر بھی قلم ہوتے ہیں
کربلا سجتی نہیں نیزوں کے سر ہونے تک

اللہ اللہ شہِؐ دیں کے وہ اصحابؓ کہ جو
نہ ہٹے راہِ عزیمت سے امر ہونے تک

ان کا دیدار کچھ آسان نہیں تھا طاہرؔ
کتنا بے تاب رہا دل مرا در ہونے تک

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(رہتے ہیں افسردگی سے سخت بے دردانہ ہم)

مشعلِ نورِ رسالتؐ کا بنیں پروانہ ہم
آگ کے اندر بھی جا کر کچھ کریں پروا نہ ہم

ہادیِ کامل سے لے کر نورِ حق کی روشنی
خالی کر دیں دل سے ظلمت کا ہر اک بت خانہ ہم

دل کی آنکھوں کی بصارت اور بصیرت کے لیے
خاکِ طیبہ کو بنا لیں سرمۂ زیبا نہ ہم!

دونوں ہاتھوں کی لکیروں میں ہیں مدحت کے خطوط
لائیں کیوں تحریر میں پھر قصۂ بیگانہ ہم

آنکھ میں ہیں جھلملاتے انؐ کی الفت کے چراغ
دیکھتے ہیں چشمِ نم سے جلوۂ جانانہ ہم

بالیقیں حبِ نبیؐ ہو گی ہماری دستگیر
زندگی کا جس گھڑی چھوڑیں گے زنداں خانہ ہم

ہیں رگ و جاں سے نمودِ حق کی کرنیں پھوٹتی
عشقِ احمدؐ سے ہیں پاتے ہمتِ مردانہ ہم

حال و مستقبل ہے روشن، انؐ سے ماضی میں ضیا
انؐ کے احسانوں کا دیں گے کیا بھلا عوضانہ ہم

قوّتِ ایمان طاہرؔ ہے فقیری سے ملی
غیر کے آگے ہیں رکھتے جرأتِ رندانہ ہم

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مسدس مخبون محذوف

(پاؤں میں جب وہ حنا باندھتے ہیں)

ہم جو مضمونِ ثنا باندھتے ہیں
رحمتِ صلِّ علیٰ باندھتے ہیں
آتا ہے خونِ شہیداں کا خیال
قافیہ ہم جو حنا باندھتے ہیں
یادِ احمدؐ میں جو کھو جاتے ہیں
نالۂ دل کو رسا باندھتے ہیں
وجہِ تکریم ہے تخلیق ثنا
یوں بھی ہم اپنی ہوا باندھتے ہیں
آدمی احسنِ تقویم ہے جو
اس کو ہم انؐ کی عطا باندھتے ہیں
حسنِ سرکارِؐ دو عالم کو ہم
مظہرِ شانِ خدا باندھتے ہیں
چوم کر اسمِ محمدؐ طاہر
انؐ سے پیمانِ وفا باندھتے ہیں

❖.....❖.....❖.....❖

ا۔ (پاؤں میں جب وہ حنا باندھتے ہیں) ۲۔(تیرے توسن کو صبا باندھتے ہیں)
غالب کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک نعت کہی گئی۔

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(طاؤس نمط داغ کے گر رنگ نکالوں)

یوں مدحِ شہِ دیںؐ کا نیا ڈھنگ نکالوں
میں خونِ جگر دے کے جدا رنگ نکالوں
لہجہ ہے مرا گنگ مگر انؐ کی عطا سے
میں طرز نئی اور نیا آہنگ نکالوں
جو رفعتِ افکار کو دے حسنِ معانی
مدحت کے لیے کون سی فرہنگ نکالوں
شامل میں رکھوں گنبدِ خضریٰ کو ثنا میں
خامے سے ہر اک لفظ میں خوش رنگ نکالوں
وجدان میں یوں آئیں مدینے کے مناظر
نعتوں میں نئی سوچ کے سو رنگ نکالوں
حبِ شہِؐ والا کی میں صد راہ پہ نکلوں
میں قید ہوں جس میں وہ رہِ تنگ نکالوں
آقاؐ سے سکینت کی عطا پاؤں میں طاہرؔ
یوں دل سے کم و بیش کی ہر جنگ نکالوں

❖.....❖.....❖.....❖

ا۔(طاؤس نمط داغ کے کے گر رنگ نکالوں) ۲۔(کیا ضعف میں امّید کو دل تنگ نکالوں)
غالبؔ کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک نعت کہی گئی۔

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(بقدرِ لفظ و معنی، فکرت احرامِ گریباں ہیں)

صحابہؓ شاہِ دیں کے وہ عظیم الشان انساں ہیں
کہ تذکارِ وفا جن کے گلستاں در گلستاں ہیں

مکان و لامکاں میں آپؐ کی ہے جلوہ فرمائی
مری سرکارؐ کے جلوے دو عالم میں نمایاں ہیں

مکینِ گنبدِ خضریٰ مرے آقاؐ کی ہستی ہے
ابو بکرؓ و عمرؓ سرکارؐ کے ہاں خاص مہماں ہیں

محبت شعر میں ہے غالب و غلّاب کی صورت
قصیدہ ، مدحت وحمد و رباعی اس کے عنواں ہیں

رہا خالی نہ کوئی میرے آقاؐ کی عنایت سے
بھرا سرکارؐ نے طاہؔر زمانے بھر کا داماں ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلُن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(مانعِ دشت نوردی، کوئی تدبیر نہیں)

نعت ہے نعت کوئی عام سی تحریر نہیں
اس کی تنویر سی طاہرؔ کوئی تنویر نہیں

حسرتِ لذّتِ دیدار بڑھی جاتی ہے
شَرَفِ دید کی لیکن کوئی تدبیر نہیں

بے خودی مجھ کو مواجہ پہ لیے جاتی ہے
بندھ کے رہ جاؤں وہیں پر کوئی زنجیر نہیں

انؐ کی سنّت پہ چلیں گے تو ملے گی توقیر
ورنہ ہر کام بجز خجلتِ تقصیر نہیں

آپؐ کے در سے جو مانگو تو مقدّر بدلے
کون کہتا ہے دعا میں کوئی تاثیر نہیں

اس حضوری کو میں آنکھوں میں سجاؤں کیسے
نور موجود مگر نور کی تصویر نہیں

انؐ کی رحمت نے دیا مجھ کو سہارا ورنہ
ایک بھی کام مرا باعثِ توقیر نہیں

اپنے آقاؐ کی رضا جوئی ہے مقصد طاہرؔ
نعت کہنے میں مجھے حاجتِ تشہیر نہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(تعجب سے وہ بولا، ''یوں بھی ہوتا ہے زمانے میں'')

مرے آقاؐ کے آنے سے بہاریں ہیں زمانے میں
وگرنہ کچھ نہ ہوتا اس جہاں کے کارخانے میں
''نگاہ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر''(۱)
یہ مصرع لطف دیتا ہے عجب سننے سنانے میں
ہے جس کی روشنی آفاق کے چاروں طرف پھیلی
پھلی پھولی ہے وہ تہذیب آقاؐ کے گھرانے میں
ملائک کی طرح محسوس ہوتے ہیں سبھی زائر
خدائے پاک کے گھر میں، نبیؐ کے آستانے میں
انھیںؐ اپنا بنا لو، انؐ کے ہو جاؤ مرے پیارو
خدا کی سب رضائیں ہیں نبیؐ کے مان جانے میں
ہے وقتِ آخرِ شب، آپؐ کی لب پر ثنائیں ہیں
عجب مستی ہے اِس دم عشق کی شمعیں جلانے میں
ترے ماں باپ نے طاہر تجھے طاہر کیا کہ یوں
درودِ پاک دل میں، محو ہو نعتیں سنانے میں

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ یہ مصرع علامہ محمد اقبالؒ کا ہے۔

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(ہم سے کھل جاؤ بوقتِ مے پرستی ایک دن)

نعمتِ دیدار دے گی انؐ کی ہستی ایک دن
حسن طیبہ کا بنے گی دل کی بستی ایک دن
حسن کی پاکیزگی کا آسماں دیکھیں گے ہم
زندگی کا اوج دیکھے گی یہ پستی ایک دن
خونِ اطہر دے رہا ہے کربلا میں یہ صدا
ایسے پاتی ہے مرادیں حق پرستی ایک دن
آخرش توحید کا ڈنکا بجے گا دہر میں
انؐ کی رحمت سے مٹے گی بت پرستی ایک دن
ان سنہری جالیوں کے روزنوں میں ہو کے گم
ہم بھی دیکھیں گے عروجِ کیف و مستی ایک دن
سرخرو ہو گی جہاں میں انؐ کی امّت بھی ضرور
دیں گے وہ اپنی مدد سے بالا دستی ایک دن
امّتِ سرکارؐ سے طاہر بہ فیضِ شاہِؐ دیں
دور ہو گی بالیقیں مادہ پرستی ایک دن

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(رنگِ طرب ہے صورتِ عہدِ وفا کِرَو)

صد مرحبا ہے عاشقوں کی ہر صدا کِرَو
نعتِ رسول پاکؐ میں موجِ صبا کِرَو

بے لوث ہیں حضور کی چاہت میں اہلِ دل
"تسبیحِ زاہداں ، بہ کف مدّعا کِرَو"

میں ہوں رہینِ گلشنِ سلطانِؐ دو سرا
آگے ہے جس کے خلد کی آب و ہوا کِرَو

اک اک سخن ہے آپؐ کی رحمت سے فیض یاب
رنگِ ثنا ہے صورتِ صلِّ علیٰ کِرَو

تخلیقِ کائنات کی موجب ہے انؐ کی ذات
سرکارؐ کی ہے وسعتِ ارض و سما کِرَو

طاہرؔ شعورِ عرضِ ہنر ، انؐ کی ہے عطا
ہے ہستیِ حضورؐ کی مدح و ثنا کِرَو

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن
بحر: رجز مثمن مطوی مخبون
(شکوہ وشکر کو ثمر بیم وامید کا سمجھ)

حقِ ثنا ادا کروں ، مجھ کو بھی ہو عطا سمجھ
کیسے ہو مدحِ مصطفیٰؐ ، مجھ کو دے اے خدا سمجھ

دامنِ عاجزی نہ چھوڑ بارگہِ حضورؐ میں
''شوق کو منفعل نہ کر! ناز کو التجا سمجھ!''

سب ہی دیا ہے آپؐ کا ،سب ہی ملا ہے آپؐ سے
حسرتِ دل ہے گر ابھی ، غفلتِ مدّعا سمجھ !

''لغزشِ پا کو ہے بَلَد، نغمۂ یا علیؑ مدد''
آگہی کی ہے آرزو گفتۂ مصطفیٰؐ سمجھ

''نے سر و برگِ آرزو، نے رہ و رسمِ گفتگو''
طاہرؔ نا سمجھ تجھے بخشے ترا خدا ، سمجھ

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ (شکوہ وشکر کو ثمر بیم وامید کا سمجھ) ۲۔ (کلفتِ ربطِ این وآں،غفلتِ مدّعا سمجھ)
غالبؔ کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک نعت کہی گئی۔

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(دل ہی نہیں کہ منّتِ درباں اٹھائیے)

بارِ جہاں نہ منّتِ شاہاں اٹھائیے
در سے نبیؐ کے دولتِ احساں اٹھائیے

ہر اہلِ دل پہ کھلتے ہیں انوار آپؐ کے
''صد جلوہ رو برو ہے جو مژگاں اٹھائیے''

موجِ بہار گنبدِ خضریٰ سے آئی ہے
گلشن میں کیف و لطفِ بہاراں اٹھائیے

ہر شعر میں ہے بندشِ وحیِ خدا سجی
مدحت میں حظِ قرأتِ قرآں اٹھائیے

طاہرؔ غنا و فقر ہی کافی ہے آپ کو
پس دل سے حُبِّ عشرتِ دوراں اٹھائیے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(ہے بزمِ بتاں میں، سخن، آزردہ لبوں سے)

مشروط نہیں اہلِ عجم یا عربوں سے
ہے دل کی جلا صاحبِ تقویٰ لقبوں سے

زمزم ہے پیا آپؐ کی رحمت سے جو آقاؐ
کوثر کا بھی سرکارؐ لگے جام لبوں سے

دوری میں حضوری کے مزے لیتے ہیں عشّاق
سرکارؐ کا در دور نہیں حق طلبوں سے

ہے کیشِ محبت کا ادب پہلا قرینہ
رہتا ہے مقدّر بھی خفا بے ادبوں سے

ہوں حضرت صدیقؓ کی اولاد سے طاہرؔ
صد شکر ہے نسبت مری عالی نسبوں سے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(غمِ دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اٹھانے کی)

محبت کے تقاضوں کو محبت سے نبھانے کی
ہمیں توفیق رب نے دی ہے انؐ کے گیت گانے کی

یہ گردن تن کے رہتی ہے ہمیشہ غیر کے آگے
ہمیں عشقِ نبیؐ نے دی ہے جرأت سر اٹھانے کی

ازل سے تا ابد سرکارؐ ہی کا حکم جاری ہے
رسالت آپؐ کو بخشی ہے رب نے ہر زمانے کی

اگرچہ یاد ہے آقاؐ تری ہر لمحہ سینے میں
مگر کیا رات تھی تقریب تیرے یاد آنے کی

شبِ اسرا زمیں پر ہر طرف جیسے چراغاں تھا
کہ ذرّوں کو بھی رخصت مل گئی تھی جگمگانے کی

کیا تخلیق رب نے آسمانوں کو زمینوں کو
سبھی تقریب تھی سرکارؐ کو دنیا میں لانے کی

ثنائے مصطفےٰؐ میں انہماکِ دل ہے اس حد تک
میں وقفِ نعت ہوں، فرصت نہیں ہے سر اٹھانے کی

مضامینِ ثنا صورت گلابوں کی مہکتے ہیں
عجب ہے کیفیت کاغذ پہ انؐ کا نام لانے کی

بہاروں کی طرح پھیلی ہے خوشبو ہر طرف گھر میں
بشارت آ گئی جیسے مجھے در پر بلانے کی

مقدّر اوج پر ہے اوج بھی دیکھیں تو کیسا ہے
کہ نوبت بج اٹھی ہے آج طاہرؔ طیبہ جانے کی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(بساطِ عجز میں تھا ایک دل، یک قطرہ خوں وہ بھی)

وفورِ شوقِ مدحت جان مانگے تو میں دوں وہ بھی
زباں سے گر نہ کہ پاؤں تو اشکوں سے کہوں وہ بھی

حضوری بھی ضروری حاضری کے ساتھ ہے آقاؐ
''خدا وہ دن کرے جو ان سے میں یہ بھی کہوں وہ بھی''

ہے قدرِ مشترک اک میرے سر کی اور گردُوں کی
جھکا ہے انؐ کے در پر یہ، سدا ہے سرنگوں وہ بھی

ہے نسبت شہرِ طیبہ کی گلی سے یوں مجھے حاصل
کہ میں بھی سوئے دربارِ رسالتؐ جاتا ہوں وہ بھی

کہا بوبکرؓ نے دل میں نبیؐ کو پیش کرنے کو
نہ کیوں ہو بوریا ہی گھر میں گھر سے لے چلوں وہ بھی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(سرگشتگی میں عالمِ ہستی سے یاس ہے)

جلوہ خدا کا محوِ درود و سپاس ہے
دونوں جہاں کی نورِ محمدؐ اساس ہے

مقبول ہو گی میری مساعی یہ نعت کی
اُس بارگاہِ عالی مکرّم سے آس ہے

روشن ہیں انؐ کے نور سے مہر و مہ و نجوم
باغِ جناں میں گیسوئے آقاؐ کی باس ہے

ہے فیض یابِ حسنِ نبیؐ ، کارِ حمد و نعت
اب کے تجلّیوں کے سخن آس پاس ہے

حاجت نہیں ہے مدحِ سلاطینِ دہر کی
مدّاحِ آنحضورؐ کو مدحت ہی راس ہے

ایسے ہی اس کلام کو عظمت نہیں ملی
ہر شعر ہی کی عشقِ محمدؐ اساس ہے

ہر لمحہ نکہتِ گل و ریحان و نسترن
سرکارؐ کے حضور سراپا سپاس ہے

چوما تھا زندگی میں لبوں نے جو انؐ کا نام
محشر میں بھی دہن میں اسی کی مٹھاس ہے

دل کو قرار ، دید سے بخشیں گے ایک دن
واقف ہیں آپؐ دل مرا کتنا اداس ہے؟

ستر ہزار نوری جو آتے ہیں روز و شب
ہر ایک انؐ کے روضے پہ محوِ سپاس ہے

ہاتھوں سے اپنے ساقیِؐ کوثر کریں عطا
محشر میں انؐ کے جام کی خواہاں یہ پیاس ہے

امیدِ رحمتِ شہِؐ کونین کے طفیل
سوچوں سے کوسوں دور مری حزن و یاس ہے

مدحِ رسولِ پاکؐ کے ہر حرف و صوت کا
طاہر صریرِ خامہ سے اب انعکاس ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(گر خامشی میں فائدہ اخفائے حال ہے)

سرکارؐ کے فقیر کا اچھا مآل ہے
''دل وقفِ درد رکھ، کہ فقیروں کا مال ہے''
میں ہی نہیں ہوں محوِ خیالِ رسولِ پاکؐ
''عالم تمام حلقۂ دامِ خیال ہے''
گرچہ گناہگار ہوں پھر بھی مرے کریم!
تیرے حضور رحم و کرم کا سوال ہے
قوسین میں ہیں طالب و مطلوب ایسے گم
کس پردے میں ہے کون سمجھنا محال ہے
ممنوں ہیں انؐ کے تُلسی و عنبر کہ عود و مشک
منّت پذیرِ خوشبوئے گیسو غزال ہے
گرچہ ہے فنِ شعر کی اپنی بھی آبرو
ہر دم حضورِ نعت میں رہنا کمال ہے
ناموسِ مصطفیٰؐ پہ ہیں قربان رات دن
طاہر فدا حضورؐ پہ ہر ماہ و سال ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن
بحر: مجتث مثمن مخبون
(حذر کرو مرے دل سے، کہ اس میں آگ دبی ہے)

ابھی تلک مرے دل میں یہی اک آس بسی ہے
گزار دوں گا مدینے میں جتنی عمر بچی ہے

حضورؐ! آپ فقیروں کی جھولیوں کو ہیں بھرتے
حضورؐ! مجھ سے گدا کی بھی جھولی در پہ بچھی ہے

خوشی سے مر ہی نہ جاؤں گا میں، اگر سرِ میزاں
کہیں حضورؐ یہ مجھ کو بلا کے جا تو بری ہے

نجوم و مہر و مہ و کہکشاں کہ ارض و سما ہو
تمام بزمِ جہاں انؐ کے واسطے ہی سجی ہے

پلٹتا کوئی نہیں ہے درِ رسولؐ سے خالی
مراد آپؐ سے طاہرؔ سبھی کی پوری ہوئی ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(رفتارِ عمر، قطعِ رہِ اضطراب ہے)

پھر حاضری کا شوق مجھے بے حساب ہے
جوشِ بہار باعثِ صد اضطراب ہے
اللہ کے حضور وسیلہ حضورؐ کا
جس نے کیا ہے پیش وہی کامیاب ہے
نورِ خدا ، الہٰ شمائل ہیں آنحضورؐ
اوصافِ حق کا آئنہ انؐ کی جناب ہے
ہر نعت نسبتِ شہِؐ خوباں سے ہے کہی
اور اس کا آنحضورؐ کے نام انتساب ہے
مقصودِ کائنات ہیں اللہ کے حبیبؐ
سیرت حبیبِؐ پاک کی دیں کا نصاب ہے
نظّارہ خود حریف ہے جب برقِ حسن کا
کس کو رخِ رسولؐ کے جلوے کی تاب ہے
بیدار ہوں تو سوچ کا محور ہے انؐ کا شہر
طاہر ہوں نیند میں تو مدینہ ہی خواب ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
بحر: رمل مثمن مشکول مسکّن
(حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ، اے آرزو خرامی!)

انؐ کی ثنا نے بخشی، تمکین و نیک نامی
فردِ عمل سے دھوئی ، ہر ایک میری خامی
افکار پر ثنا کے ،مضموں اتر رہے ہیں
وجدانِ نعت دیتا ، ہے آرزو خرامی
مثلِ صریر خامہ ،ہے صوت دھڑکنوں کی
کلکِ ثنا سے ہر دم، ہے دل کی ہم کلامی
بجھتی نہیں ہیں پیاسیں، آبِ حیات سے بھی
بس انؐ کا در ہے جس پر، مٹتی ہے تشنہ کامی
تشریف جب محمدؐ ،دنیا میں لے کے آئے
قدسی درود خواں تھے، حوروں نے دی سلامی
شہرِ شہِؐ زمن میں، دل مطمئن بہت ہے
اس امر کی ہے شاہد، یہ میری خوش خرامی
غوّاصِ بحرِ مدحت یہ اس لیے ہے ہر دم
طاہر کے رہنما ہیں احمد رضاؒ و جامیؒ

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(تغافل دوست ہوں میرا دماغ عجز عالی ہے)

نہ ہوئیے غمزدہ گر بے کسی ہے تنگ حالی ہے
کرو فریاد آقاؐ سے جو ہر بے کس کا والی ہے
مواجہ پر رسولِ پاکؐ کے حاضر ہے دل میرا
نظر بھی بے خودی سے چومتی روضے کی جالی ہے
دریدہ جھولیوں کو آپؐ بھرتے ہیں مرادوں سے
سوالی آپؐ کے در سے کبھی لوٹا نہ خالی ہے
مرے نخلِ مقدّر پر ہے سایہ سبز گنبد کا
مری امّید کی سرسبز اس سے ڈالی ڈالی ہے
غلامِ مصطفیٰؐ کے زیرِ احساں ہر مؤذن ہے
اذانوں میں ابھی تک گونجتی صوتِ بلالیؓ ہے
مرا حسنِ تکلّم سیّدِ عالم کا ہے صدقہ
عطائے سرورِؐ کونین میری خوش مقالی ہے
سراپا التجا طاہر ہے آقاؐ آپ کے در پر
کرم کی ہو نظر امّت پہ چھائی خشک سالی ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(وہ بات چاہتے ہو کہ جو بات چاہیے)

''رو، سوئے قبلہ وقتِ مناجات چاہیے''
دل سوئے شہرِ آقاؐ دمِ نعت چاہیے

عشقِ نبیؐ سے تازہ کُمک مانگ اے ندیم
حرص و ہوس کی تجھ کو اگر مات چاہیے

سینہ ترا مدینہ ہو ، جاں محوِ حمد و نعت
انوارِ مصطفیٰؐ کی جو برسات چاہیے

''غالبؔ تمام ہم نے سخن اس پہ کر دیا''
لب پر درودِ پاک ہی دن رات چاہیے

طاہرؔ تجھے جو چاہیے اللہ کی رضا
راضی رسولِ پاکؐ کی پھر ذات چاہیے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(وحشت کہاں کہ بے خودی انشا کرے کوئی)

صحرائے دل کو غیرتِ دریا کرے کوئی
طیبہ کو اپنا قبلہ و کعبہ کرے کوئی

راہِ وفا میں موت ہے تکمیلِ زندگی
جاں دے کے انؐ کے عشق کا سودا کرے کوئی

گر کامرانی چاہیے دونوں جہان کی
سرکارِؐ دو جہاں کی تمنّا کرے کوئی

اسمِ نبیؐ سے پائے ضیائیں حریمِ دل
''آخر، کبھی تو عقدۂ دل وا کرے کوئی''

ہر امّتی کے حشر میں شافع حضورؐ ہیں
خوش قسمتی کا اپنی تماشا کرے کوئی

دنیا میں چارہ گر کوئی انؐ کے سوا نہیں
انؐ کی طرف نہ دیکھے تو پھر کیا کرے کوئی

دیکھا ہے جھکتا آپؐ کے روضے پہ آسماں
روضے کے بعد اور کیا دیکھا کرے کوئی

جس نے قیامِ حق کو ہیں دیں استقامتیں
شبیرؓ سا جہان میں سجدہ کرے کوئی

طاہرؔ بہشت ساز ہے ہر بندشِ خیال
دل میں سرور نعت کا پیدا کرے کوئی

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ (وحشت کہاں کہ بے خودی انشا کرے کوئی)

۲۔ (جب تک دہان زخم نہ پیدا کرے کوئی)

غالبؔ کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک نعت کہی گئی۔

نعت

فَعِلَاتُ فاعلاتن فَعِلَاتُ فاعلاتن
بحر: رمل مثمن مشکول
(جو نہ نقدِ داغ دل کی کرے شعلہ پاس بانی)

شہِؐ دیں کے ذکر سے ہے مری سانس کی روانی
غمِ مصطفیٰؐ نے بخشی مجھے ایسی زندگانی

ملا نعت کا سلیقہ ، ہے عطا یہ خاص انؐ کی
مرے ناقدوں نے کی ہے مرے فن کی قدردانی

مری معرفت ہے مدحت ، مری آگہی ثنا ہے
مرا مطمحِ نظر ہے بس اُنھی نبیؐ کی نعت خوانی

ہیں نقوشِ پا نبیؐ کے ہمہ روشنی کے حامل
یہ دمکتے چاند تارے ہیں اسی کی ترجمانی

مجھے مصطفائی دی ہے مرے مصطفیٰؐ نے طاہرؔ
مجھے حق شناسی بخشی ہے یہ حق کی مہربانی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفتعلن فاعلات مفتعلن فع

بحر: منسرح

(آ کہ مری جان کو قرار نہیں ہے)

شعر میں گر نعت کا شمار نہیں ہے
شعر گوئی کا کچھ اعتبار نہیں ہے

یادِ نبیؐ گر نہیں ، بہار نہیں ہے
''آ کہ مری جان کو قرار نہیں ہے''

اب تو مجھے حاضری کا اذن عطا ہو
دل میں کوئی تابِ انتظار نہیں ہے

جاتے نہیں چھوڑ کر یہ لوگ مدینہ
''خاک میں عشّاق کی غبار نہیں ہے''

آبِ بقا یا شفا ہیں زمزم و کوثر
''نشّہ بہ اندازۂ خمار نہیں ہے''

ہے یہ مہک اس دیار کی تو بجا ہے
''غیرِ گل آئینۂ بہار نہیں ہے''

شہرِ نبیؐ سا کوئی بھی سارے جہاں میں
اور کوئی ایک بھی دیار نہیں ہے

طاہرؔ ادب لازمی ہے پیشِ مواجہ
''ہائے! کہ رونے پہ اختیار نہیں ہے''

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(ظاہرا، کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے)

چار سو عالم میں نورِ روضۂ سرکارؐ ہے
''جس کے جلوے سے زمیں تا آسماں سرشار ہے''

ہیں مضامین مقدّس جس قدر قرآن میں
آپؐ کی توصیف سب میں آپؐ کا تذکار ہے

آپؐ کے جملہ غلاموں کا ہے یہ پختہ یقیں
دو جہاں میں ان کا آقاؐ ان کا جانب دار ہے

پا نہیں سکتا وہ منزل بے ثنائے مصطفیٰؐ
طاق ہے جتنا بھی شاعر، جس قدر ہشیار ہے

دل میں طاہرؔ کے ضیا طیبہ کی بستی ہے مگر
جاگتی آنکھوں میں پھر بھی حسرتِ دیدار ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(نہ ہوئی گر مرے مرنے سے تسلی، نہ سہی)

گر نہیں شوکتِ الفاظ و معانی نہ سہی
وصفِ تشبیہ و تراکیب و تعلّی نہ سہی

میرے جذبوں کی صداقت ہے انھیں سب معلوم
طرزِ اظہار میں گرچہ نہیں خوبی نہ سہی

حشر میں انؐ کی شفاعت کا سہارا ہے بہت
زندگی میری نہ گزری بہت اچھی نہ سہی

سرورِؐ دیں کی زیارت مرا مقصودِ حیات
انؐ کے دیدار کے قابل نہیں ہستی نہ سہی

کام آئے گی مجھے حشر میں انؐ کی مدحت
گر کوئی اور عمل وجہِ تسلّی نہ سہی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(اس چشم سے ہنوز نگہ یادگار ہے)

ہستی مرے حضورؐ کی رحمت شعار ہے
ذکرِ رسولِ پاکؐ سے حسنِ قرار ہے
انوار آنحضورؐ کے جس دل میں بس گئے
قسمت میں اس کی حسن کا طرفہ نکھار ہے
عشاقِ مصطفیٰؐ کی یہ صحبت کا ہے کمال
اُترا دلِ حزیں سے جو غم کا غبار ہے
ہے معجزہ حضورؐ کے حسنِ خیال کا
ہر حرفِ مدح مظہرِ نقش و نگار ہے
روضے سے لمس یاب عناصر کے ساتھ ساتھ
ہے خوش نصیب جتنا بھی قرب وجوار ہے
صد کہکشائیں راستے میں ہیں بچھے نجوم
عرشِ خدا پہ آپؐ کا یوں انتظار ہے
جس کا وجود باعثِ تسکین ہے سدا
طاہر جمال و حسن کا وہؐ شاہکار ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(پھونکتا ہے نالہ ہر شب صور اسرافیل کی)

بات کیسے ہو مکمل نعت کی تشکیل کی
بابِ مدحت میں ضرورت ہے پرِ جبریلؑ کی

تھا جہالت کی تہوں میں آدمی کھویا ہوا
آدمیت کی ہے قسمت آپؐ نے تبدیل کی

خامۂ توصیف تھامے ہوں جھکا قرطاس پر
دیکھتا ہوں انتہا میں قوّتِ تخئیل کی

طاعتِ حق بھی ہے لازم طاعتِ سرکارؐ بھی
پائی منزل جس نے انؐ کے حکم کی تعمیل کی

آڑے آتی ہی نہیں دنیا مصائب میں کبھی
میری ہر مشکل کی آقاؐ آپ نے تسہیل کی

آپؐ کی تقلید سے دنیا میں بھی عزّت ملی
آپؐ کی تقلید ہی سے دین کی تکمیل کی

حشر میں اُن کی زیارت کا ہے دل کو اضطراب
''پھونکتا ہے نالہ ہر شب صور اسرافیل کی''

وقفِ نعتِ مصطفیٰؐ ہیں، ہم فنا فی النعت ہیں
نعتِ آقاؐ ہی میں طاہر ذات ہے تحلیل کی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن فعولن

بحر: ہزج مسدس محذوف

(کیا ہے ترک دنیا کاہلی سے)

وہؐ کرتے ہیں عطا دریا دلی سے
کھلا یہ راز فیضانِ علیؓ سے

پھرے ہیں در بہ در ناقابلی سے
ہوئے قابل ہیں تیریؐ کاملی سے

مدینے کی ہوا کا ہے کرشمہ
جو خوشبو آ رہی ہے ہر کلی سے

ہر اک جانب ہے انؐ کا فیض جاری
ہے انؐ کا فیض ثابت ہر ولی سے

مسلسل پھوٹتا ہے نور طاہرؔ
مدینہ پاک کی ہر اک گلی سے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
بحر: رمل مثمن مشکول مسکّن
(ربطِ تمیزِ اعیاں، دُردِ مئے صدا ہے)

شہرِ نبیؐ میں سنتا ، نزدیک سے خدا ہے
''یک در دو صد دوا ہے، یک دست و صد دعا ہے''
عشقِ نبیؐ کا حامل ، انؐ کا فقیرِ کامل
روضے پہ سر جھکا کے، قامت بڑھا رہا ہے
شانِ سخا ہے کیسی ، لطف و کرم ہے کیسا
اپنوں پہ بھی عنایت ، غیروں پہ بھی عطا ہے
انؐ پر درود بھیجیں ، انؐ پر سلام بھیجیں
حد سے سوا جزا ہے ، انعامِ انتہا ہے
سرحدِ لا مکاں تک خیر البشر ﷺ نے رکھا
پیشِ نظر ہمیشہ امّت کا ہی بھلا ہے
ہے آرزو نبیؐ کی ایمان کا خلاصہ
آقاؐ سے جو وفا ہے وہ دین سے وفا ہے
رہتا ہے میرے دل میں طاہر وہ ناز بن کر
گوہرؒ کا مقتدی ہوں وہ میرا پیشوا ہے(۳)

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ (ربطِ تمیز۔۔صدا ہے) ۲۔(گریاس۔۔فضا ہے) غالب کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک نعت کہی گئی۔ ۳۔ روحانی پیشوا پروفیسر گوہرؒ عبدالغفار رحمت اللہ علیہ

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(ذوق خودداری، خراب وحشت تسخیر ہے)

حبِ احمدؐ کے بغیر انسان بے توقیر ہے
حسن بے تنویر ہے اور خُلق بے تاثیر ہے

کہکشائیں، چاند تارے ہیں سجے قرطاس پر
خامۂ توصیف محوِ شوکتِ تحریر ہے

دیکھتا ہوں سبزہ وگل رنگ وروغن جس گھڑی
سبز گنبد کی اترتی ذہن میں تصویر ہے

سرورِؐ کونین کی مدحت سرائی سے ہے کام
ہدیۂ تبریک کی دل میں یہی تدبیر ہے

شہرِ طیبہ کی مقدّس سر زمیں پر ہو قیام
پر سکوں مسکن کی طاہرؔ حسرتِ تعمیر ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(دھمکی میں مر گیا جو نہ بابِ نبرد تھا)

حسرت فروز دوریِ طیبہ کا درد تھا
آنسو گرا جو آنکھ سے رنگت میں زرد تھا

آرام و مال و زر کیے قرباں حضورؐ پر
صدّیقؓ رسم و راہِ محبت میں فرد تھا

آزاد ہو کے سرورِؐ دیں کا ہوا غلام
خوش بخت زیدؓ تو عجب آزاد مرد تھا

تسکین و اعتدال میں ہر سمت تھی فضا
موسم تھا گرم اور نہ حضوری میں سرد تھا

حاصل تھے تیری زیست کے طاؔہر وہ چار دن
تیرا بچھونا جب درِ آقاؐ کی گرد تھا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(محرم نہیں ہے تو ہی، نواہائے راز کا)

سایہ بھی دل میں کیوں رہے غم کے جواز کا
ہر حال میں کرم ہے مرے چارہ ساز کا

ہے کیفیت عجب مری یادِ حضورؐ میں
اور لطف بھی عجیب ہے سوز و گداز کا

رکھتا ہے اپنے چاہنے والوں کو پر سکوں
طوفان میں بھی آسرا ساحل طراز کا

بابِ عطائے سرورِؐ کونین ہے کھلا
احساں ہے دو جہاں پہ یہ بندہ نواز کا

صدیقیتؓ کا خون رگوں میں ہے دوڑتا
طاہرؔ مجھے ہے ناز اسی امتیاز کا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف/مقصور
(دوست، غم خواری میں میری، سعی فرماویں گے کیا)

ہیں ازل سے انؐ کے منگتے در پہ شر ماویں گے کیا
بے مراد انؐ کے درِ دولت سے اٹھ جاویں گے کیا؟

ہے ہماری منزلِ مقصود انؐ کا نقشِ پا
ماسوا اِس کے کہیں ہم سر جھکا پاویں گے کیا

بیٹھ جاویں گے دو زانو ہو کے اپنی قبر میں
ہم بجز اس کے ادب انؐ کا بجا لاویں گے کیا

انؐ کی چوکھٹ سے کسی صورت بھی اٹھنے کا نہیں
حضرتِ ناصح بھی میرے دل کو سمجھاویں گے کیا

شادیِ دیدارِ سلطانِؐ زمن کے رو برو
طاہرؔ آلامِ جہاں دل میں جگہ پاویں گے کیا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا)

عیدِ نظارۂ سرکارؐ عطا ہو جانا
جس طرح عرش کے اُس پار مرا ہو جانا

سیّد و سرورِؐ کونین کا فیضانِ کرم
بابِ فردوس کا عاصی پہ ہے وا ہو جانا

یوں سمجھیے کہ مدینے سے پلٹ کر آنا
روح کا جسم سے جیسے ہو جدا ہو جانا

سایۂ گنبدِ خضریٰ کا تصوّر کرنا
کتنے اسرار کا آنکھوں پہ ہے وا ہو جانا

میرے آقاؐ کی غلامی کا صلہ ہے طاہرؔ
ساری دنیا کی غلامی سے رہا ہو جانا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا)

اسمِ احمدؐ پہ ہے عاشق کا فدا ہو جانا
روزِ میثاق کے وعدے کا وفا ہو جانا

عشقِ سرکارِؐ دو عالم کا تقاضا لاریب
انؐ کے ناموس کی خاطر ہے فنا ہو جانا

تلخیِ زیست میں ہے انؐ کا مدد کو آنا
دشتِ ظلمت میں سحر خیز ضیا ہو جانا

مجھ پہ احسان یہ کر دے کبھی طیبہ کی ہوا
دل کی وادی سے بھی اک روز ذرا ہو جانا

انؐ کے روضے پہ حضوری کا جو لمحہ آئے
آنسوؤ ! انؐ کی زیارت کی دعا ہو جانا

خاکِ طیبہ پہ دمِ کیف یہ ماتھا رکھنا
کتنے سجدوں کا ہے اک پل میں ادا ہو جانا

لہجۂ وحیِ خدا اور نبیؐ کی سیرت
خوب ہے مل کے بہم ان کی ثنا ہو جانا

ہے یہ حبِّ رخِ محبوبؐ کا حاصل طاہرؔ
دل کی کھیتی کا مہکنا ہے ، ہرا ہو جانا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موجِ شراب)

حشر میں ساقیٔ کوثر کی عطا ، موجِ شراب
''دے ہے تسکیں بہ دمِ آبِ بقا موجِ شراب''

انؐ کی چوکھٹ پہ جبیں سائی کا ہے دل میں خمار
''سایۂ تاک میں ہوتی ہے ہوا موجِ شراب''

آپؐ کے حسنِ تبسّم کی ہیں خیرات سبھی
''موجِ گل، موجِ شفق، موجِ صبا، موجِ شراب''

آپؐ کی رحمتِ عالی کا کرم ہو جب جب
''موجِ ہستی کو کرے فیضِ ہوا موجِ شراب''

نشّہ ہے شہرِ مدینہ کی ہوا میں اتنا
''ہے تصوّر میں زبس جلوہ نما موجِ شراب''

انؐ کے دیدار کی امّید کا نشّہ ہر سمت
''موجۂ سبزۂ نو خیز سے تا موجِ شراب''

وہ لعابِ شہِؐ والا کی حلاوت طاہر
''رہبرِ قطرہ بہ دریا ہے ، خوشا موجِ شراب''

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فعولن فعولن فعولن فعولن
بحر: متقارب مثمن سالم
(رہا گر کوئی تا قیامت سلامت)

ہمارے نبیؐ کی نبوّت سلامت
ابد تک ہے انؐ کی رسالت سلامت
ہے انؐ کی رضا میں رضائے الٰہی
رضا کے سبب ہے محبت سلامت
ہر اک ابتدا سے ہر اک انتہا تک
مرے مصطفیٰؐ کی ہے عظمت سلامت
سلامت ہے دنیا میں رحمت کا سایہ
ہے محشر میں انؐ کی شفاعت سلامت
قرینے دیے آپؐ نے زندگی کو
سخاوت سلامت ، مروّت سلامت
بِنا جس کی طیبہ میں آقاؐ نے رکھ دی
ہے اب بھی وہ حسنِ اخوّت سلامت
جو سوچوں کو سلجھائے، مہکائے دل کو
ہے صلِّ علیٰ کی وہ کثرت سلامت

اگرچہ کڑے امتحاں اس نے جھیلے
مگر مصطفیٰؐ کی ہے امّت سلامت
قضا روک سکتی نہیں میرا رستہ
کہ آلِ نبیؐ سے ہے نسبت سلامت
رکھی ہے جو ماؤں کے قدموں میں جنّت
خدا رکھے سب کی یہ جنّت سلامت
سلامت ہے رکھتی مجھے انؐ کی مدحت
انھیؐ کے کرم سے ہے مدحت سلامت
اگر شرطِ دیدارِ آقاؐ یہی ہے
قیامت رہے تا قیامت سلامت
زیاراتِ شہرِ مدینہ ہیں زندہ
رہے تا ابد ہر زیارت سلامت
خدایا رہے تا ابد انؐ سے نسبت
سلامت سلامت سلامت سلامت
محبِّ شہِ دو جہاںؐ ہوں میں طاہرؔ
خدایا رہے یہ محبت سلامت

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(ہے کس قدر ہلاکِ فریبِ وفائے گل)

چھایا ہے جب خیال پہ حسنِ قبائے گل
طیبہ کو لے گئی اسے اک اک ادائے گل

شبنم کے موتیوں پہ گرے جب شعاعِ نور
ہر برگ پر ثنائے محمدؐ سجائے گل

مدحت نگار ایسے ہے پیشِ درِ حضورؐ
جیسے کہ عندلیب ہو مدحت سرائے گل

گر ہو نہ مدحِ شاہؐ تو ہے بے اثر کلام
خوش بو نہ ہو تو جیسے ہے ناقص قبائے گل

دل کی بہار گنبدِ خضریٰ کے ہے طفیل
جس سے کہ مستعار ہیں سب ریشہ ہائے گل

میلاد کی ہیں بزم میں گلہائے رنگا رنگ
مہکی ہے انؐ کی نعت سے ہر ہر ادائے گل

آئیں ہوائیں رحمتِ عالمؐ کے شہر سے
گلشن میں غنچے کھل اٹھے اور مسکرائے گل

آئے حضورؐ گلشنِ ہستی میں جس گھڑی
بہرِ سلامِ شوق سبھی لہلہائے گل

خوش بو لُٹا رہا ہے جو انؐ کے درود کی
کانٹوں کو بھی درود کے اندر چھپائے گل

جونہی خیال آتا ہے اصغرؓ کی پیاس کا
فوراً زباں پہ آتا ہے طاہرؔ کہ ہائے گل

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(بارے، اپنی بے کسی کی ہم نے پائی داد، یاں)

روضۂ سرکارؐ ہے کرتے رہو فریاد یاں
دل درودوں سے سدا کرتے رہو آباد یاں

دستگیرِ بے کساں ہے آپؐ کی ذاتِ کریم
اس یقیں سے بے کسی کی سب نے کی فریاد یاں

ہے ہمہ دم آپؐ کا بابِ عطا سب پر کھلا
آپؐ کے لطف وکرم سے سب کا ہے دل شاد یاں

سرورِؐ کونین نے کیں دور دل کی حسرتیں
''بارے اپنی بے کسی کی ہم نے پائی داد یاں''

یہ مدینہ ہے یہاں تہذیب کی دیں کیا مثال
آپؐ کے اصحابؓ جیسے اب بھی ہیں آباد یاں

طاہرانؔ کے آستاں سے مل رہی ہے سب کو بھیک
خاکی و نوری ہیں آتے بہرِ استمداد یاں

❖.....❖.....❖.....❖

نوٹ: مشترک زمین کے سبب یہ نعت ''تغلیبِ مدحت'' میں بھی شامل ہے۔

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(اپنا احوال دل زار کہوں یا نہ کہوں)

آپؐ کا چاہوں میں دیدار کہوں یا نہ کہوں؟
''ہے ادب مانعِ اظہار کہوں یا نہ کہوں؟''

جانتے آپؐ ہیں سرکارؐ کہوں یا نہ کہوں
شرحِ احوالِ دلِ زار کہوں یا نہ کہوں

غم گساری مری فرمائی تو جانا کہ وہؐ
درد مندوں کے ہیں غمخوار کہوں یا نہ کہوں

نعت نے آپ بنا لینا ہے اپنا رستہ
آپؐ کی شان میں اشعار کہوں یا نہ کہوں

باوجودیکہ گنہگار ہوں طاہرؔ! لیکن
انؐ کو مجھ سے ہے بہت پیار کہوں یا نہ کہوں؟

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن/مفاعلات
بحر: رجز مثمن مطوی مخبون
(غنچۂ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں)

وقتِ حضورِ حاضری کیف تھا کیا سنا کہ یوں
چومیں تھیں کیسے جالیاں کھل کے مجھے بتا کہ یوں

زائرِ شہرِ مصطفیٰؐ! ویسا ہی کیف دے مجھے
ہوتا ہے صاف کس طرح، شیشۂ دل سنا کہ یوں

روضے پہ آنحضورؐ کے کرتے ہیں عرض کس طرح
جب مری آنکھ رو پڑی، دل نے مجھے کہا کہ یوں

صلِّ علیٰ رسولنا، صلِّ علیٰ محمدٍؐ
انؐ کا درودِ پاک ہی لب پہ سدا سجا کہ یوں

خُلقِ حضورؐ سے ملا جینے کا ہر سبق مجھے
آقاؐ نے ہر حسیں عمل کر کے دکھا دیا کہ یوں

پوچھا کہ عاصی کس طرح پاتا ہے حشر میں نجات
سامنے خلد آ گئی ، وہؐ ہوئے لب کشا کہ یوں

انؐ کا چلن ، ہر اک ادا ،کس طرح دلنشین ہے
اپنے کلامِ پاک میں کہتا ہے خود خدا کہ یوں

بیٹھا رہوں حضورؐ کے سامنے دل پسار کے
اپنی تو ہر دعا کا ہے بس یہی مدّعا کہ یوں

رکھتے ہیں کربلا کے بیچ کس طرح حق کی آبرو
نیزے پہ سر حسینؓ نے رکھ کے دکھا دیا کہ یوں

دیتے ہیں کس طرح جزا آقاؐ ستم کے بعد بھی
جاں کے دشمنوں کو بھی دے کے دعا کہا کہ یوں

اشکِ سوال کس طرح لاتے ہیں آنکھ میں بتا
روتے ہوئے یہ کہ اٹھا بندۂ پر خطا کہ یوں

روضے پہ آنحضورؐ کے کرتے ہیں کس طرح سلام
طاہرِ دل فگار نے روتے ہوئے کہا کہ یوں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف

(وہ فراق اور وہ وصال کہاں)

شاہِ والاؐ سا ہے جمال کہاں
آپؐ جیسا مہِ کمال کہاں
آپؐ جیسا عمل کسی کا نہیں
اسوۂ پاک کی مثال کہاں
سیّدؐ المرسلیں نے بخشا ہے
ورنہ انساں میں اعتدال کہاں
ڈھونڈتی ہے حضورؐ کی رحمت
ہے سوالی کہاں؟ سوال کہاں
میرے آقاؐ نے جا کے بتلایا
ہے سفر عرش کا محال کہاں
اصلِ نورِ حضورؐ کو دیکھے
چشمِ انساں کی یہ مجال کہاں
شافعِؐ مذنبیں کے ہوتے ہوئے
خوفِ دوزخ کا احتمال کہاں

انؐ کی رحمت نے ہے سنبھالا ہوا
ورنہ مجھ جیسا خستہ حال کہاں
چہرۂ والضحیٰ پہ لاکھوں درود
اُس کے انوار پر زوال کہاں
جیسا منظر ہے شہرِ طیبہ میں
ایسا نظارۂ جمال کہاں
آپؐ کی زندگی کو دیکھیں ذرا
ایسا ماضی اور ایسا حال کہاں
دشمنوں سے بھی بے مزہ نہ ہوئے
انؐ سا عالم میں خوش خصال کہاں
جو گزارے ہیں شہرِ طیبہ میں
''وہ شب و روز و ماہ و سال کہاں''
آپؐ کی نعت سے ہے رعنائی
ورنہ طاہرؔ تھا خوش خیال کہاں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(وارستہ اس سے ہیں کہ محبت ہی کیوں نہ ہو)

قرباں نبیؐ پہ جان کی دولت ہی کیوں نہ ہو
انؐ پر فدا ، وہ نعمتِ جنّت ہی کیوں نہ ہو
ہستی ہے آنحضورؐ کی سو جان سے عزیز
عمر عزیز صرفِ محبت ہی کیوں نہ ہو!
قرآن کے حروف مضامینِ نعت ہیں
لگتی ہے مجھ کو نعت ، تلاوت ہی کیوں نہ ہو
بدلے میں کفشِ شاہؐ کے ہرگز نہ لیں گے ہم
دنیا تو کیا ہے سامنے جنت ہی کیوں نہ ہو
درماں ہر ایک درد کا ہے آپؐ کی ثنا
''یوں ہے، تو چارۂ غمِ الفت ہی کیوں نہ ہو''
نقشِ قدم پہ آپؐ کے رکھیں گے ہم جبیں
نزدیک اہلِ دہر کے بدعت ہی کیوں نہ ہو
دل میں نبیؐ کا ذکر ہے ہر لمحہ ناگزیر
طاہر اگرچہ پیش قیامت ہی کیوں نہ ہو

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(جس کی بہار یہ ہو، پھر اس کی خزاں نہ پوچھ)

اعجازِ حسنِ روئے شہِؐ دو جہاں نہ پوچھ
حسن و جمالِ گیسوئے عنبر فشاں نہ پوچھ

جذبِ دروں کہ حالتِ آہ و فغاں نہ پوچھ
دل کی زباں سمجھ ، مرا طرزِ بیاں نہ پوچھ

یہ پوچھ کس قدر وہؐ ہوئے مجھ پہ مہرباں
حائل ہوئی تھیں راہ میں جو تلخیاں نہ پوچھ

مت پوچھ انؐ کے شہر میں کیسی تھی حاضری
تو نشّۂ حضوریِ باغِ جناں نہ پوچھ

شہرِ رسولِؐ پاک ہے صد رشکِ کائنات
کیوں اس کی سمت جھکتے ہیں ہفت آسماں نہ پوچھ

کیفِ فضائے شہرِ مدینہ کی بات کر
تو واپسی پہ حالِ دلِ بے کساں نہ پوچھ

ہر دم درِ نبیؐ پہ حضوری کے منتظر
بہرِ سلام حسرتِ کرّوبیاں نہ پوچھ

یہ پوچھ مہربان وہ آقاؐ ہیں کس قدر
کیسے ٹلا گناہ کا بارِ گراں نہ پوچھ

طاہرؔ نبیؐ کا نور جو ہوتا نہ جلوہ ریز
ہونی تھی کیسی حالتِ کون و مکاں نہ پوچھ

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔(جس کی بہار یہ ہو، پھر اس کی خزاں نہ پوچھ)

۲۔(جز دل، سراغِ درد بہ دل خفتگاں نہ پوچھ)

نوٹ: مشترک زمین کے سبب ایک نعت ہی کہی گئی اور یہ نعت ''تغلیبِ مدحت'' میں بھی شامل ہے۔

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجائے ہے)

مدّعا پیشِ نبیؐ لب پر نہ لایا جائے ہے
بس درودِ پاک ہی ہونٹوں پہ آیا جائے ہے

اپنے عاصی کی گنہ پر شرمساری دیکھ کر
بحرِ لطفِ شاہؐ کی موجوں میں جوش آجائے ہے

شاہکار حسن کا آیا ہے جب دل میں خیال
ذہن مدحِ سیّدِؐ عالم سے مہکا جائے ہے

آپؐ سا صادق زمانے میں کوئی ہوگا کہاں
غیر کے لب سے بھی جب صادق پکارا جائے ہے

خانۂ اقدس میں ہو گو نوبتِ فاقہ کشی
جھولی ہر سائل کی میرا آقاؐ بھرتا جائے ہے

فرش پر بھی آپؐ یکتا عرش پر بھی بے مثال
آپؐ کے پائے سا پایہ کس سے پایا جائے ہے

جس کا بستر ہے فقط اک بوریا ٹوٹا ہوا
بسترِ آرام وہ دنیا کو دیتا جائے ہے

اکمل و اجمل ہے طاہؔر سرورؐ عالم کی ذات
دل انھیؐ کے پاؤں میں ہر لمحہ کھنچتا جائے ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(گرم فریاد رکھا شکل نہالی نے مجھے)

گرمِ فریاد رکھا بے پر و بالی نے مجھے
بال و پر بخش دیے رحمتِ عالی نے مجھے

خستہ حالی میں بھی رسوا نہ مجھے ہونے دیا
دونوں عالم میں سنبھالا مرے والیؐ نے مجھے

نعت خوانی ہے مجھے اسؓ کی اذانوں سے ملی
سوزِ گفتار دیا جذبِ بلالیؓ نے مجھے

سبز گنبد کے مضامین نے عزّت بخشی
رنگِ ندرت دیا پاکیزہ خیالی نے مجھے

اس کی تاثیر مری روح میں، جاں میں اتری
اک عجب کیف دیا روضے کی جالی نے مجھے

انؐ کی توصیف سے لہجہ ہوا شیریں میرا
کیسی توقیر ہے دی حسنِ مقالی نے مجھے

میرے جذبوں کو ملی خلد کی تسکیں جس سے
زندگانی ہے وہ دی روضے کی جالی نے مجھے

صرف بلوایا نہیں شہر میں اپنے طاہرؔ
پاس بھی اپنے رکھا رحمت عالی نے مجھے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(کبھی نیکی بھی اس کے جی میں گر آجائے ہے مجھ سے)

یہ دل ضبط و تحمّل میں نہ لایا جائے ہے مجھ سے
جو سر میرا مواجہ پر جھکاتا جائے ہے مجھ سے

خدا کے واسطے سرکارؐ کے در پر ہی رہنے دو
نہ اٹھا جائے گا مجھ سے نہ اٹھا جائے ہے مجھ سے

زیارت خواب میں دیں گے کہ وہؐ بیداریِ شب میں؟
نہ سویا جائے ہے مجھ سے نہ جاگا جائے ہے مجھ سے

سہارا بخشیے آقاؐ بڑی مخدوش حالت ہے
شکستہ حال جو دیکھے وہ کترا جائے ہے مجھ سے

جو اشک آیا ہے پلکوں پر نبیؐ کی یاد میں طاہرؔ
بہایا جائے ہے مجھ سے، نہ روکا جائے ہے مجھ سے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(مری قسمت میں یوں تصویر ہے شب ہائے ہجراں کی)

خوشا مشعل وہ آقاؐ نے مرے دل میں فروزاں کی
نگارش آپؐ کی مدحت کی جس نے ہے نمایاں کی
مواجہ کے مناظر رو برو آنکھوں کے جب آئے
سرشکِ شکر میں حالت عجب تھی چشمِ حیراں کی
مشرف کیجئے آقاؐ مجھے اذنِ حضوری سے
مری قسمت سے نکلے تیرگی شب ہائے ہجراں کی
مٹا سکتے نہیں تشنہ لبی دنیا کے میخانے
مجھے درکار ہے ساقی گری بس شاہِؐ خوباں کی
کریم آقاؐ نے کر دی عیب پوشی خاص رحمت سے
مجھے شرمندہ کر دیتی وگرنہ کثرت عصیاں کی
مری بے چارگی کو چارہ گر نے بال و پر بخشے
جنونِ شوق کی مشکل حضوری نے ہے آساں کی
مجھے قیدی بنا کر بھی رکھیں گر ان کی الفت میں
بلائیں لوں میں جان و دل سے طاہرؔ ایسے زنداں کی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر: رمل مسدس محذوف

(عشق مجھ کو نہیں، وحشت ہی سہی)

انؐ کے دیدار کی حسرت ہی سہی
وصلِ سرکارؐ کی چاہت ہی سہی

انؐ کے نعلین ہیں سر آنکھوں پر
کچھ کی نظروں میں یہ بدعت ہی سہی

آس ہے اذنِ حضوری سے بندھی
صرف امید کی بہجت ہی سہی

جالی چھونے کی اجازت جو نہیں
اک نظر اس کی زیارت ہی سہی

یاد بھی ایک حسیں جذبہ ہے
''آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی''

خاکِ طیبہ پہ جبیں رکھی ہے
عجز کو ایک سعادت ہی سہی

رو برو انؐ کے مولجہ کے ہوں
دل میں احساسِ ندامت ہی سہی

یادِ سرکارؐ ہے مقصد طاہرؔ
گرچہ اک گوشۂ عزلت ہی سہی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(کیا تنگ ہم ستم زدگاں کا جہان ہے)

آباد انؐ کے نور سے دل کا جہان ہے
''پرتو سے، آفتاب کے، ذرّے میں جان ہے''
انؐ کو خدا کی شان کا مظہر اگر کہوں
اس شاہکارِ حسن کے شایان شان ہے
مرکز تجلّیات کا ہے آپؐ کا وجود
روشن زمیں اسی سے ہے اور آسمان ہے
کون و مکاں حضورؐ کے قدموں میں ہیں پڑے
اللہ رے کیا حضورؐ کی آن اور بان ہے
ممنون ہیں حضورؐ کے ، دنیا کے بادشاہ
دریوزہ گر حضورؐ کا سارا جہان ہے
وہ عفو ہے کہ دشمنِ جاں کو بھی دیں دعا
وہ درگزر کہ غیر بھی پاتا امان ہے
طاہرؔ گلاب ہو کہ ہو نرگس کہ نسترن
مظہر نبیؐ کے حسن کا ہر گلستان ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن/فاعلن
بحر: رمل مثمن سالم
(درد سے میرے، ہے تجھ کو بے قراری ہائے ہائے)

مدحِ احمدؐ سے رہی غفلت شعاری، ہائے ہائے!
توبہ توبہ! کیسی عادت تھی ہماری، ہائے ہائے!

قربتِ سرکارؐ میں عزّت ملی ہے واہ واہ!
دوریِ طیبہ میں کاٹی بے قراری، ہائے ہائے!

چوم لوں دہلیزِ آقاؐ دل یہ کہتا ہے، مگر
ہر قدم پر روکتی ہے شرمساری، ہائے ہائے!

ہے لہو سرکارؐ کے نعلین تک پہنچا ہوا
اہلِ طائف کی نبیؐ پر سنگباری، ہائے ہائے!

کربلا کی داستانِ کرب ، طاہرؔ الاماں!
آلِ احمدؐ پر عدو کی تیر باری، ہائے ہائے!

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مسدس محذوف

(چاہیے اچھوں کو، جتنا چاہیے)

مانگنے کا بھی قرینہ چاہیے
انؐ کا صدقہ، انؐ کا بخشا چاہیے

نقشِ پائے مصطفیٰؐ ہو سامنے
اور بس آنکھوں سے بوسہ چاہیے

گر ہے چاہت آپؐ کے دیدار کی
دل ہمارا گلشن آرا چاہیے

گھر فدا کر کے کہا صدیقؓ نے
آپؐ نے چاہا تو پھر کیا چاہیے

پنجتنؑ سے ربط کا ہے اقتضا
بہرِ نسبت سر کا سودا چاہیے

سرورِؐ کونین کے نعلین کا
عاشقوں کے دل پہ نقشہ چاہیے

رحمتیں سب ہیں کنیزیں آپؐ کی
آپؐ کا بس اک اشارہ چاہیے

کیسے دیکھوں سبز گنبد کی طرف
احتراماً سر بھی نیچا چاہیے

ہے توجہ آپؐ کی اب ناگزیر
رو برو آقاؐ مواجہ چاہیے

اس سے کہ دو کیفِ مدحت میں رہے
حال طاہرؔ کا جو اچھا چاہیے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف مسکّن

(پھر کچھ اک، دل کو بے قراری ہے)

ان کی یادوں میں اشکباری ہے
''ایک فریاد و آہ و زاری ہے''

لاکھ رستے میں دنیا داری ہے
پر محبت نبیؐ کی جاری ہے

دُور پژمردگی ہے طیبہ میں
دل پہ کیف و سرور طاری ہے

موتی مدحت کے ہیں پروئے ہوئے
لفظ در لفظ سُبّحہ کاری ہے

اپنی قسمت پہ ناز کرتا ہوں
عمر گزری ثنا میں ساری ہے

تُو ہے داتا تمام دنیا کا
ساری دنیا تریؐ بھکاری ہے

میرے اجداد بھی تمھارےؐ تھے
میری اولاد بھی تمھاریؐ ہے

اسمِ آقاؐ پہ ہو فدا طاہرؔ
یہ تقاضائے حق گزاری ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(وہ، آ کے خواب میں، تسکین اضطراب تو دے)

اے نیند مجھ کو بھی تسکیں بہ اضطراب تو دے
مجھے حضورؐ کا جلوہ بھی میرے خواب تو دے

خدایا! میں بھی کہوں نعت تیرے لہجے میں
شعورِ مدحِ شہِؐ دیں کو آب و تاب تو دے

مجھے بھی شوق ہے دیکھوں مناظرِ طیبہ
مرے کریمؐ! مجھے چشمِ فیض یاب تو دے

جمالِ گنبدِ خضریٰ ہے نعت میں اے دوست
ہنر میں خامی سہی دادِ انتخاب تو دے

گہر مراد کے پاتے ہیں جس کے سب قطرے
نبیؐ کے عشق! مری آنکھ کو وہ آب تو دے

دکھا دے مجھ کو مدینے کا میکدہ یارب!
سرور جس سے چھلکتا ہے وہ شراب تو دے

جو تیری فکرِ عقیدت میں ہیں کھلے طاہرؔ
سجاؤں نعت کی محفل میں وہ گلاب تو دے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(مدت ہوئی ہے، یار کو مہماں کیے ہوئے)

فکر و نظر میں نور کا ساماں کیے ہوئے
یادِ نبیؐ ہے دل میں چراغاں کیے ہوئے

محوِ ثنا ہوں خامہ و قرطاس تھام کر
''نظّارہ و خیال کا ساماں کیے ہوئے''

''جی چاہتا ہے در پہ کسی کے پڑے رہیں
سر زیرِ بارِ منّتِ درباں کیے ہوئے''(۱)

گزریں نبیؐ کے شہر میں سب رات دن مرے
عقل و دل و نظر کو نگہباں کیے ہوئے

---

(۱) غالبؔ کا یہ شعر نعت کے معیار کے مطابق ہے۔

سوتا ہوں تا کہ انؐ کی زیارت ہو خواب میں
کھلتی ہے آنکھ دید کا ارماں کیے ہوئے

یوں ہے نصیب گنبدِ خضریٰ کی چھاؤں آج
سر پر ہوں جیسے سایۂ قرآں کیے ہوئے

بادِ بہارِ گنبد خضریٰ ہے موج میں
اس دل کو گل تو گل کو گلستاں کیے ہوئے

بیٹھے ہوئے ہیں روضۂ اقدس کے سامنے
طاہر ہر ایک درد کا درماں کیے ہوئے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن
بحر: رمل خفیف مسدّس مخبون محذوف مسکّن
(عشق تاثیر سے نومید نہیں)

نا امیدی کی تو امّید نہیں
''عشق تاثیر سے نومید نہیں''
اصلِ ایمان ہے انؐ پر ایماں
گر رسالت نہیں توحید نہیں
''ہے تجلّی تری ، سامانِ وجود
ذرّہ ، بے پرتوِ خورشید نہیں''(۱)
حقِ مدحت ہو ادا کیا مجھ سے
وسعتِ دانش و فہمید نہیں
عمر مدحت میں ہے گزری لیکن
ہو سکی آپؐ کی تحمید نہیں
آیا جب تک نہ نظر طیبہ کا چاند
اہلِ طیبہ کی ہوئی عید نہیں
روضہ دیکھا ہے نبیؐ کا طاہر
عید ہے اپنی فقط دید نہیں

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔غالب کی غزل کا یہ شعر نعت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(عشق کا اس کو گماں ہم بے زبانوں پر نہیں)

''شہرِ علم و معرفت'' سے کوئی بھی برتر نہیں(۱)
''بابِ شہرِ علم و عرفاں'' کا کوئی ہمسر نہیں
حسنِ روئے شاہِؐ خوباں جس کی سوچوں میں بسا
دونوں عالم میں کوئی بھی اس سا نکتہ ور نہیں
میرا وجداں وقفِ مدحِ سیّدِؐ کونین ہے
کجکلاہوں کی ستائش کا قلم خوگر نہیں
فاتحِ مکّہ کا عَفو و درگزر ، صد مرحبا!
دیکھا چشمِ چرخ نے ایسا کبھی منظر نہیں
وہ رضائے حق کا حامل ہو نہیں سکتا کبھی
جس کی قسمت میں رضائے ساقیِؐ کوثر نہیں
ایسے نخلِ ناشرف کو گھیر لیتی ہے خزاں
جس کے بختوں میں ہوائے گنبدِ خضریٰ نہیں
دیکھ کر طاہؔر جسے وجدان کے عقدے کھلیں
سامنے آنکھوں کے میری آج وہ گوہر نہیں(۲)

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ شہرِ علم حضورؐ ہیں اور بابِ شہرِ علم سے مراد حضرت علیؓ ہیں۔ ۲۔ روحانی پیشوا پروفیسر گوہر عبدالغفارؒ

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(دیوانگی سے، دوش پہ زنار بھی نہیں)

انؐ سا جہاں میں مونس و غمخوار بھی نہیں
میرے نبیؐ سا دلبر و دلدار بھی نہیں

کیسے ہو انؐ سا حاملِ کردار دہر میں
انؐ سا تو کوئی صاحبِ گفتار بھی نہیں

صدیقؓ اور عمرؓ کو ملا یوں نبیؐ کا قرب
حجرہ ہے ایک ، بیچ میں دیوار بھی نہیں

اعجاز یہ بھی فاتحِ مکّہ کا دیکھیے
پائی ہے فتح اور چلی تلوار بھی نہیں

طیبہ میں رہ کے ہم نہ کریں خواہشِ بہشت
گر چہ ورودِ خلد سے انکار بھی نہیں

ہے سامنے مواجہ ، نہیں ضبطِ عرضِ غم
شرمِ گنہ سے جرأتِ اظہار بھی نہیں

جب مل گئے حضورؐ تو مانگیں گے کیا مزید
طاہر کچھ اور اب ہمیں درکار بھی نہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(مزے جہان کے، اپنی نظر میں خاک نہیں)

جو گزری شہرِ نبیؐ کی نظر میں خاک نہیں
تو زندگی کی کسی رہگزر میں خاک نہیں
ہو انؐ کا اذنِ حضوری تو اُڑ کے جا پہنچوں
''وگرنہ تاب وتواں، بال و پر میں خاک نہیں''(۱)
رکھی ہے دوری اگر سرورِؐ دو عالم سے
تو پھر اثر تری آہِ سحر میں خاک نہیں
یہ ذرّے نسبتِ طیبہ سے جگمگاتے ہیں
بغیر اس کے تو لعل و گہر میں خاک نہیں
نبیؐ کے نور کا فیضاں اگر نہ ہو ان میں
وجودِ انجم و شمس و قمر میں خاک نہیں
اگر حضورؐ کی یادوں میں شب نہیں گزری
تو پھر یہ جانیے طاہرؔ سحر میں خاک نہیں

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ یہ مصرع آتشؔ کی غزل کا ہے۔

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(بے اعتدالیوں سے، سبک سب میں ہم ہوئے)

جب سے درِ رسولؐ کے زیرِ کرم ہوئے
بارِ جہاں سے چھوٹے سُبک بار ہم ہوئے

کھلتا ہے اولیاء کے مزارات سے یہ راز
عشاق کے جہاں میں ہیں اونچے علم ہوئے

یادِ دیارِ سیّدِؐ کونین میں ہیں گم
آنسو تمام آنکھ کے ہیں وقفِ غم ہوئے

ہوتی گئی ہے عشق میں تذئید جس قدر
دن تلخیِ حیات کے ہیں کم سے کم ہوئے

ہم پر یہ چشمِ سرورِؐ کونین کا ہے فیض
سب دور ہم سے دہر کے رنج و الم ہوئے

وجدان پر ہے نعت کا شام و سحر نزول
انؐ کی عطا کے سلسلے ہیں دم بدم ہوئے

طاہر، ہے ''شہرِ نعت'' کا کیا اوج پر نصیب(۱)
محوِ ثنا جہاں کے سب اہلِ قلم ہوئے

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ فیصل آباد کو شہرِ نعت بھی کہا جاتا ہے۔ پیر آصف بشیر چشتی نے اسی نام سے ایک مجموعۂ نعت بھی تالیف کیا

نعت

مفاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن مقبوض سالم
(عجب نشاط سے جلّا دکے، چلے ہیں ہم، آگے)

نبیؐ کے روضے کی جانب چلا ہوں دم بدم آگے
عجیب کیف کے عالم میں دل ہے دو قدم آگے

مرے بھی بخت کو دولت عطا ہو حاضری کی اب
بہت سہے ہیں مرے دل نے دوری کے ستم آگے

ثنائیں کیسے میں کرتا ادب نے روک رکھا تھا
فقط حضورؐ تھا لکھّا ، چلا نہ پھر قلم آگے

چلا یوں چھوڑ کے مکّہ مدینہ پاک کا زائر
حرم ہے پیچھے گر اک اس کے تو ہے اک حرم آگے

نگاہیں میری جو بوسہ زنِ موجہ ہیں طاہؔر
ہے ناز بخت پہ مجھ کو، ہے رشکِ صد ارم آگے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(جس زخم کی ہوسکتی ہو تدبیر رفو کی)

خیرات بھی دی اور ہے جھولی بھی رفو کی
توصیف ہو کیا آپؐ کی اس خوبی و خو کی

جب عشق نیابت کی منازل کو ہے پاتا
تفریق ہے دم توڑتی اس دم من و تو کی

پہلے ترےؐ افکار کی مالا ہے پروئی
پھر ہم نے محبت سے ہے یہ زیبِ گلو کی

آقاؐ سے محبت کرو صدیقؓ کے مانند
آواز یہ آتی ہے مجھے اپنے لہو کی

گلزارِ حیات اس کے ہے فیضان کا ممنوں
کیا بات محمدؐ کے پسینے کی ہے بو کی

قدموں میں شہِؐ دین کے آنکھوں میں تھے آنسو
تدبیر بہت خوب تھی آنکھوں کے وضو کی

دل لاکھوں کے الحاد سے پاتے ہیں رہائی
اک ضرب سے سرکارؐ کے مستانۂ ہو کی

والشّمس کہ واللّیل کی تنزیل ہو طاہؔر
در اصل قسم ہے شہِؐ دیں کے رخ و مو کی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعلن فعولن
بحر: ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف
(فریاد کی کوئی لے نہیں ہے)

آواز کی کوئی لے نہیں ہے
مدحت کو ضروری نے نہیں ہے

سرکارؐ پہ میں سو جاں لٹا دوں
اک زیست تو کوئی شے نہیں ہے

کیسے ہو نشہ وفا کا ظاہر
تیرے شیشے میں ہی مَے نہیں ہے

ہے آپؐ کی دید میری منزل
ہوئی ابھی رہ یہ طے نہیں ہے

مطلوب ہے کوثر انؐ کے ہاتھوں
دل طالبِ جام و مے نہیں ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(کہ اس میں ریزہ الماس جزو اعظم ہے)

ظہورِ شوکت و حبِّ رسولِ اکرمؐ ہے
ہوا جو آپؐ کا طیبہ میں خیر مقدم ہے
طوافِ طیبہ میں رہتا ہے دل سدا میرا
محبتوں کے قرینے کا یہ بھی محرم ہے
ملیں گے ساقیِؐ کوثر سے جام کوثر کے
انھیؐ کے فیض سے جاری یہ آبِ زمزم ہے
مہک پسینے سے انؐ کے ہے پا کے خوش ہر گل
کلی کلی بھی عطائے نبیؐ پہ خرّم ہے
فدا ہوں خاکِ مدینہ پہ کیوں نہ ہفت افلاک
کہ اس کے ذرّوں کی ممنون بزمِ عالَم ہے
ہزار راہِ وفا میں رکاوٹیں آئیں
ہوئی نہ روشنی عشقِ نبیؐ کی مدھم ہے
محبتوں کی بِنا ہے حضورؐ نے ڈالی
اِساس دین کی طاہر اسی سے محکم ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(رونے سے اور عشق میں بے باک ہو گئے)

امّت کا اپنی سوچ کے غم ناک ہو گئے
خوش بخشوا کے اس کو ، نبی پاکؐ ہو گئے
نزدیک انؐ کے جو ہوئے بس وہ ہیں سربلند
جو دور انؐ سے ہو گئے وہ خاک ہو گئے
رتبے ہیں آسماں سے بھی ان کے بلند جو
خدّامِ آلِ سیّدِؐ لولاک ہو گئے
رکھے جو ان پہ سرورِؐ کونین نے قدم
ضو بار و پُر وقار سب افلاک ہو گئے
دندانِ پاک آپؐ کے مضروب دیکھ کر
اصحابؓ آنحضورؐ کے غم ناک ہو گئے
گستاخ آنحضورؐ کے دونوں جہان میں
''آپ اپنی آگ کے خس و خاشاک ہو گئے''
طاہرؔ طفیلِ شافعِؐ محشر سب امّتی
سختی سے قبر و حشر کی بے باک ہو گئے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مسدس محذوف

(کب وہ سنتا ہے کہانی میری)

حبِّ احمدؐ ہے نشانی میری
یہ نشانی ہے پرانی میری

انؐ پہ قربان بڑھاپا میرا
ہو فدا انؐ پہ جوانی میری

میری نسلیں ہیں غلامانِ رسولؐ
مختصر ہے یہ کہانی میری

ان کے لب پر ہے ثنا آقاؐ کی
میرے بچوں نے ہے مانی میری

کیوں نہ معراج پہ ہو میرا سخن
نعتِ سرکارؐ ہے بانی میری

نعت نے بخت سنوارا میرا
ہو گئی زیست سہانی میری

ذکرِ سرکارؐ کی برکت سے سدا
دور ہوتی ہے گرانی میری

مجھ کو آقاؐ نے نوازا طاہرؔ
دیکھ کر اشک فشانی میری

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف/مقصور
(دیکھ کر در پردہ گرمِ دامن افشانی مجھے)

اشکباری عشق میں ہے گوہر افشانی مجھے
آپؐ نے بخشی سکینت کی فراوانی مجھے

حبِّ احمدؐ کی عطا کی مجھ کو لطفِ زندگی
حق نے بخشی مصطفیٰؐ کے در کی دربانی مجھے

عزّت افزائی ہوئی اس سے مری ہر بزم میں
جان و دل سے کیوں نہ ہو پیاری ثنا خوانی مجھے

کربلا میں آلِ احمدؐ کے وہ آیا کیوں نہ کام
لگ رہا ہے آج بھی حسرت زدہ پانی مجھے

مجھ کو آقاؐ کی شفاعت کا بھی ہے پختہ یقیں
اپنے عصیاں پر اگرچہ ہے پشیمانی مجھے

دیکھ لی جنّت ریاض الجنّہ کی صورت یہیں
حشر کو اب وہ لگے گی جانی پہچانی مجھے

آپؐ کا ہر اسم طاہؔر اسمِ اعظم بے گماں
آپؐ کے القاب ہیں سب عکسِ قرآنی مجھے

❖.....❖.....❖.....❖

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غالب مدحت

از

پروفیسر محمد طاہر صدیقی

غالبؔ کے ۱۸۲۶ء تا ۱۸۶۷ء کے دورانیے میں تخلیق کردہ

اشعار کی زمین میں لکھا گیا اردو نعتیہ کلام

قائم شدہ 1981ء

حُسنِ معانی

آج دل کو شادمانی اور ہے
فرطِ لطفِ زندگانی اور ہے
مدحِ محبوبِؐ خدا میں طاہر آج
تیرے خامے کی روانی اور ہے
کر کے غالبؔ کی زمینیں منتخب
کی جو تو نے مدح خوانی اور ہے
''غالبِ مدحت'' کی صورت نعت میں
ولولوں کی ترجمانی اور ہے
خوب ہیں دیگر کتابیں بھی تری
لیکن اس کی ضو فشانی اور ہے
ہیں ثنا گو اور بھی اچھے مگر
تجھ پہ حق کی مہربانی اور ہے
تیرے سب مجموعہ ہائے نعت میں
وسعتِ حسنِ معانی اور ہے
ہے غزل بھی منفرد تیری مگر
مدح میں گوہر فشانی اور ہے
ہے یہاں بھی عزّت افزا حمد و نعت
روزِ محشر کامرانی اور ہے
نسبتِ صدیقیتؓ کی مرحبا
تیرے سر پر سائبانی اور ہے
جو ادھیڑ عمری میں صدقے نعت کے
تو نے پائی وہ جوانی اور ہے
معترف ہیں اہلِ فن ارشدؔ سمیت
نعت طاہر کی زبانی اور ہے

(**حکیم ارشد محمود ارشدؔ**)

حمد

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(ستایش گر ہے زاہد اس قدر جس باغ رضواں کا)

ہے تو خلّاق یارب! جن و انس و حور و غلماں کا
جہاں ممنون ہے مولا ترے لطفِ فراواں کا

فقط توبہ مداوا ہے ہمارے کارِ عصیاں کا
وہ ہے غفّار رکھتا ہے بھرم قلبِ پشیماں کا

ہمیں قرآن کی تعلیم سے اس نے نوازا ہے
ابد تک جو ہے منبع آگہی کا، علم و عرفاں کا

وہی ہے قادرِ مطلق، اسی کی حکمرانی ہے
ہے ربّ العالمیں، چلتا ہے سکّہ اس کے فرماں کا

اسی کی ہے ودیعت شوکتِ خورشید ذرّے میں
بلند اس نے کیا رتبہ جہاں میں نوعِ انساں کا

خرد سے ماورا ہیں جب ہمہ اوصاف مولا کے
کرے تحمید کیا اس ذات کی خامہ سخن داں کا

کیا اس نے منظّم آب و خاک و باد و آتش کو
اتر سکتا نہیں ہے بار اس کے اک بھی احساں کا

فنا کے کارخانے میں بقا حاصل اسی کو ہے
ہے طاہرؔ سامنے منظر مرے شہرِ خموشاں کا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(ستایش گر ہے زاہد اس قدر جس باغ رضواں کا)

ہے پھیلا نور میلاد محمدؐ کے چراغاں کا
بہت مسحور کن ہے ہر طرف عالم شبستاں کا
بہاریں بانٹتا ہے گنبد خضریٰ زمانے میں
سُرورِ زندگی تحفہ ہے اس جشن بہاراں کا
مجھے جالی کو چھونے کی اجازت مرحمت کر دی
میں ہوں مرہونِ منت آپؐ کے روضے کے درباں کا
بہت شدّت سے ہے جس کی ضرورت عہد حاضر میں
سکوں ہے بس انھیؐ کے دامن اطہر میں انساں کا
کشادہ ہر گھڑی ہے رحمتِ کونین کا دامن
ہر اک ممنون ہے اس محسنِ اعظمؐ کے احساں کا
تخیّل میں ثنائے سرورِؐ عالم کی آمد ہے
میں ہوں ممنون ان کے اس ودیعت بار وجداں کا
کرم خیر البشرؐ کا بے کسوں پر عام ہے طاہر
سہارا آپؐ کی ہستی ہے ہر قلبِ پریشاں کا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن فعولن

بحر: ہزج مسدس محذوف

(ہوس کو ہے نشاط کار کیا کیا)

علاوہ اس کے طاؔہر کا پتا کیا
ٹھکانہ ہے ! مدینے کے سوا کیا
درِ آقاؐ سے رخصت ہم ہوئے تھے
پھر اس کے بعد مت پوچھو ہوا کیا
پڑھی صدّیقِ اکبرؓ کی جو سیرت
کھلا ، ہے پاسِ ناموسِ وفا کیا
محمدؐ کے غلاموں سے یہ پوچھو
مدینے میں ہے جینے کا مزہ کیا
نبیؐ کی صورت و سیرت ہے قرآں
''عبارت کیا ، اشارت کیا ، ادا کیا''
ازل سے ہیں ابد تک آپؐ کے ہم
فقیرانِ نبیؐ کا پوچھنا کیا
حضوری بس مدینے کی حضوری
علاوہ اس کے طاہر کی صدا کیا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(آبرو کیا خاک اس گل کی کہ گلشن میں نہیں)

اک بھی لمحہ وہ نہیں کہ آپؐ دھڑکن میں نہیں
ماسوا سرکارؐ کے کچھ دل کے دامن میں نہیں
جذبۂ حبِّ نبیؐ سے ہے تپش ایمان میں
''انجمن بے شمع ہے گر برق خرمن میں نہیں''
جو زمیں ہے فیض یابِ لمسِ پائے مصطفیٰؐ
ایسی خوش قسمت زمیں جنّت کے گلشن میں نہیں
سبز گنبد کے قریں ہیں جو حیات افروزیاں
بادشاہوں کو بھی حاصل ان کے مسکن میں نہیں
دل بھی ہے سرشارِ دیدارِ مواجہ سر بسر
محو آنکھیں ہی مری، جالی کے روزن میں نہیں
جاں فدا کرنی ہے طاہرؔ مصطفیٰؐ کے نام پر
اس سے ہٹ کر زندگی کا شوق اس تن میں نہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(ذکر میرا، بہ بدی بھی اسے منظور نہیں)

دور ہوں شہرِ مدینہ سے پہ مجبور نہیں
آنکھ سے دور ہے وہ دل سے مگر دور نہیں

ہو ہنر لائقِ الطافِ نبیؐ تو کیسے!
وصفِ سرکارِؐ دو عالم کا جو مذکور نہیں

حسن سے انؐ کے دو عالم کا ہے ہونا سارا
وہ جو بے رنگ نہیں اور جو بے نور نہیں

جن کے ہونٹوں پہ سدا اسمِ نبیؐ ہے سجتا
وہ کسی وقت ، کسی حال میں رنجور نہیں

وقفِ مدحت تجھے رہنا ہے ہمیشہ طاہرؔ
کیا غرض اس سے کہ تو نعت میں مشہور نہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(نالہ جز حسنِ طلب، اے ستم ایجاد نہیں)

کون ہے جو درِ احمدؐ پہ ہوا شاد نہیں
کس سوالی کی سنی آپؐ نے فریاد نہیں
نشّۂ کیفِ لقائے شہِؐ والا کے سبب
''ہے دعا یاد مگر حرفِ دعا یاد نہیں''
مدح میں پیروِ اصحابؓ ہیں سب اہلِ سخن
یہ نئی صنف نہیں کچھ نئی ایجاد نہیں
خود دبستانِ ثنا کا ہے معلّم قرآں
یہ وہ استاد ہے جس سا کوئی استاد نہیں
بارشِ لطف و کرم یوں ہے مدینے میں سدا
کوئی سائل ، کوئی زائر یہاں ناشاد نہیں
روز اترتے ہیں مدینے میں ملائک ، طاہرؔ
اس سا اک شہر بھی کونین میں آباد نہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(واں پہنچ کر، جو غش آتا پئے ہم ہے ہم کو)

شہرِ طیبہ میں حضوری جو اہم ہے ہم کو
''عزمِ سیرِ نجف و طوفِ حرم ہے ہم کو''

نعت کہنا ، اسے پڑھنا ، اسے سننا ہر دم
ماسوا اس کے کوئی کام ہی کم ہے ہم کو

باوجودیکہ ہیں عاصی پہ پریشان نہیں
آپؐ کی چشمِ کرم کا جو بھرم ہے ہم کو

چند لمحوں کی حضوری ہے ، پلٹ جانا ہے
دل تڑپتا ہے کہ فرصت کوئی دم ہے ہم کو

ایک لمحے کو بھلاتے نہیں سرکارؐ کا در
''ہم وہ عاجز ، کہ تغافل بھی ستم ہے ہم کو''

رستے سب انؐ کی دعاؤں سے بھلے ہیں طاہر
مل گیا سرورِؐ عالم کا کرم ہے ہم کو

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(ظلمت کدے میں میرے شبِ غم کا جوش ہے)

شہرِ رسولؐ پاک میں مدہوش ہوش ہے
ساکن زباں، سکوت میں ہر چشم و گوش ہے

جلتا کہاں چراغ ہے پیشِ سراجِ نور
جوں شمع، نورِ صبح کے آگے خموش ہے

بخشی غنا حضورؐ کے دستِ کریم نے
کوڑی جو مانگتا تھا وہ گوہر فروش ہے

وارفتہ ہوں میں روضۂ اطہر کے سامنے
نظّارۂ جمال سے دل پُر خروش ہے

آتے ہیں غیب سے یہ مضامین نعت کے
''غالبؔ صریرِ خامہ، نوائے سروش ہے''

اذنِ حضوری کیا ملا انؐ کی جناب سے
حد سے بڑھا ہوا مرا جوش و خروش ہے

بخشش مجھے ملے گی گناہوں کے باوجود
طاہرؔ نبیؐ کی ذات بہت جرم پوش ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(سادگی پر اس کی، مر جانے کی حسرت دل میں ہے)

پاسِ آدابِ مواجہ سے زباں مشکل میں ہے
جانتے ہیں پھر بھی آقاؐ جو تمنّا دل میں ہے

رفعتیں ہیں منکشف ہم پر ریاض الجنّہ کی
سر بسر فردوس کی تسکیں اس آب وگل میں ہے

دھڑکنیں ہیں محوِ ذکرِ مصطفیٰؐ ہر ہر نفس
دل مرا شام و سحر سرکارؐ کی محفل میں ہے

منزلِ عشقِ حقیقی پر رکھا ہے شوق سے
در پہ انؐ کے سر مرا اب دائمی منزل میں ہے

ہر تمنّا ہو گی پوری شاہؐ کے دربار میں
انؐ کے در پر کر بیاں طاہرؔ جو حسرت دل میں ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن
بحر: رجز مثمن مطوی مخبون
(دیکھنے میں ہیں گرچہ دو، پر ہیں یہ دونوں یارا ایک)

سرورِؐ کائنات بس رحمتِ کردگار ایک
بے کسوں بے نواؤں کا مونس و غمگسار ایک
نعتِ رسولؐ لایا ہے ''شائبۂ ریا سے دور
کر کے دل و زبان کو، غالبِ خاکسار، ایک''(۱)
ساتھ فرشتوں کے پڑھے جس پہ خدا درود، ہے
''عرصۂ قیل و قال میں، خسروِ نام دار ایک''
انؐ کی عطائیں ہوگئیں میری دعاؤں کی رفیق
''لطف و کرم کے باب میں زینتِ روزگار ایک''
آپؐ کے اس فقیر کو صنفِ سخن ثنا ہے بس
''شعر کے فن کے واسطے، مایۂ اعتبار ایک''
ایک خدا ہے اک نبیؐ اہلِ کسا بھی ایک ہیں
خون میں ہشت و چار ایک عشق میں چار یارا ایک
''زندۂ شوقِ شعر کو، ایک چراغ انجمن''
کشتۂ عشقِ نعت ہے طاہرِ طرح دار ایک

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ غالب کی غزل کا یہ شعر تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ نعت میں شامل کیا گیا۔

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(یارلائے مری بالیں پہ اسے، پر کس وقت)

کوئی گر پوچھے مدینے کو ہے جانا کس وقت
یک بیک لب سے مرے نکلے گا اُس دم اِس وقت

دل میں انوار کی کثرت سے اجالا ہو گا
انؐ کی دہلیز پہ رکھو گے جبینیں جس وقت

میرے آقاؐ کی ہوئی بندہ نوازی مجھ پر
جب ہوا انؐ کا کرم ، بنتا گیا مونس وقت

درس ہے اسوۂ سرکارؐ سے ملتا کیسا
جاگے احساسِ رحیمی ، ہو اگر بے حِس وقت

بن گیا جب سے مدینہ مرا سینہ طاہرؔ
دل حضوری کے مزے لیتا ہے چاہے جس وقت!

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن / فاعلات
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(اچھا اگر نہ ہو، تو مسیحا کا کیا علاج)

حاجت روائی رحمتِ عالم کا ہے مزاج
انؐ کے حضور پیش ہو جو بھی ہے احتیاج
عالم سے ظلمتِ شبِ دیجور مٹ گئی
جب سے ہوا ہے بہرہ ورِ طلعتِ سراج
میرے حضورؐ نے ہے کیا علم و حلم سے
قائم مدام امن کا انسانیت پہ راج
تخصیص یہ بھی انؐ کے ہے لطفِ دوام کی
رکھتے ہیں ہر غلام کی آقاؐ ضرور لاج
اس کو درودِ پاک کا فیضان جایئے
حرفِ ثنا میں انؐ کی ہے رحمت کا امتزاج
رہنے دو انؐ کے در پہ ہی اس بے قرار کو
اٹھنا اگر نہ چاہے تو دل کا ہے کیا علاج؟
طاہرؔ نہ کر تلاش دوا دل کے واسطے
پڑھ کر درود پھونک اسے بہرِ اختلاج

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(کیوں جل گیا نہ، تابِ رخِ یار دیکھ کر)

عشقِ رسولِ پاکؐ کا اظہار دیکھ کر
جی خوش ہوا ہے مدحتِ سرکارؐ دیکھ کر

روشن جہاں ہے آپؐ کے انوار دیکھ کر
پھیلا ہے دین آپؐ کا کردار دیکھ کر

اذنِ حضوری آئے تو ہم اڑ کے جائیں گے
رکتا ہے کون راستہ دشوار دیکھ کر

شاعر کو راس آ گئی غالبؔ کی ہر زمیں
''رہرو چلا ہے راہ کو ہموار دیکھ کر''

دربارِ شام خطبۂ زینبؓ سے کانپ اٹھا
حیراں تھے لوگ جرأتِ گفتار دیکھ کر

ہر شعر میں ہے کیفِ حضوری کہ واہ واہ!
بڑھتا ہے ذوق نعت کو ضو بار دیکھ کر

کیوں کر کلامِ نعت نہ طاہرؔ ہو دلنواز
کہتا ہوں نعت آپؐ کے انوار دیکھ کر

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن / فاعلات
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی شرم)

رکھی حضورؐ نے مری افتادگی کی شرم
جب آنسوؤں میں ڈھل گئی عصیاں گری کی شرم

جھک کر سلام کرتے ہیں اہلِ سخن مجھے
عزّت فزا ہے مجھ کو مری شاعری کی شرم

محتاج اہلِ زر کا نہ ہونے دیا مجھے
رکھی مرے نبیؐ نے مری مفلسی کی شرم

کر کے عطا حضوریِ شہرِ نبیؐ مجھے
''رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی شرم''

رکھتی ہے بے نیاز جو شاہانِ وقت سے
طاہرؔ درِ حضورؐ کی ہے چاکری کی شرم

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(اس قدر ضبط کہاں ہے، کبھی آ بھی نہ سکوں)

پاسِ آداب سے بات اپنی سنا بھی نہ سکوں
روبرو آپؐ کے حال اپنا چھپا بھی نہ سکوں

حالتِ دل ہے عجب دوریِ طیبہ سے مری
جائے بن رہ نہ سکوں اور میں جا بھی نہ سکوں

شہریت آپؐ کرم سے مجھے بخشیں اس کی
لوٹ کر شہرِ مدینہ سے میں آ بھی نہ سکوں

گنبدِ سبز! تری کیسے کروں نغمہ گری
گنگ لہجہ ہے مرا گیت میں گا بھی نہ سکوں

کیفیت در پہ نبیؐ کے ہے یہ طاہرؔ میری
سر اٹھانا بھی نہ چاہوں، میں اٹھا بھی نہ سکوں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(یہ ہم جو ہجر میں دیوار و در کو دیکھتے ہیں)

ثنا میں آپؐ کی ، اوجِ ہنر کو دیکھتے ہیں
خیالِ نعت میں لعل و گہر کو دیکھتے ہیں
جو لے کے آئے بلاوا درِ پیمبرؐ سے
اسی صبا کو ، اسی نامہ بر کو دیکھتے ہیں
نبیؐ کے روضۂ اطہر کا عکس ہے اِس میں
ہم اشکِ مضطربِ چشمِ تر کو دیکھتے ہیں
بنے ہیں خواب میں وہؐ میہماں زہے قسمت
''کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں''
یقیں کو شوکتِ ایماں اسی سے ملتی ہے
گرا کے آپؐ کے قدموں میں سر کو دیکھتے ہیں
حضورؐ سنتے ہیں ہر تنگ دست کی فریاد
وہ خستہ حال کی چشمانِ تر کو دیکھتے ہیں
ہے وصف ، بندہ نوازی حضورؐ کا طاہر
وہؐ بے کسوں کی ہر اٹھتی نظر کو دیکھتے ہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(یعنی، یہ میری آہ کی تاثیر سے نہ ہو)

جب کوئی کام ناخنِ تدبیر سے نہ ہو
پھر کیسے ربط والیِ تقدیر سے نہ ہو
جلوہ حضورؐ کا جو ملے سوتے جاگتے
تسکین کیوں ثناؤں کی تحریر سے نہ ہو
احسان جس پہ رحمتِ کون و مکاں کا ہو
کیوں آشنا وہ حرمتِ تشکیر سے نہ ہو
بس ایک ہی وہ در ہے رسولِؐ کریم کا
سائل کا واسطہ جہاں تنکیر سے نہ ہو
جاتا ہوں انؐ کے شہر میں لیکن مرے خدا
محجوب دل وہاں کسی تقصیر سے نہ ہو
غالبؔ کی ہر زمین میں طاہرؔ کہی ہے نعت
یہ کام داغؔ و مصحفیؔ و میرؔ سے نہ ہو

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(رہیے اب ایسی جگہ چل کر، جہاں کوئی نہ ہو)

مہرباں اس پر ہیں جس پر مہرباں کوئی نہ ہو
اس کی ہیں آقاؐ اماں جس کی اماں کوئی نہ ہو

میزباں اور میہماں یکجا ہوئے ہیں عرش پر
آپؐ پہنچے ہیں وہاں پہنچا جہاں کوئی نہ ہو

شادمانی دے رہا ہے آپؐ کا لطفِ عمیم
غیر کی کوشش رہی ہے شادماں کوئی نہ ہو

جس کے آقاؐ ہیں نگہباں اس کو ڈر کیوں حشر کا
ڈر لگے اس کو کہ جس کا پاسباں کوئی نہ ہو

دہر میں گر ہوں نہ میرے مصطفیٰؐ رونق فروز
کوئی صحرا، کوئی میداں، گلستاں کوئی نہ ہو

کالی کملی کا ہے سایہ وسعتِ آفاق پر
وہؐ نہ ہوں طاہرؔ تو سر پر سائباں کوئی نہ ہو

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر

(کندھا بھی کہاروں کو بدلنے نہیں دیتے)

الطاف مرے شاہؐ کے گرنے نہیں دیتے
خاک اپنے محبّوں کی وہؐ اڑنے نہیں دیتے

جھولی ہو دریدہ بھی تو بھر دیتے ہیں آقاؐ
در غیر کا منگتوں کو وہؐ تکنے نہیں دیتے

جتنے بھی گنہگار ہوں ، جیسے بھی ہوں عاصی
پامالِ مکافات وہؐ ہونے نہیں دیتے

الطاف سوا آپؐ کے اتنے ہیں حدوں سے
دامن میں سمندر کے سمونے نہیں دیتے

انوارِ رسالتؐ پہ میں سو جان سے قرباں
ظلمت کو مرے دل میں اترنے نہیں دیتے

آداب بجا لاؤں بصد عجز میں طاہر
کیوں بخت درِ شاہؐ پہ جانے نہیں دیتے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(ہم بیاباں میں ہیں، اور گھر میں بہار آئی ہے)

آپؐ کی نعت مرا بن کے قرار آئی ہے
آپؐ کے ذکر سے اس دل پہ بہار آئی ہے
جوق در جوق ملائک ہیں درِ آقاؐ پر
اک جماعت ہوئی رخصت تو ہزار آئی ہے
میرے اسلاف ہوئے آپؐ پہ قربان حضورؐ!
یہ مری جان بھی ہونے کو نثار آئی ہے
میرے عصیاں ہیں سبھی اشکِ ندامت سے دھلے
یادِ احمدؐ مرے بختوں کو سنوار آئی ہے
عالمِ ہست میں ہر مست یہی کہتا ہے
نعتِ سرکارؐ لیے دل کا قرار آئی ہے
مل گیا آج تجھے اذنِ حضوری طاہر
اک عجب کیف لیے دل سے پکار آئی ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(دل سے تری نگاہ، جگر تک اتر گئی)

یادِ رسولِ پاکؐ جو دل میں اتر گئی
ہے منزلِ مراد تک آہِ سحر گئی

دیکھو تقدّسِ قدمِ حضرتِ بلالؓ
آواز جس کی خلد کے اندر اتر گئی

قرطاس پر حضورؐ کی مدحت ہے دلنشیں
موجِ خرامِ خامہ ہے کیا گل کتر گئی

کیا پوچھتے ہو عمر ہے کیسے گزار دی
نعتِ رسولِ پاکؐ سناتے گزر گئی

وہؐ چل دیے تو بچھ گئی رستے میں کائنات
لمسِ قدم سے انؐ کے ہے جنّت سنور گئی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(جس بزم میں تو ناز سے گفتار میں آوے)

تذکارِ نبیؐ جس کی بھی گفتار میں آوے
ہر گز نہ وہ بے مہریِ آزار میں آوے

لیں نام جو سرکارؐ کا اثنائے بیاں میں
شیرینی عجب لہجۂ اظہار میں آوے

لائے جو صبا نکہتِ گلزارِ مدینہ
پھولوں کی مہک وادیِ پُر خار میں آوے

گنجینۂ معنی ہے اِسے آپؐ نے بخشا
نِت رنگ نیا نعتِ گہر بار میں آوے

دیں داد مرے حسنِ تخیّل کی فرشتے
سیرت کا بیاں جب مرے اشعار میں آوے

ہر نعت مری سرو و صنوبر کی ہے صورت
رفعت ہی سدا نعتیہ افکار میں آوے

شہرِ شہِؐ کونین میں پائے جو سکونت
وہ شام و سحر ہالۂ انوار میں آوے

ہر طور ہے وہ رشکِ یواقیت و جواہر
جو حرفِ ثنا معرضِ اظہار میں آوے

پوچھیں تجھے سرکارؐ کہ کیا چاہیے طاہرؔ
جب روح تری شاہؐ کے دربار میں آوے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(اور تو رکھنے کو ہم دہر میں کیا رکھتے تھے)

آپؐ کے رُوئے منوّر کی ضیا رکھتے تھے
بخت اصحابِ نبیؐ سب سے جدا رکھتے تھے

کیفِ ایمان کی لذّت سے تھے بہرہ اندوز
صحبتِ سرورِؐ عالم کی فضا رکھتے تھے

مہرباں جتنا وہ سرکارؐ کی اُمّت پر ہے
لوگ کب ایسا تصوّر میں خدا رکھتے تھے

حشر میں ان کو جزا قادرِ مطلق دے گا
طاعتِ شہؐ میں جو تسلیم و رضا رکھتے تھے

ساتھ چلتا تھا سحاب آپؐ جدھر بھی جاتے
بہرِ آداب شجر سر کو جھکا رکھتے تھے

مرحبا قسمتِ اصحابِ شہِؐ کون و مکاں
شَرَفِ دیدِ نبیؐ صبح و مسا رکھتے تھے

طاہر اعزازِ حضوری کے عجب تھے لمحے
آنکھ میں روضۂ اطہر کی ضیا رکھتے تھے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(دھوتا ہوں جب میں، پینے کو، اس سیم تن کے پاؤں)

چومے ہیں آسمان نے جانِ زمن کے پاؤں
عرشِ علا پہ ثبت ہیں شاہِؐ عدن کے پاؤں

میدانِ کارزار میں باطل کے سامنے
عشّاق، آنحضورؐ کے رکھتے ہیں تن کے پاؤں

شہرِ نبیؐ کی خاک میں مجھ کو کرے جو دفن
آتا ہے دل میں چوم لوں اس گورکن کے پاؤں

حسّانؓ کی ہُوں نعت سے ہر لمحہ فیض یاب
''پیتا ہوں دھو کے خسروِ شیریں سخن کے پاؤں''

فرہاد گر حضورؐ کے قدموں کو چومتا
شیریں نہ پیتی دھو کے بھلا کوہکن کے پاؤں!

تقدیسِ ارضِ شہرِ پیمبرؐ کا پاس ہے
قابل کہاں ہیں طاہرِ آلودہ تن کے پاؤں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(سن لیتے ہیں، گو ذکر ہمارا نہیں کرتے)

اٹھنا درِ آقاؐ سے گوارا نہیں کرتے
جو ہم کو اٹھاتے ہیں وہ اچھا نہیں کرتے
پردے کا تکلّف ہے فقط اہلِ جہاں سے
وہ اپنے غلاموں سے تو پردہ نہیں کرتے
حبِ شہِ والاؐ کی ہے توقیر سے بس کام
دل والے کسی درد کا شکوہ نہیں کرتے
ہم خلدِ تمنّا ہیں مدینے ہی کو رکھتے
دنیا کی کسی پل بھی تمنّا نہیں کرتے
جو پیروِ آقاؐ ہیں ، صداقت کے بیاں میں
بے باک ہیں پروائے زمانہ نہیں کرتے
باطل ہو مقابل تو وہ ڈٹ جاتے ہیں حق پر
سر سجدے میں کٹ جائے تو پروا نہیں کرتے
طاہر جنھیں اطہار کی نسبت ہو میسّر
اغیار کی صحبت کا وہ سوچا نہیں کرتے

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔(سن لیتے ہیں، گو ذکر ہمارا نہیں کرتے) ۲۔(ہم رشک کو اپنے بھی گوارا نہیں کرتے)
غالب کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک نعت کہی گئی۔

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(لاغر اتنا ہوں کہ گر تو بزم میں جا دے مجھے)

انؐ کے در پر حاضری کا حیلہ بتلا دے مجھے
''واں تلک کوئی کسی حیلے سے پہنچا دے مجھے''

زائرِ شہرِ مدینہ مجھ پہ یہ احسان کر
مجھ کو سینے سے لگا لے اور مہکا دے مجھے

کام آئے گی مرے انؐ کی شفاعت حشر میں
انؐ کا جوشِ بخشش و رحمت یہ مژدہ دے مجھے

ہے بہشتِ رحمت و اکرام انؐ کی سر زمیں
مسکن و مدفن یہیں پر میرے مولا دے مجھے

عمر بھر تیری تمنا ، شہرِ طیبہ! میں نے کی
تا کہ تو نقشِ قدم کا انؐ کے بوسہ دے مجھے

آپؐ کے دیدار کی مجھ کو سعادت ہو نصیب
آپؐ کے انوار کا اے بخت جلوہ دے مجھے

دستگیری کر تو میری ، بارگاہِ شاہؐ تک
منزلِ مقصود تک، اے شوق! رستہ دے مجھے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(نویدِ امن ہے، بے داد دوست، جاں کے لیے)

یہ دو جہاں ہیں بنے شاہِؐ دو جہاں کے لیے
زمیں کا فخر ہیں وہؐ ناز آسماں کے لیے

طلب نہیں ہے ثناؤں کی میرے آقاؐ کو
حقیقتاً ہے یہ اعزاز مدح خواں کے لیے

ہے خاکِ طیبہ ہی درماں مرے معاصی کا
یہی علاج ہے امراضِ قلب و جاں کے لیے

ہے زائرینِ مدینہ کے لب پہ انؐ کا درود
یہ لطف عام ہوا سارے کارواں کے لیے

جبیں پہ انؐ کی محبت کو بھی سجا ، ورنہ
نماز پڑھنا عبث ہے فقط نشاں کے لیے

ثنائیں آگے کی نسلوں کی بھی ضیائیں ہیں
اور اس کے ساتھ یہ بخشش ہیں رفتگاں کے لیے

اسی سے روشنی پاتے ہیں مہر و ماہ و نجوم
ہے دھول انؐ کے کفِ پا کی کہکشاں کے لیے

خدا کرے کہ نہ روکے وہ جالی چھونے سے
مرے لبوں پہ دعائیں ہیں پاسباں کے لیے

وہ لامکاں سے مکاں میں ہوئے ہیں جلوہ فروز
مکاں سے پھر وہ گئے رحلِ لامکاں کے لیے

حضورؐ زائرِ عرشِ علا ہیں ، پل بھر میں
مسافتیں کہ عدم ہیں یہاں وہاں کے لیے

تمام عقدے کھلیں انؐ پہ کیوں نہ اے طاہرؔ
کہ لفظِ ''کن'' ہے بنا رب کے رازداں کے لیے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر

(جس دن سے کہ ہم غم زدہ زنجیر بہ پا ہیں)

حاضر شہِؐ کونین کے در پر جو گدا ہیں
الطاف و عنایات و کرم ان پہ جدا ہیں

کہسار بھی تھے آپؐ کی خدمات پہ مامور
غاریں بھی ہوئیں آپؐ کی آرام سرا ہیں

آئے شہِؐ ابرار کی ہم جب سے پنہ میں
قیدِ غمِ دنیا سے ہوئے تب سے رہا ہیں

وصلِ شہِؐ خوباں کو مسلسل ہیں سفر میں
صحرا میں بھی رکتے یہ کہاں آبلہ پا ہیں

تذکارِ نبیؐ جب سے ہوا دل کا حوالہ
ہر پل ہوئے تابندہ کمالات عطا ہیں

مائل بہ عطا شاہؐ کا ہر نام ہے طاہر
تاثیر میں اسما شہِؐ عالم کے جدا ہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(کی وفا ہم سے، تو غیر اس کو جفا کہتے ہیں)

انؐ کی ناموس پہ مٹنے کو وفا کہتے ہیں
ہے بظاہر جو فنا اس کو بقا کہتے ہیں

ہم ترےؐ نام پہ جیتے ہیں مدینے والے!
ہم تریؐ یاد کو تیری ہی عطا کہتے ہیں

تیرے بچوں کو بھی دیتے ہیں دعائیں آقاؐ
سب کو ہم پیکرِ تسلیم و رضا کہتے ہیں

رشکِ خورشید ہوئے آپؐ کے تذکار سے دل
اس لیے آپؐ کو ہم نورِ خدا کہتے ہیں

آپؐ کی ذاتِ مکرّم ہے حبیبِؐ داور
اس لیے آپؐ کو محبوبِ خدا کہتے ہیں

فہم و ادراک بھی دیتی ہے نبیؐ کی ہستی
عقل کے نور کو ہم انؐ کی ضیا کہتے ہیں

جس کا ہر لفظ حضوری کا شرف رکھتا ہو
ایسی تحریر کو ہم انؐ کی ثنا کہتے ہیں

انؐ کے انوار کا محتاج ہے خود ماہِ منیر
کم نظر لوگ انھیںؐ ماہ لقا کہتے ہیں

جو مرے پاس ہے سب انؐ کا ہے صدقہ طاہرؔ
اس حوالے سے اِسے رب کا دیا کہتے ہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(ہم پر، جفا سے، ترکِ وفا کا گماں نہیں)

سرکارِؐ دو جہان کا جلوہ کہاں نہیں
انؐ سے تہی زمین نہیں آسماں نہیں

انؐ کے بغیر دین نہ دنیا نہ آخرت
سجدہ بھی ناتمام ہے کامل اذاں نہیں

نامِ حضورؐ لے کے اٹھیں گے جو حشر میں
محشر کا امتحاں بھی انھیں امتحاں نہیں

احمد رضاؒ کی نعت کا اسلوب دیکھیے
اہلِ زباں کے پاس بھی ایسی زباں نہیں

قرباں جو انؐ پہ ہو گئے وہ پا گئے دوام
ہاں! منکرین کا کوئی نام و نشاں نہیں

ہر وقت انؐ کی نعت سے طاہرؔ ہمیں ہے کام
جاتا کہیں بھی اور ہمارا یہ دھیاں نہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(ملتی ہے خوئے یار سے نار، التہاب میں)

پڑھ کر درود خدمتِ عالی جناب میں
سوتا ہوں اس لیے کہ وہؐ آئیں گے خواب میں

شرحِ بیانِ حسنِ رسولِؐ کریم کا
کس درجہ اہتمام ہے ام الکتاب میں

جن کے دلوں میں عشقِ پیمبرؐ ہے بس گیا
کیسے فرشتے ڈالیں گے ان کو عذاب میں

سرکارؐ کے کرم پہ جیے ہیں تمام عمر
ورنہ ہمارا کیا تھا جہانِ خراب میں

امّید ہے یہ نعت سنیں گے جو آنحضورؐ
بھیجیں گے اذنِ حاضری مجھ کو جواب میں

وہ ساتھ اپنے لے کے نہ جائیں گے خلد میں
''یہ سوئے ظن ہے شافعِ محشر کے باب میں''

جو آپؐ کا ہوا ہے یہ دل اس کا ہو گیا
محوِ ثنا ہوں پیرویِ بوترابؓ میں

لطفِ نبیؐ سے رہتا ہوں طاہرؔ میں فیض یاب
رہتا نہیں ہوں ایک بھی پل اضطراب میں

❖.....❖.....❖.....❖

ا۔(ملتی ہے خوئے یار سے نار، التہاب میں) ۲۔(کل کے لیے کر آج نہ خسّت شراب میں)
غالب کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک نعت کہی گئی۔

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(اے جہاں دارِ کرم شیوۂ بے شبہ وعدیل)

شاہؐ کے حسب و نسب کی نہیں کوئی تمثیل
نورِ اوّل ہیں وہیؐ باعثِ صد فخرِ خلیلؑ

تیرےؐ اسوہ سے ہوا باطنِ ہستی ہے جمیل
تیریؐ رحمت مرے انجاحِ مقاصد کی کفیل

موت آغوش میں لینے کو ہے تیار مگر
نسبتِ صلّ علیٰ ہے مرے جینے کی دلیل

میرے وجدان پہ ہوتا ہے ثناؤں کا نزول
رکھتی ہے کلکِ ثنا جنبشِ بالِ جبریلؑ

حقِ مدحت میں کروں کیسے ادا بندہ نواز!
تیریؐ توصیف زیادہ ہے مری عمر قلیل

جلوۂ گنبدِ خضریٰ ہو تو حال اچھا ہو
آپؐ کے در کی حضوری ہے شفا بہرِ علیل

داورِ حشر لقب دیتا ہے شافع انؐ کو
حشر میں ہوں گے گنہگاروں کے سرکارؐ وکیل

کیا عجب شان ہے عشّاقِ نبیؐ نے پائی
جن کے احکام کی تعمیل کریں قلزم و نیل

اذنِ سرکارؐ سے پہنچوں گا مدینے طاہرؔ
گرچہ حائل ہیں مرے راستے میں سینکڑوں میل

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
بحر: رمل مثمن مشکول مسکّن
(گر میں نے کی تھی توبہ، ساقی کو کیا ہوا تھا؟)

جب ظلمتوں میں ہر سو ، عالم گھرا ہوا تھا
انوار کا وہؐ پیکر ، دنیا میں آ رہا تھا

صلِّ علیٰ کہا تھا ، جب پہلی بار میں نے
مفہوم لا اِلہ کا ، دل پر مرے کھلا تھا

اصلِ عمل ہے الفت ، سرکارِؐ دو جہاں کی
طیبہ کی حاضری میں ، دل نے مجھے کہا تھا

یوں توتلی زباں میں پہلا تھا لفظ بولا
ماں نے کہا محمدؐ میں نے جو ماں کہا تھا

روئے جمیل انؐ کا اصحابؓ کو تھا کوثر
جس تشنہ لب نے دیکھا وہ سیر ہو گیا تھا

اصحابِ باصفا کو ، روئے نبیؐ تھا قبلہ
قربِ نبیؐ ہی انؓ کو ، تقریب حق نما تھا

قرآن جب اتارا خلّاقِ دو جہاں نے
طرفہ قرینہ کلکِ وصّاف کو ملا تھا

جلوہ فگن ہوئے جب سرکارؐ اس جہاں میں
چھایا تھا ابرِ رحمت بابِ کرم کھلا تھا

صفّہ کی درس گہ تھی وہ آگہی کا مرکز
تہذیب کا اثاثہ جس نے ہمیں دیا تھا

مرقوم کر رہا تھا جب میں ثنا کے جذبے
ہر لفظ نے ثنا سے پہلے وضو کیا تھا

بخشی نبیؐ نے عظمت انسانیت کو طاہرؔ
انساں کا یہ شرف بھی ، سرکارؐ کی عطا تھا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(گھر ہمارا، جو نہ روتے بھی تو، ویراں ہوتا)

حاضر اک بار درِ شہؐ پہ جو رضواں ہوتا
کس قدر خوبیِ قسمت پہ وہ نازاں ہوتا
صحبتِ سرورِؐ کونین کا پاتا میں شرف
میں اگر عہدِ رسالتؐ کا مسلماں ہوتا
آخرِ شب کی سکینت نے یہ کھولی ہے گرہ
یادِ احمدؐ میں ہے ہر درد کا درماں ہوتا
فیضِ الطافِ پیمبرؐ سے ہمیشہ پیدا
لمحہ لمحہ ہے نئی نعت کا امکاں ہوتا
انؐ کی دہلیز کے بوسے بھی مقدّر ہوتے
مہرباں روضۂ اطہر کا جو درباں ہوتا
شاہِؐ خوباں کی محبت کا اثر ہے ورنہ
دل کا صحرا نہ کبھی مثلِ گلستاں ہوتا
ہوتا جاروب کشِ درگہِ سرکارؐ اگر
طاہر اس عزّت و اعزاز پہ فرحاں ہوتا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(ہوئی تاخیر، تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا)

مدحِ محبوبؐ پہ دل طالبِ تاثیر بھی تھا
شاد اس کام پہ خود کاتبِ تقدیر بھی تھا

خامہ فرسا یہ مرا مدحِ نبیؐ میں ہونا
وجہِ تسکیں ہی نہیں باعثِ توقیر بھی تھا

مدتوں بعد حضوری کا ملا ہے مژدہ
''ہوئی تاخیر، تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا''

قریۂ خیر میں سرشار کریمی سے ہوا
اک عجب کیف کا حامل دلِ دلگیر بھی تھا

میری طیبہ میں حضوری کا محرّک طاہرؔ
جذبۂ شوق بھی تھا حیلۂ تدبیر بھی تھا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن اشتر
(ذکر اس پری وش کا، اور پھر بیاں اپنا)

نعتِ مصطفیٰؐ سے ہے قدرداں جہاں اپنا
نام ورنہ کیا اپنا اور کیا نشاں اپنا

خوف کیوں عدو کا ہو، آسماں کا ڈر ہو کیوں
عشقِ سرورِؐ عالم ہے جو پاسباں اپنا

رنج و غم کی دھوپ سے خوف کھائے دل تو کیوں
نقشِ پائے شاہِؐ دیں ہے جو سائباں اپنا

روز ہوتی درگہِ مصطفیٰؐ پہ حاضری
گر جوارِ طیبہ میں ہوتا اک مکاں اپنا

ساحلِ مراد اپنا انؐ کا لطف ہی ٹھہرا
تندیِ ہوا نے بھی تھاما بادباں اپنا

دھڑکنوں کی رو میں بھی سیّدیؐ کا نغمہ ہے
زیرِ بارِ احساں ہے نقدِ جسم و جاں اپنا

آستانِ شاہِؐ دیں آستانِ عالم ہے
آستانِ عالم ہے طاہر آستاں اپنا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

متفاعلن فعولن متفاعلن فعولن
بحر: رمل مثمن مشکول
(یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا)

جو نصیب مجھ کو عہدِ شہِؐ ذی وقار ہوتا
انھیںؐ دیکھنے کا موقع مجھے بار بار ہوتا

بھلا حال پوچھنا تھا مرا کس نے اس جہاں میں
جو نہ لطفِ شاہِؐ طیبہ مرا غم گسار ہوتا

انھیںؐ خواب میں جو دیکھا تو یہ دل نے کی تمنّا
ابھی اور سویا رہتا اگر اختیار ہوتا

وہؐ بروزِ حشر ہوتے جو نہ عاصیوں کے شافع
ہمیں اپنی مغفرت کا کہاں اعتبار ہوتا

ہمیں آتشِ سقر سے نہ بچانا تھا کسی نے
فقط اپنی نیکیوں پر اگر انحصار ہوتا

وہؐ خدا کی ہیں محبت یہ جہاں ہے جس کا تحفہ
وہؐ نہ ہوتے جلوہ فرما تو کہاں دیار ہوتا

یہ ہے میری خوش نصیبی کہ نبیؐ کا امّتی ہوں
یہ کرم ہے انؐ کا ورنہ میں جہاں میں خوار ہوتا

جو شمول میرا ہوتا بہ سپاہِ ابنِ حیدرؓ
شہدائے کربلا میں مرا بھی شمار ہوتا

اگر آپؐ کی تجلّی نہ مرے سخن میں ہوتی
تو مرا یہ فنِ مدحت کہاں شاہکار ہوتا

ارے کاش مجھ کو ملتی جو سکونتِ مدینہ
وہیں جاں نکلتی میری وہیں پر مزار ہوتا

میں یہ دعویٰ کرتا طاہرؔ کہ ہوں ہم سرِ ثریّا
مرے بخت میں جو لمسِ کفِ پائے یار ہوتا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(نہ تھا کچھ، تو خدا تھا، کچھ نہ ہوتا، تو خدا ہوتا)

نبیؐ کے عہد میں طاہرؔ اگر میں جی رہا ہوتا
مدارِ مہرِ طیبہ میں ستارہ بن گیا ہوتا

غبارِ رہگزر ہونا اگر ہوتا مقدّر میں
تو بن کر خاکِ پا انؐ کے قدم میں چومتا ہوتا

اگر جینا مجھے ہوتا میسّر عہد میں انؐ کے
تو بہرِ دیدنِ آقاؐ مسلسل جاگتا ہوتا

اگر مثلِ صحابہؓ میں بھی ہوتا انؐ کی مجلس میں
زمیں سے عرشِ اعلیٰ کے مناظر دیکھتا ہوتا

مرے ہوتے ہوئے انؐ پر کبھی وحیِ خدا آتی
تو میں ان نور لفظوں کی صدائیں سن رہا ہوتا

وہ مسجد میں امامت کے لیے تشریف جب لاتے
تو انؐ کے پائے اقدس میں مرا سجدہ ادا ہوتا

درِ سرکارؐ پر آتے ملائک دیکھتا میں بھی
لبوں سے ان کے آقاؐ کی ثنائیں سن رہا ہوتا

حضوری کے حسیں لمحے یہ آنکھیں پا چکی ہوتیں
اگر میں آپؐ کے قدموں میں آنکھیں رکھ سکا ہوتا

اگر قسمت میں میری شہریت ہوتی مدینے کی
بیاضِ زندگی میں اک نرالا باب وا ہوتا

جو ہوتے دور نظروں سے نبیؐ تو مثلِ حنّانہ
بچھڑنے پر پیمبرؐ سے میں طاہر رو دیا ہوتا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(گھر جب بنالیا ترے در پر کہے بغیر)

رہتا نہیں ہوں نعتِ پیمبرؐ کہے بغیر
نورِ خدا کا آپؐ کو مظہر کہے بغیر

آقاؐ! اس انتظار ہی میں کٹ نہ جائے عمر
پیاسا ہوں کب سے دید کا، مضطر، کہے بغیر

تشبیہ اس کو لالہ و گل سے جو دیں تو کیوں
سب سے حسیں ہے گنبدِ اخضر، کہے بغیر

رکھا بھرم ہے شافعِؐ محشر نے کس قدر
رکنا تھا کس نے عاصی و کم تر کہے بغیر

میری تو بندگی کا بھرم آپؐ ہی سے ہے
رہتا نہیں ہوں نعتِ پیمبرؐ کہے بغیر

ہاتھوں میں لے کے جامِ شفاعت حضورؐ سے
رہنا ہے کس نے ساقیِ کوثر کہے بغیر

طاہر ہم اپنی نعت کو تجلیل دیں تو کیا
شہرِ نبیؐ کو خلد سے بڑھ کر کہے بغیر

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(تم جانو، تم کو غیر سے جو رسم وراہ ہو)

مطلوب دو جہاں میں جو توقیر و جاہ ہو
دل میں رضائے سرورِؐ عالم کی چاہ ہو

حفظ و اماں میں رہتی ہے ہر دم وہ سلطنت
جس کو نصیب میرِؐ امم کی پناہ ہو

ہوں سامنے مناظرِ شہرِ رسولِ پاکؐ
اے کاش جس طرف بھی اٹھی یہ نگاہ ہو

عالم ہو نیند کا ، کہ ہو بیدار میری آنکھ
پیشِ نظر حضورؐ ہی کی جلوہ گاہ ہو

مرہونِ منّتِ شہِؐ کونین ہیں سبھی
مسجد ہو ، درسگاہ کہ وہ خانقاہ ہو

دل میں محبتِ شہِؐ کونین چاہیے
غیروں سے چاہیے نہ کوئی رسم و راہ ہو

دونوں جہاں میں سیّدِؐ کونین کے طفیل
یارب نبیؐ کا عشق مرا سربراہ ہو

پہنچائے جو ہمیں درِ رحمت نواز پر
طاہر ہمیں نصیب وہ پاکیزہ راہ ہو

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(تسکیں کو ہم نہ روئیں، جو ذوقِ نظر ملے)

دونوں جہاں کو خوش خبر و خوش نظر ملے
صورت میں آنحضورؐ کی خیر البشر ملے

دنیا کو چھوڑ دیں گے اگر انؐ کا در ملے
پیارے نبیؐ کے شہر میں پیارا سا گھر ملے

ہے دستگیر راہِ مدینہ میں ہر درخت
مثلِ بزرگ راستے کا ہر شجر ملے

اس کی رہِ حیات سے کربِ بلا ہو دور
جس کو غمِ حسینؓ سا اک ہم سفر ملے

طیبہ کی سمت جاتی ہوا ! سن یہ التجا
کہنا انھیںؐ سلام اجازت اگر ملے

بھیجیں وہؐ تیرے ہاتھ جو پیغامِ حاضری
کرنا نہ دیر تجھ کو جب اے نامہ بر ملے

آصف بشیرؒ و گوہرؒ و محبوبؒ سے بزرگ(۱)
کیا خوب رہبری کو مجھے راہبر ملے

طاہؔر کے ذوقِ نعت کی ہم داد یوں بھی دیں
اس جیسے کم ہی دہر میں اہلِ ہنر ملے

❖.....❖.....❖.....❖

پیر آصف بشیرؒ چشتی، اسلامیہ پارک فیصل آباد
پیر گوہر عبدالغفارؒ، ۴۸۰ گ ب فیصل آباد
پیر محبوب عالمؒ شاہ، ۳۲ ج ب فیصل آباد

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مسدس محذوف

(کوئی دن گر زندگانی اور ہے)

''لن ترانی'' کی کہانی اور ہے
عرشِ حق پر میہمانی اور ہے

قدسیاں کہنے لگے اسریٰ کی شب
آج رنگِ آسمانی اور ہے

اور ہے بے عشقِ احمدؐ زندگی
عشق ہے تو زندگانی اور ہے

آپؐ کے قدموں میں گرنا ہے اسے
اب ہمارے دل نے ٹھانی اور ہے

اشک پہلے بھی تھے بہتے آنکھ سے
جالیوں پر ترجمانی اور ہے

کوثر و تسنیم! میرے شاہؐ کی
انگلیوں سے بہتا پانی اور ہے

مدحِ احمدؐ کے اثر سے جو ملی
عہدِ پیری میں جوانی اور ہے

نعت پڑھنا خوب ہے ہر جا ، مگر
انؐ کے در پر نعت خوانی اور ہے

ہے غزل گوئی کا طاہؔر اپنا لطف
نعت میں رطب اللّسانی اور ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف مسکّن

(کوئی امید بر نہیں آتی)

نعت کہنی اگر نہیں آتی
فن میں خوبی نظر نہیں آتی
انؐ کی رحمت اگر نہیں ہوتی
''کوئی امید بر نہیں آتی''
کوئی جھولی بھی آپؐ کے در سے
خالی آتی نظر نہیں آتی
دور ہو کر حضورؐ کے در سے
زندگی میں سحر نہیں آتی
انؐ سے دشمن بھی خیر پاتے ہیں
انؐ کی رحمت کدھر نہیں آتی
انؐ کے عاشق کی زندگی میں کبھی
رنجشِ مال و زر نہیں آتی
عمر گزرے جو نعت گوئی میں
پھر قضا لے کے ڈر نہیں آتی

انؐ کی چاہت میں مٹنے والوں کو
موت آتی ہے پر نہیں آتی
جب بچھڑتے ہیں آپؐ کے در سے
کون سی آنکھ تر نہیں آتی
انؐ کے روضے سے بے مراد کبھی
التجا لوٹ کر نہیں آتی
کیسا اخلاق جب تلک انؐ کی
دل میں تہذیب در نہیں آتی
اک بھی لمحہ نہیں ہے جس میں مجھے
یادِ خیرالبشرؐ نہیں آتی
نعت کیسے ہو پیشِ شاہِؐ زمن
مجھ کو عرضِ ہنر نہیں آتی
ایک پل بھی نہیں ہے طاہر جب
انؐ کی رحمت اِدھر نہیں آتی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف مسکّن
(دلِ ناداں، تجھے ہوا کیا ہے)

انؐ کی چوکھٹ پہ مل رہا کیا ہے
مانگ کر دیکھ ، مدّعا کیا ہے

کیا تو قابل ہے انؐ کے قدموں کے
''دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے''

ذکرِ سرکارؐ ہے لبوں پر بس
''اور درویش کی صدا کیا ہے''

سایہ بن کر نبیؐ کے ساتھ رہے
پوچھو صدیقؓ سے وفا کیا ہے

آنکھ بتلا رہی ہے زائر کی
انؐ کے انوار کا نشہ کیا ہے

عشق کی ، کی رقم نئی تاریخ
دیکھ اعجازِ کربلا کیا ہے

ایک نظّارا خواب میں انؑ کا
اور سونے کا مدّعا کیا ہے

انؑ کے دیدار کے سوا طاہرؔ
میں نہیں جانتا دعا کیا ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(حسنِ مہ، گرچہ بہ ہنگامِ کمال اچھّا ہے)

شہرِ طیبہ میں جو گزرے مہ و سال اچھّا ہے
انؐ کے دربار پہ رہنے کا مآل اچھّا ہے

انؐ کی انگلی کے اشارے سے جو دولخت ہُوا
کفر کے سامنے ، کیا ماہِ کمال اچھّا ہے

آنکھ نم ، مہر بلب ، خاک جبیں پر ہے سجی
چہرۂ زائرِ طیبہ پہ جمال اچھّا ہے

شکر ہے آخرِ کار آپؐ کے دَر پر پہنچے
کام اچھّا ہے وہی جس کا مآل اچھّا ہے

نعت میں جب کوئی مضمون نیا باندھتا ہوں
داد سب دوست ہیں دیتے کہ خیال اچھّا ہے

میرے بیٹے کے لبوں پر ہیں نبیؐ کی نعتیں
''شاہ کے باغ میں یہ تازہ نہال اچھّا ہے''

قبر میں پوچھیں گے جب کون نبیؐ ہے تیرا
اس پہ خوش ہو کے کہوں گا کہ سوال اچھّا ہے

ہم نے طاہؔر ہے پیا بئرِ علیؓ کا پانی
اس سبب عشق کے بیمار کا حال اچھّا ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(شکوے کے نام سے، بے مہر، خفا ہوتا ہے)

گرچہ جبریلؑ ترےؐ در پہ کھڑا ہوتا ہے
''تیرےؐ اکرام کا حق کس سے ادا ہوتا ہے''

ایسے لگتا ہے کہ ہے شوق کی معراج پہ دل
در گہِ شاہؐ میں جب نعت سرا ہوتا ہے

یہ الگ بات کہ ہم اپنے ہوئے ہیں بدخواہ
وہؐ بھلا چاہتے ہیں اور بھلا ہوتا ہے

کاوشِ شوق جو بڑھتی ہے ثنا خوانی میں
دم بہ دم انؐ کا کرم شوق فزا ہوتا ہے

یادِ سرکارؐ کا لطف اور ہے آج آخرِ شب
''آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے''

بندگی حق کی ہو جب طاعتِ پیغمبرؐ میں
روزِ میثاق کا تب وعدہ وفا ہوتا ہے

سیّدؐ و سرورِؐ دیں! آپؐ کی مدحت کے طفیل
ہر سخن میرا مجھے ذوق فزا ہوتا ہے

طاہر اس ذاتِ گرامی کے وسیلے سے ہم
مدّعا پیش کریں جو بھی رسا ہوتا ہے

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم، کہ ''تو کیا ہے؟'')

بغیرِ حبِ نبیؐ دل کی آبرو کیا ہے
بہے نہ راہِ وفا میں اگر ، لہو کیا ہے

شعارِ مصطفویؐ ہے مراد بر لانا
اسی امید پہ کہیے کہ آرزو کیا ہے

جمالِ گنبدِ خضریٰ پہ دل ہوا شیدا
اب اس کے واسطے ارمانِ رنگ و بو کیا ہے

ہے نسبتِ شہِؐ کونین وجہِ ناز اس کو
وگرنہ امّتِ عاصی کی آبرو کیا ہے

مئے زیارتِ آقاؐ سے جب رہیں سرشار
دل و نگاہ میں پھر ساغر و سبو کیا ہے

محبتِ شہؐ والا اگر نہیں دل میں
تو پھر نماز ہے کیا تیری اور وضو کیا ہے

بیادِ شاہؐ رہا گرچہ رات بھر پر جوش
''جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے''

حصارِ مدحتِ آقاؐ میں جب ہے تو طاہرؔ
تو تجھ کو خوفِ بد اندیشیِ عدو کیا ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: خفیف مسدس مخبون محذوف مسکّن

(ابنِ مریم ہوا کرے کوئی)

پنجتنؑ سے وفا کرے کوئی
دل کا روشن دیا کرے کوئی

آیا طیبہ ہوں بعد مدّت کے
اب نہ مجھ کو جدا کرے کوئی

عیب پوشی سدا وہؐ کرتے ہیں
چاہے جتنی خطا کرے کوئی

ہو مرا گھر بھی خلدِ طیبہ میں
ایسا دن ہو خدا کرے کوئی

بن کے شیدا رسولِ اکرمؐ کا
جی سکے تو جیا کرے کوئی

طَرَح جس کی حسینؓ نے ڈالی
رسم ایسی ادا کرے کوئی

سبز گنبد کی آبیاری سے
کشتِ جاں کو ہرا کرے کوئی

آپؐ کے نور سے ہے گر انکار
آپؐ جیسی ضیا کرے کوئی

تھام کر دامنِ رسولِؐ کریم
درد و غم سے بچا کرے کوئی

انؐ کا ہر اسم اسمِ اعظم ہے
چوم ادب سے لیا کرے کوئی

میں کہ بیمارِ ہجرِ طیبہ ہوں
میری طاہر دوا کرے کوئی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(اُس بزم میں مجھے نہیں بنتی حیا کیے)

شہرِ نبیؐ کی خاک سے وعدے وفا کیے
جتنے قضا ہوئے تھے وہ سجدے ادا کیے

روکا بہت اسے تھا مواجہ کے سامنے
لیکن یہ دل رہا نہ بغیر التجا کیے

لایا نہ جو بکارِ ثنا حرف و صوت کو
اس نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کیے

حسنِ سلوک آپؐ کا دلکش ہے اس قدر
نا آشنا بھی آپؐ نے ہیں آشنا کیے

''کن'' کا مرے حضورؐ کو بخشا ہے اختیار
اوصاف رب نے آپؐ کو کیا کیا عطا کیے

دیکھو مرے رسولؐ کی رحمت نوازیاں
قیدِ سقر سے حشر میں عاصی رہا کیے

طاہر درِ حضورؐ پہ جاتی ہے التجا
مدحت کے سب حروف ہی بنتے ہیں ڈاکیے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف مسکّن

(چل نکلتے جو مے پیے ہوتے)

خاکِ طیبہ کے ہو لیے ہوتے
عمر بھر اس پہ بوریے ہوتے
انؐ کے ہاں اعتکاف کی صورت
کاش کچھ اور تخلیے ہوتے
کاش بادِ صبا کی صورت ہم
شہِؐ بطحا کے ڈاکیے ہوتے
سبز گنبد کی سمت جھکتے ہوئے
اپنی قسمت کے زاویے ہوتے
آبِ کوثر کا شوق رکھتے ہیں
آبِ زمزم ہیں جو پیے ہوتے
آئیں پیغام جو حضوری کے
کاش وہ سب مرے لیے ہوتے
کاش طاہرؔ نبیؐ کے شہر میں ہم
''کوئی دن اور بھی جیے ہوتے''

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف مسکّن

(مژدہ، اے رہروانِ راہِ سخن)

نعت گویانِ حسنِ شاہِؐ زمن
''مژدہ ، اے رہروانِ راہِ سخن''
اپنے ہونٹوں پہ مِل کے لائیں درود
''آن پہنچی ہے منزلِ مقصود''
''جلوۂ مدّعا نظر آئے''
چہرۂ مصطفیٰؐ نظر آئے
نعتِ سرکارؐ کے معانی کو
''سیکھو، آئینِ نکتہ دانی کو''
نعت سے جو بھی بہرہ ور ہو گا
''سینہ گنجینۂ گہر ہو گا''
''نہ ظہوریؔ ہے اور نہ طالبؔ ہے''
نعت گو ہی ادب میں غالب ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں)

لطفِ نبیؐ سے پاؤں گا اوجِ ہنر کو میں
انؐ کی ثنا میں لاؤں گا لعل و گہر کو میں

ہیں دستگیر سرورِؐ عالم مرے ، تو کیوں
خاطر میں لاؤں تلخیِ راہِ سفر کو میں

لمسِ قدم سے تیرےؐ ہیں ذرّے مہ و نجوم
کہتا ہوں کہکشاں تریؐ ہر رہ گزر کو میں

میرے خیال و خواب میں رہتے ہیں آپؐ ہی
جلوہ فگن حضورؐ ہیں دیکھوں جدھر کو میں

ذرّے درِ نبیؐ کے ہیں جب روکشِ نجوم
خاطر میں کیسے لاؤں جمالِ سحر کو میں

پھر یاد آ گیا مجھے معراج کا سفر
پھر سوچتا ہوں رفعتِ خیر البشرؐ کو میں

کیا طالعِ سعید ہے انؐ کا درودِ پاک
رخشندہ جس سے رکھتا ہوں دل کو، نظر کو میں

نقشِ قدم نبیؐ کا ہے صد رشکِ مہر و ماہ
پاتا ہوں ہیچ طلعتِ شمس و قمر کو میں

طاہرؔ غمِ حضورؐ میں ہے کس قدر سرور
کیسے بھلاؤں لذّتِ سوزِ جگر کو میں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(دائم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں)

قابل درِ حضورؐ کے یکسر نہیں ہوں میں
پھر بھی کرم سے آپؐ کے باہر نہیں ہوں میں
ہوں گرچہ بے عمل پہ نبیؐ کا غلام ہوں
''رتبے میں مہر و ماہ سے کمتر نہیں ہوں میں''
نسبت سے انؐ کی میں بھی ہوں صد رشکِ کہکشاں
لعل و زر و زمرّد و گوہر نہیں ہوں میں
دیکھے جمالِ طیبہ تو گردوں بھی یہ کہے
شہرِ نبیؐ کی خاک کا ہم سر نہیں ہوں میں
ایماں کی شرط حبِّ محمدؐ ہے اس لیے
جھکتا ہوں انؐ کے در پہ کہ کافر نہیں ہوں میں
انؐ کو کہوں جو حاضر و ناظر تو ہے روا
طاہرؔ حدودِ شرع سے باہر نہیں ہوں میں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(منظور تھی یہ شکل، تجلّی کو نور کی)

''منظور تھی یہ شکل، تجلّی کو نور کی
قسمت کھلی، ترےؐ قد و رخ سے ظہور کی''(۱)
رکھ لو مجھے بھی ساتھ اے دربانِ مصطفیٰؐ
''حج کا ثواب نذر کروں گا حضور کی''
دن بھر نبیؐ کی نعت سے رہتا ہوں شاد کام
سجتی ہے رات بھر یہی محفل سرور کی
جس کو ہوا نصیب غمِ آلِ مصطفیٰؐ
رحمت ہے اس کے حال پہ ربِّ غفور کی
شہرِ نبیؐ ہے مہبطِ انوار ہر گھڑی
پارینہ داستاں ہے کلیمؑ اور طور کی
طاہرؔ شمولِ نسلِ ابی بکرؓ کے طفیل
نسبت ہے پائی ہم نے بھی نورِ حضورؐ کی

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ غالب کی غزل کا یہ شعر نعت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

(کہتے تو ہو تم سب، کہ بتِ غالیہ مو آئے)

سرکارؐ زمانے کو ضیا دینے کو آئے
صیقل ہوئے سرکارؐ کے نزدیک جو آئے

ہیں ذوق فزا رویتِ سرکارؐ کے جلوے
ہر حرف ثنا کا لیے انوار سو آئے

قدموں میں اگر وقت تو سجدے میں مسافت
اک آن میں وہؐ عالمِ بالا سے ہو آئے

محشر میں شجر بن کے گھنا سایہ وہ دے گا
ہم تخمِ ثنا بخت کی کھیتی میں بو آئے

منزل مجھے اللہ نے کر دی ہے ودیعت
رستے میں مصائب بھی ہزاروں ہیں گو آئے

آتا نہیں مدحت کا ہنر گو مجھے طاہرؔ
مداحِ آقاؐ میں مگر نام تو آئے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(اپنا بیانِ حسنِ طبیعت نہیں مجھے)

دنیا کے مال و زر کی ضرورت نہیں مجھے
کم شاہِؐ دو جہان کی رحمت نہیں مجھے
قربِ نبیؐ ذریعۂ قربِ خدا ہے بس
منظور کوئی اور تو صورت نہیں مجھے
سیراب کر رہی ہے مجھے رویت حضورؐ
اب چشمۂ حیات کی حاجت نہیں مجھے
انؐ کو خدا کے بعد بڑا مانتا ہوں میں
''سوگند اور گواہ کی حاجت نہیں مجھے''
درکار تھا جو در وہ عطا آپؐ نے کیا
اب اور در کی دہر میں حاجت نہیں مجھے
نعتِ نبیؐ ہے میرے لیے وجہِ افتخار
ورنہ سخن ، ذریعۂ عزّت نہیں مجھے
ہے زادِ راہ ، عشقِ نبیؐ کا مجھے نصیب
طاہر ذرا بھی خوفِ قیامت نہیں مجھے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت (سہرا)

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(چرخ تک دھوم ہے، کس دھوم سے آیا سہرا)

''چرخ تک دھوم ہے، کس دھوم سے آیا سہرا''
حور و غلماں نے بھی ہے آپؐ کا گایا سہرا

جن و انسان و ملائک نے بھی بہرِ آداب
''کبھی چوما کبھی آنکھوں سے لگایا سہرا''

اس میں آتی ہیں نظر نورِ سحر کی کرنیں
سر پہ سورج نے ، قمر نے ، ہے اٹھایا سہرا

مصطفیٰؐ نورِ خدا صلّ علیٰ کی خاطر
کتنی سج دھج سے ہے فردوس سے آیا سہرا

حق کی سرکار نے طاہرؔ جو نبیؐ کو بخشا
کسی سلطانِ جہاں نے نہ وہ پایا سہرا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بزمِ شاہنشاہ میں اشعار کا دفتر کھلا)

دونوں عالم میں معزز ہے وہ بخت آور کھلا
جس پہ بابِ رحمتِ سلطانِؐ بحر و بر کھلا

رحمتوں کا ہے درِ سرکارؐ پر دفتر کھلا
''رکھیو، یارب! یہ درِ گنجینۂ گوہر کھلا''

چھو کے آئی جب پسینہ شاہؐ کا بادِ نسیم
اس پہ رازِ نکہتِ کستوری و عنبر کھلا

بہرِ تحریرِ ثنائے مصطفیٰؐ ، قرطاس پر
قبل خامے سے مرے جبریلؑ کا شہپر کھلا

''ہے خیالِ حسن میں حسنِ عمل کا سا خیال''
نعت کی تکمیل میں ایسا حسیں جوہر کھلا

سیّدؐ کونین کے انوار سے ہوں فیض یاب
''خلد کا اک در ہے، میری گور کے اندر، کھلا''

خاکِ طیبہ مخمل و کمخواب سے بڑھ کر مجھے
روح کی راحت کو کیسا خلد کا بستر ، کھلا

''اسؐ کی امّت میں ہوں میں، میرے رہیں کیوں کام بند؟
واسطے جس شہؐ کے، غالبؔ، گنبدِ بے در کھلا''(۱)

کی مرے فکر و سخن کی جس نے ہے مشّاطگی
ہے ملا اس کو بھی ذوقِ مدحِ پیغمبرؐ کھلا

مجھ کو غالبؔ کی زمینوں میں ہوئی مدحت نصیب
مجھ پہ طاہرؔ بابِ لطفِ ساقیٔ کوثرؐ کھلا

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ غالب کی غزل کا یہ شعر نعت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولان
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(ہے بسکہ ہر اک ان کے اشارے میں نشاں اور)

ہوتی ہے محبت کی زباں اور بیاں اور
رکھتی ہے مگر نعت کچھ آداب نہاں اور

ہر ایک کے منصب سے فزوں آپؐ کا رتبہ
مبعوث ہوئے جتنے پیمبر بھی یہاں اور

چومے ہیں محمد ﷺ کے قدم عرشِ علا نے
محفوظ ''دنیٰ'' پر ہیں مگر انؐ کے نشاں اور

دیتا ہے یہ خود طائر سدرہ بھی گواہی
جز سیدِ والا ﷺ کوئی پہنچا نہ وہاں اور

یہ نور و بشر آپؐ کی پہچان ہیں دونوں
سرکارؐ کی ہستی سے ہیں اعجاز عیاں اور

دو نیم ہوا چاند تو خورشید بھی پلٹا
''ہے بسکہ ہر اک اُنؐ کے اشارے میں نشاں اور''

جلوہ گرِ خالق بنے اوصافِ حمیدہ
پایا نہ خدا اب بھی تو پائیں گے کہاں اور

حبِّ شہِؐ والا ہے بھلائی ہی بھلائی
دنیا کی محبت میں ہے خطراتِ زیاں اور

مت کیفِ حضوری سے نکالو مجھے یارو
جنّت کی ہوا اور ہے طیبہ کا سماں اور

اس حیطۂ رحمت سے پرے کچھ نہیں میرا
جنّت ہے بجا ! پر ہے مرا باغِ جناں اور

طاہؔر کو ملے تیرےؐ غلاموں کی غلامی
کرتا رہے قربان سدا جان پہ جاں اور

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولان
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف
(لازم تھا کہ دیکھو مرا رستہ کوئی دن اور)

اے کاش! کہ روضے پہ ہو رہنا کوئی دن اور
حاضر رہوں میں پیشِ مواجہ کوئی دن اور
سر آپؐ کی دہلیز پہ رکھا ہے تو یوں ہی
میں آپؐ کے در پر رہوں آقاؐ کوئی دن اور
میں خاک نشیں آپؐ کے قدموں میں رہوں گا
اے کاش کہ ایسے رہوں بیٹھا کوئی دن اور
اطراف میں روضے کے میں اب عمر گزاروں
دیکھوں یہی جنّت کا نظارہ کوئی دن اور
آنکھوں میں رہے گنبدِ خضریٰ کا یہ منظر
سر پر ہی رہے کاش یہ سایہ کوئی دن اور
ہیں پیشِ نظر شہرِ مدینہ کی فضائیں
آنکھوں میں رہے کاش یہ نقشہ کوئی دن اور
اب دوری مدینے سے مری موت ہے طاہرؔ
اس دل میں ہے جینے کی تمنّا کوئی دن اور

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(یاں آپڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں)

سرکارؐ تیرے طالبِ دیدار کیا کریں
دیدار جو نہ پائیں تو بیمار کیا کریں
اٹھتا نہیں ہے دل درِ رحمت نواز سے
رخصت کے واسطے اسے تیار کیا کریں
مداحِ رسولؐ کی تشکیل کے لیے
الفاظ دیں نہ ساتھ تو اظہار کیا کریں
مشّاطگیِ چہرۂ عشّاق کے لیے
شہرِ نبیؐ کی دھول ہے درکار ، کیا کریں
قرآن کی زباں ہے جو وصّافِ آنحضورؐ
توصیف انؐ کی شاعر و نثّار کیا کریں
ہیں دو جہاں میں آپؐ کے عشّاق سر بلند
طاہر پھر ان کی ہمسری اغیار کیا کریں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(سب کہاں، کچھ لالہ وگل میں نمایاں ہوگئیں)

منزلیں سب آپؐ کی رحمت سے آساں ہوگئیں
تلخیاں راہِ عدم کی طاقِ نسیاں ہو گئیں
رحمتیں خیر الوریٰ ﷺ کی جزوِ ایماں ہو گئیں
سب ضیائیں حبِ احمدؐ کی نمایاں ہو گئیں
شہرِ طیبہ کی ہوائیں بس گئیں یوں روح میں
میری سانسیں، میرا دل، میری رگِ جاں ہوگئیں
آلِ احمدؐ نے کیا ہے دین و دنیا کا بھلا
نسبتیں سرکارؐ کی ہیں اصلِ ایماں ہو گئیں
یوں دعائیں آپؐ نے مانگی ہیں امّت کے لیے
سختیاں محشر کی ساری ہم پہ آساں ہو گئیں
جب ہوا ناموس انؐ کا مجھ کو جاں سے بھی عزیز
غیب سے ہی قدرتیں میری نگہباں ہو گئیں

ایک اک لمحہ حضوری کی تڑپ بڑھتی گئی
انؐ کے روضے کی فضائیں دل کا ارماں ہوگئیں
حاضری کی کیفیت لفظوں میں کیسے ہو بیاں
خواہشیں اور سب دعائیں میرا اِیماں ہوگئیں
سرخرو میری دعاؤں کو کیا سرکارؐ نے
وسوسوں کی ظلمتیں ساری پریشاں ہوگئیں
میرے جذبوں کی صداقت کو گواہی مل گئی
چاہتیں سب میرے اشکوں میں فروزاں ہوگئیں
نعت کا شیدا فنا فی النعت ہے جب سے ہوا
دھڑکنیں اس کی حیات افروز گھڑیاں ہوگئیں
بے قراری میں سکینت انؐ کا ذکرِ پاک ہے
انؐ کی یادیں دائمی تسکیں کا ساماں ہوگئیں
مصطفےٰؐ کی نعت نے طاہرؔ کیا ہے سرفراز
رحمتیں ہی رحمتیں مجھ کو فراواں ہوگئیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج سالم مثمن
(حضورِ شاہ میں، اہلِ سخن کی آزمائش ہے)

نبیؐ کی نعت کہنا بھی تو فن کی آزمائش ہے
خدایا مہربانی کر سخن کی آزمائش ہے
اِساسِ دین و ایماں ہے اطاعت شاہِؐ طیبہ کی
ہماری جان و روح وتن بدن کی آزمائش ہے
دنیٰ پر خیر مقدم ہے محمدؐ کا شبِ اسریٰ
رہے پاسِ ادب ، چرخِ کہن کی آزمائش ہے
مری عرضِ ہنر کو سرخرو کرنا مرے مولا
''حضورِ شاہؐ میں ، اہلِ سخن کی آزمائش ہے''
مرے کشمیر پر قبضہ جمایا ہے ستم گر نے
خدایا آبرو رکھنا وطن کی آزمائش ہے
محبت کر شہِؐ دیں سے ، لحد میں جانا ہے طاہر
کہیں آئے نہ داغ اس پر، کفن کی آزمائش ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(غم کھانے میں بودا، دلِ ناکام، بہت ہے)

قدموں میں شہِ دینؐ کے آرام بہت ہے
بس دل کی سکینت کو یہ انعام بہت ہے

حاصل ہے عجب کیف تریؐ چشمِ کرم سے
ساقیؐ ترے مے نوش کو اک جام بہت ہے

اوہام سبھی آپؐ کی رحمت سے ہوں کافور
دنیا نے جو پیدا کیا اِبہام بہت ہے

ہر حال میں جانا ہے مدینے ہمیں گرچہ
''پا بستگیِ رسم و رہِ عام بہت ہے''

کہتی ہے غلامِ شہِؐ والا تجھے دنیا
طاہر ترا دنیا میں یہی نام بہت ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر

(ہے غیر سے ہر دم تجھے صد گونہ بشارت)

ہوتی ہے جنھیں آپؐ کے تلووں کی زیارت
ان ذرّوں میں آتی ہے ستاروں کی نضارت

ہو عالمِ بیداری میں آقاؐ کی زیارت
ایسی ہو عطا بندۂ عاجز کو بصارت

ہے آپؐ کی رحمت جو بچا لیتی ہے ، ورنہ
آتی ہے مصائب میں کہاں کام مہارت

ہے ایک طرف جاں کی سکینت کا یہ باعث
ہے انؐ کا درود ایک طرف دل کی طہارت

مدحت وہی مقبول ہے دربارِ خدا میں
قرآن کی آیات کریں جس کو عبارت

صد رشکِ فلک انؐ کے صحابہؓ ہیں وہ طاہر
آقاؐ نے ہے فردوس کی دی جن کو بشارت

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن

بحر: رجز مثمن مطوی مخبون

(دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں)

طیبہ کی یادِ دلربا دل سے کوئی بھلائے کیوں
پا کے سرورِ حاضری تشنہ وہاں سے آئے کیوں
جس نے ہو اذن نعت کا پایا درِ حضورؐ سے
طائرِ نغمہ سنج وہ گیت کسی کے گائے کیوں
آپؐ کی ہیں نوازشیں ، لطف و کرم کی بارشیں
آقاؐ فقیر آپؐ کا جھولی کہیں بڑھائے کیوں
جس کو نیاز آپؐ سے ، جس کو ہوں ناز آپؐ سے
پھر وہ درِ حضورؐ سے اپنی جبیں اٹھائے کیوں
خلد کی آرزو الگ، اس کی ہے گفتگو الگ
انؐ کے مگر غلام کو خلد بھی راس آئے کیوں
جس کی جبیں سے مس ہوئی طاہرؔ و پاک وہ زمیں
اس کے دماغ سے کبھی سجدوں کا لطف جائے کیوں

❖.....❖.....❖.....❖

ا۔ یہ نعت کچھ ترمیم کے ساتھ ''اعزازِ نسبت'' میں بھی شامل ہے۔

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(گئی وہ بات کہ ہو گفتگو، تو کیونکر ہو)

حضوری دل کو ضروری ہو جو ، تو کیونکر ہو
اے بخت مجھ کو بتا دے یہ ہو ، تو کیونکر ہو

ہو جس کے خواب میں بستا وہ گنبدِ خضریٰ
وہ مانگے دیدۂ بیدار جو ، تو کیونکر ہو

ہوں چھونا چاہتا جالی مگر ادب روکے
ہو دور دل سے مرے گو مگو ، تو کیونکر ہو

ہوں جس کی راتیں مدینے میں دن سے بھی روشن
''وہ شخص دن نہ کہے رات کو ، تو کیونکر ہو''

مدینہ چھوڑنا طاہرؔ ہے موت سے مشکل
یہ کام مجھ سے ہو ممکن ، کہو ، تو کیونکر ہو

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج سالم مثمن
(قفس میں ہوں، گرا چھّا بھی نہ جانے میرے شیون کو)

مقدّس سر زمیں پر میں بچھا دوں کیسے دامن کو
کبھی دامانِ تر دیکھوں کبھی طیبہ کے گلشن کو

جو ہوتا اختیار اپنا سمو دیتا وجود اس میں
بہت حسرت سے ہوں میں دیکھتا جالی کے روزن کو

''وفاداری بہ شرطِ استواری ، اصلِ ایماں ہے''
جھکانا نام پہ انؐ کے نہیں کافی ہے گردن کو

نبیؐ کے روضۂ اطہر کے دروازے پہ سر رکھ کر
میں دستک دیتا ہوں پلکوں سے اس رحمت کے مخزن کو

ثنا کی ہر عبارت حسنِ معنیٰ سے عبارت ہے
مٹاتی ہے ثنائے مصطفےٰؐ لفظوں کی قدغن کو

بہارِ جاں فزا لے کر نبیؐ تشریف لائیں گے
اسی امید سے ہم نے سجا رکھا ہے آنگن کو

کھڑے ہو کر ہے پڑھنا قبر میں مجھ کو سلام انؐ پر
قدِ آدم سا گہرا کھودنا تم میرے مدفن کو(۱)

مرے آقاؐ ہیں طاہرؔ انتہا حسنِ مروّت کی
دعائے خیر دیتے ہیں وہ اپنی جاں کے دشمن کو

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔الشاہ احمد رضا علیہ الرحمہ کی وصیت کو منظوم کیا گیا ہے۔

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعِلُن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(نکتہ چیں ہے، غمِ دل اس کو سنائے نہ بنے)

بات بگڑی ہے کچھ ایسی، کہ بنائے نہ بنے
آپؐ کی چشمِ عنایت کے سوائے نہ بنے

کثرتِ خیر انھیںؐ ربِّ علا نے بخشی
کام بِن انؐ کی طرف ہاتھ بڑھائے نہ بنے

در سے سرکارؐ کے اٹھا نہیں جاتا مجھ سے
''کام وہ آن پڑا ہے، کہ بنائے نہ بنے''

ہوں گنہگار حیا آتی ہے آقاؐ سے، مگر
روزِ محشر ہے گنہ انؐ سے چھپائے نہ بنے

نفسی نفسی کا ہے عالم سرِ میزاں طاہرؔ
سامنے شافعؐ محشر کے بِن آئے نہ بنے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(دیا ہے دل اگر اس کو، بشر ہے کیا کہیے؟)

ہمارے حال پہ انؐ کی نظر ہے کیا کہیے
''کہ بِن کہے بھی انھیںؐ سب خبر ہے کیا کہیے''

درِ نبیؐ پہ میں پہنچا ہوں ایک مدت بعد
یوں میرے بخت نے پائی سحر ہے کیا کہیے

وسیلہ آپؐ کا رب کے حضور پیش کیا
دعا میں آیا کچھ ایسا اثر ہے کیا کہیے

سوائے مدحتِ آقاؐ نہیں غرض کوئی
نبیؐ کی مدح متاعِ ہنر ہے کیا کہیے

وہؐ شہرِ علم ہیں طاہرؔ ، درود انؐ پہ ہزار
جو اس مدینۂ عرفاں کا در ہے ! کیا کہیے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(کہوں جو حال، تو کہتے ہو، ''مدّعا کہیے'')

رسولِ پاکؐ کی مدحت ہے مرحبا کہیے
ثنائے سرورِؐ عالم کو دل کشا کہیے

بہار ساز ہے فطرت میں گنبدِ خضریٰ
اسی سے رنگِ چمن ہے یہ بر ملا کہیے

خدا سے ہو نہیں سکتے جدا مرے آقاؐ
نبیؐ کے نور کو بس قدرتِ خدا کہیے

یقیں رکھو کہ ہیں وہ آشنائے دردِ نہاں
سکونِ قلب کو بس انؐ سے مدّعا کہیے

وہی ہیں حامدؐ و محمودؐ و احمدؐ و حمّادؐ
جہانِ حمد انھیںؐ کہیے مصطفیٰؐ کہیے

وہؐ نور ہو کے لباسِ بشر میں ہیں طاہر
اسے بھی رحمتِ عالم کا معجزہ کہیے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر

(بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے)

ہے جلوہ نما خلدِ تمنا مرے آگے
ہر دم ہے تصوّر میں مدینہ مرے آگے

سرکارؐ کا ہے گنبدِ خضریٰ مرے آگے
اب چیز ہے کیا اوجِ ثریا مرے آگے

شہپر ہیں لگے میرے تخیّل کو جنوں کے
سرکارؐ کی مدحت کا ہے جذبہ مرے آگے

وجداں کو میسّر ہوئے اِلہام کے گوہر
کُھلنے کو ہے اک نور سراپا مرے آگے

وصّافِ پیمبرؐ کو قرینے ہیں سجھائے
افکار کی موجوں کا ہے دھارا مرے آگے

طیبہ کی سکونت میں سکینت ہے فرواں
اک موج میں رحمت کا ہے دریا مرے آگے

سرکارؐ کی چوکھٹ پہ جبیں کیوں نہ جھکاؤں
ہے احسنِ تقویم کا جلوہ مرے آگے

اک ہالۂ رحمت ہے ملا شہرِ نبیؐ میں
جنّت کے مناظر ہیں ہویدا مرے آگے
وہ کیفِ مسلسل ہے ملا شہرِ نبیؐ میں
بے رنگ ہوئی عشرتِ دنیا مرے آگے
محشر کا مرے دل میں کوئی خوف نہیں ہے
آقاؐ کی شفاعت کا ہے مژدہ مرے آگے
سرکارِؐ دو عالم کی غلامی سے ہوں منسوب
کیا فرق ہے دنیا ہو کہ عقبیٰ مرے آگے
یہ لطفِ پیمبرؐ ہے مجھے کافی و شافی
کیا کم ہے کہ ہے انؐ کا مواجہ مرے آگے
یوں مجھ پہ ہوئی سرورِؐ عالم کی عنایت
لبریز ہوا ہے مرا کاسہ مرے آگے
مسکن ہے بہاروں کا مرے سامنے طاہرؔ
صد شکر کہ ہے گنبدِ خضریٰ مرے آگے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(زرا کر زور سینے پر، کہ تیرِ پر ستم نکلے)

وفورِ غم کا قصّہ پیش کرنے کو جو ہم نکلے
بہت کم رحمتِ عالم کے آگے اپنے غم نکلے

دعا لب پر یہ اکثر اور مکرّر آتی رہتی ہے
درِ اطہر پہ سر ہو جب الٰہی میرا دم نکلے

خرد گر عشق سے پائے حضوری کا نشہ اک پل
دماغِ نارسا سے حرص و آزِ جامِ جم نکلے

ہے برکت آیۂ ''یعطیک ربک فترضیٰ'' کی
رضا یابِ نبیؐ محشر میں سب سے محترم نکلے

ہزاروں خواہشیں آقاؐ نے پوری کیں مگر طاہرؔ
ہمارا دم نکلتا تھا جب انؐ کے در سے ہم نکلے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مسدس محذوف

(غیر لیں محفل میں بوسے جام کے)

وسوسے سب مٹ گئے انجام کے
یوں ہوئے عاشق نبیؐ کے نام کے

مت کہو دیوانہ شہرِ شاہؐ کا
ہم کہاں قابل ہیں اس اکرام کے

شوق رکھتا ہے نبیؐ کی دید کا
حوصلے دیکھو دلِ ناکام کے

حبِّ احمدؐ نے دکھایا معجزہ
ہم سے ادنیٰ بھی ہوئے ہیں کام کے

ہم کو بھی آقاؐ ہو اذنِ حاضری
منتظر کب سے ہیں اس پیغام کے

ہیں شفیعُ المذنبیں کی رحمتیں
دن ہیں میرے قبر میں آرام کے

ہے فقط وہ رحمتِ عالم کی ذات
دے دعا بدلے میں جو دشنام کے

ہے بسا اس میں درودِ سرمدی
بھاگ جاگے ہیں دلِ بے نام کے

عشقِ احمدؐ ہے وہ جوہر جو سدا
کام آیا دیں کے استحکام کے

جب پڑھا ہے م، ح، اور م، د
پائے ہم نے راز حرفِ تام کے

طاہرؔ ایسا عاصی اور شہرِ رسولؐ!
وہ کہاں قابل تھا اس انعام کے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف

(دردِ منت کشِ دوا نہ ہوا)

اک پیمبر بھی آپؐ سا نہ ہوا
کوئی یکتا ، نہ پھر یگانہ ہوا
نور و حسن و جمال و خوبی میں
ایک بھی انؐ سا مہ لِقا نہ ہوا
میرے آقاؐ سا صادق اور امیں
دونوں عالم میں دُوسرا نہ ہوا
انؐ کی چشمِ کرم سے ان کے حضور
کوئی نالہ بھی نارسا نہ ہوا
ان کے ابرِ کرم کی بارش سے
کب چمن زارِ دل ہرا نہ ہوا
جس سے ناراض ہو گئے آقاؐ
اس سے راضی کبھی خدا نہ ہوا

اس حقیقت کا ہے خدا شاہد
آپؐ سا بعد از خدا نہ ہوا
یوں تو دنیا میں نعمتیں ہیں بہت
مثلِ طیبہ کہاں خزانہ ہوا
حبِ احمدؐ ہوئی نصیب جسے
نازشِ قسمتِ زمانہ ہوا
یارِ غارِ نبیؐ پہ میں قرباں!
کیسی ہستی سے دوستانہ ہوا
بے عمل تھا پہ میری بخشش کا
انؐ کی رحمت ہی بس بہانہ ہوا
جس سے راضی ہوئے نبیؐ طاہرؔ
اس سے ناراض پھر خدا نہ ہوا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(درخورِ قہر و غضب، جب کوئی ہم سا نہ ہوا)

دل ہے وہ کیا جو فدائے شہِ ؐ والا نہ ہوا
کیا ہے وہ جسم کہ جو خاکِ مدینہ نہ ہوا

تیرگی شب کی بڑھی دور اندھیرا نہ ہوا
جب تلک دہر میں سرکارؐ کا جلوہ نہ ہوا

وہ بشر ایسے کہ انؐ جیسا نہیں کوئی بشر
نور ایسے ہیں کہ جس نور کا سایہ نہ ہوا

''سب کو مقبول ہے دعویٰ تری یکتائی کا''
اونچے اونچوں میں بھی یکتا کوئی تجھ سا نہ ہوا

جو جھکا پیشِ خدا حبِ محمدؐ کے بغیر
چشمِ عشّاق میں اس کا کوئی سجدہ نہ ہوا

قربتِ روضۂ اطہر ہے حقیقت میں حیات
دور طیبہ سے جیے گر تو یہ جینا نہ ہوا

ان کا بیمار مدینے میں پڑا رہتا کہیں
لوٹ آیا ہے مدینے سے تو اچھا نہ ہوا

کیفِ گلزار ہے کیا! موجِ بہاری کیا ہے!
سامنے آنکھ کے گر گنبدِ خضریٰ نہ ہوا

زندگی موت کے مانند ہے اس کی طاہرؔ
وہ کہ مرغوب جسے آپؐ کا اسوہ نہ ہوا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنجِ فغاں کیوں ہو)

عیاں اشکِ رواں سے ہو یہ محتاجِ زباں کیوں ہو
محبت شاہِؐ عالم کی فقط دل میں نہاں کیوں ہو

نبیؐ ہو ناخدا تو ڈوبنے کا ہو کسے خدشہ
سفینہ آپؐ کے ہوتے بھنور کے درمیاں کیوں ہو

تعجب کیا جو طیبہ کو بہاروں کا کہیں مسکن
جہاں ہو گنبدِ خضریٰ وہاں فصلِ خزاں کیوں ہو

رسالتؐ کے عقیدے میں محبت ہے اگر شامل
سرِ محشر پھر ایسے معتقد کا امتحاں کیوں ہو

یہاں پر بھی ، وہاں پر بھی شفیعؐ المذنبیں وہ ہیں
جو ہوں وہؐ مہرباں تو پھر خدا نامہرباں کیوں ہو

مرے آقاؐ! امانت ہے مرا ہر ہر سخن تیری
ثنا کرتا ہے جو تیریؐ کسی کا مدح خواں کیوں ہو

نوازی جب ہے تو نے ذوقِ مدحت کی فراوانی
تو پھر میرا قلم آقاؐ ! کسی کا ترجماں کیوں ہو

ترےؐ در پر بھری جاتی ہے جب جھولی غریبوں کی
ترےؐ در کے سوا کوئی ہمارا آستاں کیوں ہو

غلام ان کاؐ جب انؐ کے دامنِ رحمت میں رہتا ہے
تو پھر طاہرؔ! اسے خوفِ بلائے آسماں کیوں ہو

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مسدس محذوف

(جور سے باز آئے، پر باز آئیں کیا؟)

اپنے عصیاں کا انھیںؐ بتلائیں کیا
رو سیاہی اپنی ہم دکھلائیں کیا
چھوڑنا طیبہ ہے دنیا چھوڑنا
''آستانِ یار سے اٹھ جائیں کیا!''
میں کہ بیمارِ فراقِ یارؐ ہوں
چارہ گر درماں مرا فرمائیں کیا
ہے جنھیں انؐ کی شفاعت کا یقیں
روزِ محشر سے بھلا گھبرائیں کیا
ناصبوری ہجرِ طیبہ میں بڑھی
اس دلِ بے صبر کو سمجھائیں کیا
ہو حضوری کی کوئی یارب سبیل!
یوں تڑپتے ہجر میں مر جائیں کیا
جان و روح و دل مدینے کے ہوئے
لوٹ کر طاہر یہاں سے جائیں کیا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(نہیں کہ مجھ کو قیامت کا اعتقاد نہیں)

ہے کون جس پہ نبیؐ کا کرم زیاد نہیں
برائے لطفِ نبیؐ احتیاجِ ناد نہیں

ولائے سیّدِؐ کونین شرطِ ایماں ہے
بغیرِ حبِّ نبیؐ حسنِ اعتقاد نہیں

عدو بھی آئے اگر دل میں کچھ طلب لے کر
نبیؐ کے در سے پلٹتا وہ نامراد نہیں

دلوں میں حق نے ازل ہی سے اس کی خُو رکھ دی
یہ نعت عہدِ رواں کا تو اجتہاد نہیں

مجھے نہ روزِ قیامت سے تو ڈرا واعظ!
تجھے نبیؐ کی شفاعت کا مژدہ یاد نہیں؟

رسولِؐ پاک کی آمد پہ پوچھا رحمت نے
ہے کون ایسا جہاں میں جو آج شاد نہیں

مرے حضورؐ نے رکھی بِنا اخوّت کی
رہا پھر اہلِ مواخات میں فساد نہیں

نبیؐ پہ کر کے فدا مایۂ حیات اپنا
غلامِ شاہِؐ شہاں خائفِ کساد نہیں

فضائے شہرِ نبیؐ پھر بھی ہے خنک طاہرؔ
یہاں اگر چہ ہمہ وقت ابر و باد نہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(ایرا ہی دے کے ہم نے بچایا ہے کشت کو)

ذوقِ ثنا ملا ہے جو میری سرشت کو
ہے انتظار میرا سب اہلِ بہشت کو
ہو رو برو حضورؐ کے جس بزم میں ثنا
وہ بزم بھی عطا ہو مری سرنوشت کو
ترغیبِ حبِّ سرورِؐ کونین کے طفیل
اہلِ بہشت کہتے ہیں ہم اہلِ چشت کو
کیا لوگ تھے حرم کی عمارت اٹھائی جب
پڑھ کر درود رکھتے تھے ہر ایک خشت کو
ہے اس میں شاہِؐ دیں کی زیارت کا اہتمام
ہم جان و دل سے چاہیں نہ کیونکر بہشت کو
طاہر برس کے ابرِ عطائے حضورؐ نے
شاداب کر دیا مری قسمت کی کشت کو

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف مسکّن

(پھر اس انداز سے بہار آئی)

شہرِ طیبہ سے جو ہوا آئی
دل کے گلشن میں تازگی لائی

جھوم اٹّھے چمن میں سرو و سمن
انؐ کی رحمت سے کیا بہار آئی

نخلِ امّید بھی ہوا سر سبز
شکر شاخِ شجر بجا لائی

خشک سالی مٹی زمانے کی
خوش ادائی ہوا میں در آئی

لی بہ اظہارِ کیف و سرمستی
شاخ ہائے چمن نے انگڑائی

میری جھولی میں پھول گرنے لگے
ہے کرم بار موجِ زیبائی

روضۂ مصطفیٰؐ کے صدقے سے
ہے سکینت دلوں میں در آئی

فصلِ گل آئی نخلِ مدحت پر
سبز گنبد سے لے کے رعنائی

کھول دیتی ہے در عطاؤں کے
رب کے محبوبؐ سے شناسائی

اس پہ شاہد ہے دہر کی تاریخ
سب جہاں آپؐ کا ہے شیدائی

اتباعِ رسولؐ میں طاہرؔ
پیشِ حق میں نے کی جبیں سائی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(روندی ہوئی ہے کوکبۂ شہریار کی)

کشتی مری بھی شاہِؐ رسولاں نے پار کی
جس دم غموں نے آنکھ مری اشک بار کی

کرتی ہے دور گردشِ دوراں کی تلخیاں
برکت زیارتِ درِ رحمت شعار کی

خوشبوئے خاکِ نقشِ کفِ پائے یار نے
پت جھڑ کی رت بھی میری مثالِ بہار کی

امّت میں مصطفیٰؐ کی ہے پیدا کیا مجھے
کتنی بڑی عطا ہے یہ پروردگار کی

بادِ صبا جو شہرِ مدینہ سے ہے چلی
مخبر ہے آمدِ شہِؐ عالی وقار کی

تشریف لا رہے ہیں ترے گھر میں بھی حضورؐ
طاہرؔ ہوئی ہے ختم گھڑی انتظار کی

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
بحر: رمل مثمن سالم مخبون محذوف
(آپ نے ' مسنی الضر' کہا ہے تو سہی)

دنیا فانی ہے یہاں سب کو فنا ہے تو سہی
پھر بھی عشّاقِ شہِؐ دیں کو بقا ہے تو سہی

تیرہ و تار اگرچہ ہیں عدم کے رستے
انؐ سے چشمِ کرَمِ بیش بہا ہے تو سہی

دوست گر کوئی نہیں ، شاہؐ کی ہے چارہ گری
مبتلائے غمِ دوراں کی دوا ہے تو سہی

بے ہنر ہو کے بھی پاؤں گا ثناؤں کی جزا
''نہ ملے داد ، مگر روزِ جزا ہے تو سہی''

ہُوں خطا کار پہ مداحِ نبیؐ ہوں طاہؔر
''ذہن میں ، خوبیِ تسلیم و رضا ہے تو سہی''

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(کہ مردوں کو نہ بدلتے ہوئے کفن دیکھا)

ہے مہر و ماہ و کواکب میں موجزن دیکھا
نبیؐ کے نور کا جلوہ کرن کرن دیکھا

کرم نے انؐ کے نوازا ہے بے حساب ہمیں
نہ چال دیکھی ہماری ، نہ ہے چلن دیکھا

ردائے رحمتِ آقاؐ نے اس کو ڈھانپ لیا
کسی کے جسم پہ جس دم نہ پیرہن دیکھا

نبیؐ کے پاک وسیلے سے جب دعا مانگی
گھٹا کو تیرے تعاقب میں اے گھٹن! دیکھا

بہارِ گنبدِ خضریٰ کی خیر ہو طاہرؔ
گلوں میں اس کو ہویدا چمن چمن دیکھا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(روزن کی طرح دید کا آزار رہ گیا)

صدّیقؓ ہو کے سایۂ سرکارؐ رہ گیا
عالم کو یاد انؓ کا ہے کردار رہ گیا

سب تذکرے جہاں کے فراموش ہو گئے
باقی لبوں پہ آپؐ کا تذکار رہ گیا

جب کوئی روز حشر نہ مشکل کشا رہا
میرا نبیؐ ہر اک کا مددگار رہ گیا

بیعت نہ کی یزید کی مولا حسینؓ نے
دنیا کو یاد انؓ کا ہے انکار رہ گیا

طاہرؔ ملی حضورؐ کے عاشق کو آبرو
خوش بخت دو جہاں میں ہے حب دار رہ گیا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(بہت سہی غمِ گیتی، شراب کم کیا ہے؟)

زِ خوفِ حشر رلاتی ہو، چشمِ نم کیا ہے!
''غلامِ ساقیِٔ کوثر ہوں ، مجھ کو غم کیا ہے''

نبیؐ کے عشق میں جس نے مٹا دیا خود کو
پھر اس کے سامنے دنیائے بیش و کم کیا ہے

ہو گنگ لہجہ کہ لکنت ، سنوار دے سب کچھ
ثنا ہو آپؐ کی لب پر تو زیر و بم کیا ہے

خدا نے قبلہ بدلتے ہوئے کہا ہو گا
تمھارےؐ دل کی رضا جانتے ہیں ہم ، کیا ہے

جبیں پہ خاکِ مدینہ کے ذرّے ہیں روشن
ہمارے سامنے اب زینتِ ارم کیا ہے

زمیں کو آپؐ کے قدموں نے عزّتیں بخشیں
فنا نصیب کا ورنہ یہاں بھرم کیا ہے

مرے حضورؐ نہ ہوتے تو رحمتیں ہوتیں؟
سوائے ان کے کوئی قاسمِ نِعَم ، کیا ہے؟

ہر ایک گام ارم ہے مدینے میں طاہرؔ
تحیّرات میں گم ہوں قدم قدم کیا ہے!

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(حالت ترے عاشق کی یہ اب آن بنی ہے)

ہستی وہ جو قرآن کی برہان بنی ہے
وہ صاحبِ قرآن رسولِؐ مدنی ہے

خوشبو کا ہے مصدر مرے آقاؐ کا پسینہ
دریوزہ گرِ شاہؐ بہارِ چمنی ہے

ہے گرچہ سوا نیزے پہ سورج سرِ محشر
آقاؐ کی شفاعت کی ردا سر پہ تنی ہے

ہے کاہکشاں نقشِ کفِ پا سے منوّر
تنویر ترے نور کی تاروں میں چھنی ہے

الفاظ میں ہے میرے مٹھاس انؐ کی عطا سے
مرہونِ کرم ان کی ، یہ شیریں سخنی ہے

غیروں پہ بھی الطاف کے گوہر ہیں لٹاتے
سرکارِؐ مدینہ سا کہاں اور غنی ہے

آقاؐ دلِ بسمل کی تشفی ہو تو کیسے
طیبہ سے پلٹنے کی گھڑی! جان گنی ہے

توصیف رقم کی ہے شہنشاہِؐ زمن کی
طاہرؔ تُو بجا طور مقدر کا دھنی ہے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(گھر سے نکالنا ہے اگر، ہاں، نکالیے)

دل سے تمام حسرتِ دوراں نکالیے
در پر نبیؐ کے جتنے ہیں ارماں نکالیے

یا وہؐ قرارِ جان بسیں میری جان میں
یا پھر مرے بدن سے مری جاں نکالیے

مدحت سرائے آقاؐ ہے قرآں کا حرف حرف
مدح بہ ہم نوائیِ قرآں نکالیے

خونِ جگر سے دیجیے ہر لفظ کو نکھار
خامے سے حسنِ نعت کا ساماں نکالیے

ہوں نیستی سے ہست کی دنیا سے آشنا
اور مست وار نعرۂ مستاں نکالیے

سوہانِ روح دوریِ طیبہ ہے یا رسولؐ
قسمت سے حزنِ فرقت و ہجراں نکالیے

بہرِ وفورِ حسنِ گلستانِ آرزو
بارانِ اشک بر سرِ مژگاں نکالیے

طاہرؔ بیادِ عظمتِ یارانِ مصطفیٰؐ
راہِ ثنائے وصفِ محبّاں نکالیے

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فعولن فعولن فعولن فعولن
بحر: متقارب مثمن سالم
(جو معشوق زلفِ دوتا باندھتے ہیں)

مضامینِ حمد و ثنا باندھتے ہیں
ہم اپنی فنا میں بقا باندھتے ہیں

جو ہیں کشتۂ عشقِ شہرِ پیمبرؐ
وہ صرصر کو بادِ صبا باندھتے ہیں

مصائب میں فیضانِ مشکل کشا سے
رہائی کو انؐ کی عطا باندھتے ہیں

رلاتی ہے جب دوریِ شہرِ طیبہ
حضوری کو دستِ دعا باندھتے ہیں

بہیں اشک جو یادِ شہرِ نبیؐ میں
ان اشکوں کو راحت فزا باندھتے ہیں

جو ہر دم ہے وقفِ ثنائے محمدؐ
قلم کو ہم اپنا عصا باندھتے ہیں

غنی کر دیا حبِ احمدؐ نے ہم کو
محبت کو حسنِ غنا باندھتے ہیں

حضوری کی گھڑیاں غنیمت ہیں طاہرؔ
حسیں ساعتوں کی گرہ باندھتے ہیں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فَعِلات

بحر: رمل مسدس مخبون محذوف

(کیونکر اس بت سے رکھوں جان عزیز)

گرچہ دنیا کو ہے بس جان عزیز
مجھ کو ہے دولتِ ایمان عزیز

دے مضامینِ ثنا مجھ کو نئے
اس سبب سے بھی ہے قرآن عزیز

جس کو جاں سے ہے عزیز آپؐ کی ذات
رکھتا ہے اس کو ہی رحمان عزیز

میرے والد کی نصیحت ہے یہ
رکھنا آقاؐ کو مری جان! عزیز

کیوں وہ مائل ہو غزل کی جانب
جس کو ہے نعت کا عنوان عزیز

حمدِ حق ، مدحِ رسولِؐ اکرم
ہے سدا مجھ کو یہ سامان عزیز

خلد آقاؐ کے سبب سے محبوب
رکھتے ہیں حور نہ غلمان عزیز

اس کو ہی فردِ عمل جانتے ہیں
ہے ہمیں نعت کا دیوان عزیز

ہو وہ فارس کہ حبش سے طاہرؔ
ہر غلامِ شہِؐ ذیشان عزیز

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون مشعث محذوف
(لطفِ نظّارۂ، دمِ بسمل، آئے)

انؐ کا وصّاف کہیں جب سرِ محفل آئے
کون اس عاشقِ صادق کے مقابل آئے
جب بھی گرداب ڈبونے کو مجھے ہو تیار
انؐ کی رحمت مجھے لے کر لب ساحل آئے
کاسہ لبریز ہوا لطف و کرم سے ان کا
در پہ سرکارؐ دو عالم کے جو سائل آئے
''موت بس ان کی ہے، جو مر کے وہیں دفن ہوئے
زیست ان کی ہے، جو اس کوچے سے گھائل آئے''(۱)
کیوں لحد میں ہو نکیرین کا کچھ خوف ہمیں
حبِ آقاؐ سے ہیں معمور لیے دل آئے
دیدہ و دل بنے گلزار، کرم سے انؐ کے
سامنے روضۂ اقدس کی جو منزل آئے
ظلمتیں ساری مٹانے کو جہاں کی طاہرؔ
بن کے خیرالبشرؐ انوار کے حامل آئے

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔ غالب کی غزل کا یہ شعر نعت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر: رمل مثمن مخبون مشعث محذوف

(میں ہوں مشتاقِ جفا، مجھ پہ جفا اور سہی)

مل رہی ہے جو مجھے انؐ کی عطا اور سہی
انؐ کے صدقے میں مجھے رب کا دیا اور سہی

ہے عجب کیف بہ دامانِ ریاض الجنّہ
''خلد بھی باغ ہے، خیر، آب و ہوا اور سہی''

ہونے والی ہے ابھی بارشِ الطافِ حضورؐ
کرب کی دھوپ کی تھوڑی سی جفا اور سہی

اب مرے خوابوں میں آتے ہیں مگر بعد از مرگ
ایک تقریب مجھے بہرِ لِقا اور سہی

مائلِ کوچۂ طیبہ ہے مرا دل طاہرؔ
''کعبہ اک اور سہی قبلہ نما اور سہی''

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
بحر: رمل مثمن مشکول مسکّن
(مسجد کے زیرِ سایہ اک گھر بنا لیا ہے)

نقشِ قدم نبیؐ کا سر پر سجا لیا ہے
شہرِ نبیؐ کو دل کا قبلہ بنا لیا ہے

وحیِ خدا کی صورت ہر اک ادا ہے انؐ کی
قرآن سے خدا نے کارِ ثنا لیا ہے

والشّمس و والضحیٰ کی تفسیر انؐ کا چہرہ
آنکھوں میں ہے سجایا دل میں بسا لیا ہے

یادِ نبیؐ نے یادِ دنیا سے ہے نکالا
ہر غم سے انؐ کے غم نے مجھ کو بچا لیا ہے

طاہرؔ قضا کی ساعت مجھ پر ہوئی ہے آساں
نامِ نبیؐ جو اپنے لب پر سجا لیا

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(شبِ وصال میں، مونس گیا ہے، بن، تکیہ)

بنا ہے سنگِ درِ سیّدؐ زمن تکیہ
''ہوا ہے موجبِ آرامِ جان و تن تکیہ''

ہر ایک گل نے ہے پائی حضورؐ سے خوشبو
لگائے اس لیے بلبل چمن چمن تکیہ

بہ نورِ مدحتِ سرکارؐ دل کرو روشن
''رکھو نہ شمع پر اے اہلِ انجمن تکیہ''

ہے یارِ غارِ نبیؐ! بخت کا سکندر تو
کہ تیرا زانو گیا مصطفیٰؐ کا بن تکیہ

وفا کی راہ میں ہوتا کبھی نہ وہ ناکام
نبیؐ کے عشق پہ کرتا جو کوہکن تکیہ

نبیؐ کا تکیہ بنی جب علیؓ کی گود ، تو شمس
پلٹ کے آیا کہ جائے کہیں وہ بن تکیہ

ہر ایک زائرِ طیبہ کے واسطے طاہر!
بنا ہے مہرِ منوّر کرن کرن تکیہ

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(ممکن نہیں کہ بھول کے بھی آرمیدہ ہوں)

پیشِ درِ حضورؐ جو میں سر خمیدہ ہوں
دنیا میں ہی مناظرِ فردوس دیدہ ہوں
الجھا ہوا ہوں گردشِ دوراں میں اے کریمؐ!
کیجے کرم کہ حاملِ قلبِ تپیدہ ہوں
خیرات مجھ کو خوب ملے گی حضورؐ سے
میں گرچہ ایک سائلِ دامن دریدہ ہوں
میں امّتِ حضورؐ میں پیدا کیا گیا
زمرے میں امتوں کے مَیں یوں برگزیدہ ہوں
نعلینِ مصطفیٰؐ ہی مرے سر کا تاج ہیں
چشمِ کرم سے انؐ کی میں تسکیں رسیدہ ہوں
ہر دم نبیؐ کے در پہ ہے بستر بچھا ہوا
طاہر بہ لطفِ شاہؐ بہت آرمیدہ ہوں

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
بحر: رمل مثمن سالم مخبون محذوف
(حیدرآباد دکن، رشکِ گلستانِ ارم)

شہرِ پُر نور ہے وہ اہلِ ارادت کا حرم
''کہ جہاں ہشت بہشت آ کے ہوئے ہیں باہم''

گوشہ گوشہ ہے مدینے کا سکینت افزا
اس کا ہر ذرّہ ہے صد رشکِ گلستانِ ارم

عارضِ ارضِ زمیں پر ہے مدینے کا جمال
''دل کش و تازہ و شاداب و وسیع و خرّم''

استغاثہ بھی دعا بھی ہے ثنائے آقاؐ
جس کو کرتے ہیں بہ اخلاص و بہ اغراق رقم

یا نبیؐ آپ کے الطاف ہیں ہر دم مونس
دونوں عالم میں رہے رو بہ عطا دستِ کرم

ابرِ فیضانِ شہنشاہِ دو عالم پہ نثار
''دُرِّ شہوار ہیں، جو گرتے ہیں قطرے پیہم''

آپؐ کی یاد میں پلکوں پہ ہیں آنسو جیسے
صبح دم برگِ گل و لالہ پہ چمکے شبنم

انؐ کی نعتوں کے وسیلے سے ملے گا طاہرؔ
مجھ کو گنجینۂ دیدارِ شہنشاہِؐ امم

❖.....❖.....❖.....❖

نعت

فعولن فعولن فعولن فَعَل

بحر: متقارب مثمن محذوف

(دمِ واپسیں بر سرِ راہ ہے)

مددگار اب آپؐ کی چاہ ہے
''دمِ واپسیں بر سرِ راہ ہے''
رہیں در پہ آقاؐ مدام آپ کے
یہی عرضِ خدامِ درگاہ ہے
مرے لب پہ نعتیں ہیں سرکارؐ کی
زباں پہ ثنا انؐ کی ہر گاہ ہے
جو دل سے نکلتی ہے ان کے لیے
رسائی کی حامل وہی آہ ہے
نبیؐ کی محبت ہے ایماں مرا
مری وجہِ نازش یہی چاہ ہے
ہو راہِ عدم میں مجھے خوف کیوں
شفاعت نبیؐ کی جو ہمراہ ہے
ہے نظروں میں طاہر مواجہ مری
جو اہلِ نظر کی ادب گاہ ہے

❖.....❖.....❖.....❖

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غلوِ مدحت

از

پروفیسر محمد طاہر صدیقی

غالبؔ کے قصائد و رباعیات کی
زمینوں میں لکھا گیا اردو نعتیہ کلام

قائم شدہ 1981ء
Matbuat
ماہنامہ

شاہکارِ ادب

طاہرؔ ہے شاہکارِ ادب تیرا سب کلام
تیرے سخن سخن میں ہے مدحِ شہِ انام
حسنِ ادائے مدحتِ سرکارؐ میں ترے
روح و دل و نظر کی ہے تسکیں کا انتظام
لاریب فیضِ خدمتِ نعتِ رسولؐ سے
نکتہ ورانِ عصر میں روشن ہے تیرا نام
ہمراہ لے کے نعت کے گلہائے رنگا رنگ
سوئے حرم رواں ہے ترا اشہبِ کلام
غالبؔ کی ہر زمینِ سخن کر کے منتخب
تو نے کیا ہے خوب ثناؤں کا اہتمام
''مغلوبِ مدحتِ'' شہِؐ والا ترا قلم
جھکتا ہے شکریے کو بہ قرطاس صبح و شام
''تغلیبِ مدحتِ'' درِ رحمت نواز کا
رکھتی ہے تیری سوچ بہ ہر لمحہ التزام
''غلّابِ مدحتِ'' رخِ احمدؐ ہے خود خدا
ہے اس لیے ثنائے شہِؐ دیں کو دوام
ہے کلّیاتِ نعت میں بابِ سرور و کیف
لطفِ خدا سے ''غالبِ مدحت'' ہے جس کا نام
بہرِ ''غلوبِ مدحتِ'' محبوبِؐ کبریا
تیرے خیال و فکر ہیں محوِ ثنا مدام
ہے فائز المرام تو دنیا میں نعت سے
عقبیٰ میں بھی اسی سے رہے گا تو شاد کام
ہر دم ترا تحرِ مقدورِ حمد و نعت
ارشدؔ اسی دعا پہ سخن کا ہے اختتام

(**حکیم ارشد محمود ارشدؔ**)

حمد

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(کرتا ہے چرخ، روز، بہ صد گونہ احترام)

وردِ زباں ہے مسجد و مندر میں تیرا نام
معبود بس ہے تو ہی، کہیں تجھ کو رب کہ رام

ہستی مرے خدا ہے تری واجب الوجود
ہے نظمِ کائنات ترے زیرِ اہتمام

سوئے فنا رواں ہے ہمہ کاروانِ ہست
باقی ہے ذوالجلال! فقط ایک تیرا نام

ساغر تری عطاؤں کا اے ربِ کائنات!
رہنے نہ دے جہاں میں کسی کو بھی تشنہ کام

تسبیح خوان نوری و ناری ہیں سب ترے
ذاکر ہیں تیرے وحش و طیور و بشر تمام

رحمت تری گدا کو کرے سلطنت عطا
تیرا غضب شہوں کے مٹا دے نشان و نام

کی ابتدائے کارِ ثنا تیرے نام سے
تیری عطا نے مجھ کو کیا فائز المرام

مجموعہ ہائے نعت ہوں مولا مرے قبول
اور منفرد ہو ان کی اشاعت کا انتظام

امّت میں جس کی تو نے ہے شامل کیا ہمیں
پہنچے ہمارا اس شہِؐ کونین کو سلام

تو ربِّ عالمیں ہے وہؐ رحمت بہ عالمیں
وہؐ سرورِ انام ہیں تو خالقِ انام

یا رب! بجاہِ مدحِ شفیعِؐ امم مجھے
دینا بروزِ حشر مئے مغفرت کا جام

طاہؔر کے ذوقِ نعت کو کرنا عطا فروغ
تیرے کرم کا دہر میں ہے اطلاق عام

❖.....❖.....❖.....❖

قصیدہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات
بحر: رمل مثمن سالم مخبون محذوف
(سازِ یک ذرّہ نہیں فیضِ چمن سے بے کار)

پارۂ ابر، گلِ خندہ، کلی، لالہ زار
حبِّ سرکارؐ دو عالم کے ہیں سب نقش و نگار
دلِ بینا ہو تو ہر پارۂ فن ہے شہکار
ورنہ خوابیدہ نگاہوں کو سحر بھی شبِ تار
گفتگو کا ہے ہنر آپؐ کے اسوہ نے دیا
گنگ لہجے کو ہے دی موجِ خرامِ اظہار
بانگِ صد رنگ اسے شہرِ مدینہ سے ملی
طُوطیِ گنبدِ خضریٰ ہوا ممنونِ بہار
پیکرِ خاک کو تجھ سے ہے ملا رنگِ نمود
تیری نسبت سے ہے قائم بنی آدم کا وقار
ذکرِ سرکارِؐ دو عالم کی ہے تزئین سے کام
میرے اعمال کی زینت بنے انؐ کے اذکار
ہوگئی مدحتِ عالی میں رواں موجِ خیال
جس طرح صحنِ گُلستاں میں چلے بادِ بہار
صحنِ گلشن میں چھڑا زمزمۂ نعتِ نبیؐ
گل بہ گل آئے نظر عرضِ ہنر کے اسرار

تیز رَو کیوں نہ ہو رہوارِ تخیّل میرا
ہاتھ آئی ہے پئے نعت زمینِ ہموار
نعت تحریکِ محبت کو ہے مہمیز آمیز
نعت ہے حسنِ تکلّم بہ شکوہِ گفتار
خوشبوئے نافۂ تاتار ہے مصرع مصرع
نعت آہنگ ، عقیدت سے ہے ہر نعت نگار
نعت قسّامِ ازل اور ملائک بھی پڑھیں
خلد سے صلِّ وسلّم کی ہمکتی ہے پکار
نعت افکار و خیالات کی اک حبلِ متین
یادِ طیبہ سے رہے دل کو ہمیشہ سر و کار
صورتِ سورۂ رحمٰن لکھوں نعتِ نبیؐ
ہو مجھے بخت کشا مصرع تر کی تکرار
مجھ کو ہے راہ نما میرا شعورِ قرآن
وجہِ تسکیں ہے مجھے سرورِؐ کونین کا پیار
جاں نثارانِ نبیؐ کی نہ کروں کیوں تعریف
جن کی یادوں سے ہے میرے دلِ مضطر کو قرار
رہنمائی مری سرکارؐ نے ایسی کر دی
اب مری زیست کی ہر اک ہے گھڑی گوہر بار

ہجرتِ شہرِ مدینہ ہو کہ کربل کا سفر
آپؐ آتے ہیں نظر یا مجھے آلِ اطہار
بازوئے حیدرؓ کرّار کے جوہر مت پوچھ
پوچھ مرحب سے چلی جس پہ علیؓ کی تلوار
شکر صد شکر کہ امّت سے جڑا ہے اب بھی
رشتۂ فیض و عطا صورتِ خُلق و اطوار
آپؐ کی آل کی ہو ایسی مودّت دل میں
سر ہو سجدے میں، مری جان ہو جب ان پہ نثار
ہے غلامی عجب اعزاز غلاموں کے لیے
یہ غلامی کا قلادہ ہے کہ تسبیح کا ہار
آپؐ نے فردِ عمل میں جو شفاعت لکھ دی
جھڑ گیا نامۂ عاصی سے سبھی گرد و غبار
آپؐ کی رحمتِ عالی کا سہارا ہے ہمیں
ورنہ اخلاق کہ بس ، کیا ہے ہمارا کردار
اُنؐ کے اوصافِ جمیلہ میں ہیں انوارِ خدا
آ گیا گلشنِ توحید پہ کیا طرفہ نکھار
خار زاروں کو ملی نغمگیِ بادِ صبا
ریگ زاروں کو ملی مخملیں سبزے کی بہار

چھو گئی عرش کو جب لحنِ بلالیؓ میں اذاں
آسماں بوس ہوئے مسجدِ آقاؐ کے منار
راستہ ایسا دیا ہادیِ کاملؐ نے ہمیں
زندگانی کے ہوئے راستے سارے ہموار
آبِ کوثر سے بجھائیں گے وہؐ پیاس امّت کی
نعمتوں کا مرے آقاؐ کی نہیں کوئی شمار
وحشیوں سا نہ رہا اب کہ چلن انساں کا
آپؐ کے اسوۂ کامل نے دیا ایسا شعار
نورِ تعلیم سے روشن ہوئے اذہان و قلوب
یوں جہالت سے ہوئی طبع بشر کی بیزار
گلشنِ زیست کی زینت ہے انھیؐ کی سیرت
اور اخلاص و محبت ہے اسی کی مہکار
بزمِ عالم میں بہاروں کی لطافت پھیلی
ریگ زارانؐ کے کرم سے ہوئے سب، لالہ زار
تیرےؐ مرہونِ عنایات ہیں افلاک و زمیں
مجھ سے مفلس کو بھی دیں اذنِ حضوری اک بار
ہر بُنِ مُو سے ادا حقِ تشکّر میں کروں
میں ترے لطف و کرم سے رہوں ہر دم سرشار

شہرِ طیبہ کی طرف اُڑتا چلا جاتا ہوں
صورتِ ماہ و کواکب مرے رستے ضو بار
آپؐ کے در کی حضوری سے ملا دل کو سکوں
آپؐ کے شہر سے دوری میں تھا جینا دشوار
خلد قرباں بہ دلآویزیِ ارضِ طیبہ
ذرّہ ہائے بَلَدِ شہؐ پہ جواہر بھی نثار
خاکِ طیبہ کے تو ذرّے بھی زر و گوہر ہیں
ضو فشانی پہ ہیں جن کی مہ و انجم بھی نثار
زائروں کو لیے جاتے ہیں نبیؐ کے در تک
راستے شہرِ مدینہ کے سبھی کے دلدار
شرمِ عصیاں سے مواجہ کے قریں آ نہ سکا
دور ادب گاہ سے بیٹھا رہا مانندِ غبار
گیلی آنکھوں سے رکھی گنبدِ خضرا پہ نظر
انؐ کی یادوں سے بہلتا رہا انؐ کا بیمار
یادِ سرکارؐ میں گم ہو گئے زائر سارے
کیا عجب کیف کے عالم سے ہوئے وہ دو چار
دیکھ کر روضے کے انوار ملا کیف و سرور
دل کے آنگن پہ اترنے لگی کرنوں کی پھوار

میرا پیمانۂ دل کیفِ حضوری سے بھرا
ہر طرف شہر مدینہ میں تھی رحمت کی بہار
اتنا احسان و کرم ، اتنی نوازش ، آہا!
بابِ جبریلؑ پہ موجود ہے مجھ سا کج کار
نقشِ پائے شہِ ؐ کونین ہوئے بختِ جبیں
جب میں سرکارؐ کی مسجد میں ہوا سجدہ گزار
پاس محرابِ نبیؐ کے میں کھڑا ہوں اس دم
اس سعادت کا ، مقدّر کا ، نہیں کوئی شمار
دنیا والے بھی ہوئے میرے، یہ دنیا بھی ہوئی
یعنی ہر طرح ہوئی آپؐ کی رحمت بسیار
مجھ خطا کار کو بخشیں گے زیارت اپنی
میری تقدیر بھی بدلیں گے رسولِؐ مختار
انؐ کا اعجاز کہوں ، خاص نوازش سمجھوں
جن کے دم سے ہے مرے گلشنِ ویراں میں بہار
حبِّ سرکارؐ سے تربت میں چراغاں ہو گا
روشنی اور کوئی مجھ کو نہ ہو گی درکار
پسِ مردن بھی قریں انؐ کے رہوں میں طاہرؔ
پئے تدفین میسّر ہو مدینے کے جوار

❖.....❖.....❖.....❖

قصیدہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مثمن سالم مخبون محذوف

(دہر، جز جلوۂ یکتائی معشوق نہیں)

''دہر، جز جلوۂ یکتائی معشوق نہیں''
فخرِ افلاک وہی اور وہی نازِ زمیں
میری سرکارؐ کے رتبے کو خدا جانتا ہے
انؐ کے نظارے میں وہ آپ ہے جیسے خود بیں
آپؐ کی مدح سرائی پہ جو مامور ہوا
ہے وہی قابلِ صد عزّ و وقار و تمکیں
ہے یہ پیرایۂ تشبیہ ثنائے مرسلؐ
خاتمِ عرضِ ہنر کے لیے رخشندہ نگیں
نعت کہنے سے تفکّر کو جلا ملتی ہے
نعت شاعر کی تمناؤں کا ہے خوابِ حسیں
نعت افکار و خیالات کی میزانِ عمل
نعت ہے امّتِ مسلم کے لیے حبلِ متیں
نعت اک سعیِ عمل اذنِ حضوری کے لیے
نعت ہے کاشفِ اسرار و متاعِ تمکیں

نعت اوصافِ حمیدہ کی تر و تازہ بہار
نعت تابندہ حقائق کی صداقت کی امیں
نعت توفیقِ خداوندِ جہاں کی مظہر
نعت ہے نقشِ سعادت بہ سرِ لوحِ جبیں
نعت اوہام کی ظلمت کو مٹا دیتی ہے
ردِ تشکیک ہے اس سے تو ہے احیائے یقیں
نعت زندہ ہے تو ہے گلشنِ ہستی آباد
نعت قائم ہے تو قائم ہے بہارِ رنگیں
نعت نیرنگِ تخیّل کا جمالِ صد رنگ
نعت خُم خانۂ توحید کا جامِ شیریں
نعت احرام ہے پاکیزہ ارادوں کے لیے
نعت ''الحمد'' ہے ماقبلِ صدائے آمیں(۱)
نعت کہنے کا فقط حق ہے اسی شاعر کو
داد دیں جس کے مضامین کو جبریلِ امیں
نعت کہنے کو ضروری ہے شعورِ قرآں
نعت کے واسطے قرطاس ہو جنّت کی زمیں
کون کر سکتا ہے مداحِ ممدوحِ خدا
جس کے اوصاف کی تصویر ہے قرآنِ مبیں

۱۔ ''الحمد بہ معنیٰ سورۂ فاتحہ

''تیری مدحت کے لیے ہیں دل و جاں، کام و زباں
تیری تسلیم کو ہیں لوح و قلم، دست و جبیں''(۱)

نعت قسّامِ ازل کی ہے عنایت طاہرؔ
نعت رضواں کی اجازت بہ درِ خلدِ بریں

میرے ہاتھوں کی لکیروں میں ہیں مدحت کے خطوط
میرے خامے کو تریؐ نعت ہے وجہِ تزئیں

گر دکھاوے کی غرض نعت میں ہے تو اسے جان
''یک قلم خارج از آدابِ وقار و تمکیں''

حبِ سرکارؐ میں کی ہے یہ جسارت ورنہ
آپؐ کی شان کے قابل مرے اشعار نہیں

اصلِ ایمان و عقیدت ہے محبت انؐ کی
دونوں عالم میں اسی سے ہے قرار و تسکیں

رشک آتا ہے مجھے ان کے مقدّر پہ سدا
ہے ترےؐ در کی زیارت جنھیں وجہِ تسکیں

خواہشِ دید ہے۔۔ پر تیرے تصوّر کے لیے
''فکر کو حوصلۂ فرصتِ ادراک نہیں''

چاند سورج ترےؐ آداب پہ مامور ہوئے
دم بدم چرخِ کہن در پہ ترےؐ خم بہ جبیں

۱۔ غالبؔ کا یہ شعر نعتیہ قصیدے کے معیار کے مطابق ہے۔

گلشنِ زیست میں در آئی ہے کیف و مستی
دہر میں انؐ کے تصدّق ہیں بہاریں مہکیں
جاں فزا نور سے ہر سمت اجالا دیکھا
میری آنکھیں جو عقیدت سے رہِ شہؐ میں بچھیں
مزرعِ جاں کو چمن زار بنایا اس نے
نقشِ نعلینِ نبیؐ سے ہے سجی دل کی زمیں
دیدہ و دل کو میسّر ہوئے نوری جلوے
شہرِ پر نور کی مٹی سے یہ پلکیں جو لگیں
آپؐ کے در پہ ہیں عشّاق کے پھیلے دامن
لطفِ سرکارؐ دو عالم سے ہیں امّیدیں لگیں
''تیرے در کے لیے اسباب نثار آمادہ
خاکیوں کو جو خدا نے دیے جان و دل و دیں''(۱)
آپؐ کے در نے مٹا دی ہے مری در بدری
تلخیاں میرے مقدّر سے سبھی دور ہوئیں
ہوں مواجہ پہ جمائے ہوئے نظریں جیسے
پار جالی کے کہیں روح بھی ہو میری مکیں
جب مواجہ پہ توجہ مجھے سرکارؐ نے دی
پھر کسی اور کی جانب مری نظریں نہ اٹھیں

۱۔ غالبؔ کا یہ شعر نعتیہ قصیدے کے معیار کے مطابق ہے۔

میرے خوابوں کو ہے امّید کرم کی واثق
خواہشیں انؐ کی زیارت کی نگاہوں میں بسیں
تا دمِ زیست رہوں شہر میں تیرے آقاؐ
کیف پائیں مری ہستی کے شب و روز وہیں
ایک ہستی جو اٹھی دشتِ عرب سے تنہا
اس نے ہر دور کے انسان کی قدریں بدلیں
جب ظہورِ شہِؐ کونین زمانے میں ہوا
ظلمتیں سب شبِ دیجور کی کافور ہوئیں
انؐ کے الطاف نے بخشی ہے گلوں کو نزہت
شاہِؐ خوباں کے پسینے سے ہیں کلیاں مہکیں
خلد و فردوس کے اثمار ہیں حاضر ہر وقت
نخلِ ممنوع کوئی شہرِ مدینہ میں نہیں
ریگزاروں میں ہیں گلزار کھلے انؐ کے سبب
سنگ ریزوں سے بھی اشجار کی شاخیں نکلیں
جس جگہ نقشِ قدم سرورِؐ کونین کا ہو
''وہ کفِ خاک ہے ناموسِ دو عالم کی امیں''
آپؐ کی راہ میں راحت ہے دلِ بسمل کی
آپؐ کا نقشِ کفِ پا ہے سکینت آگیں

آپؐ نے دین کی تکمیل ہے کی میرے حضورؐ
آپؐ ہیں محسنِ انسانیت و دینِ متیں
انؐ کی تصدیقِ رسالت کو ہے کافی یہ دلیل
بیعتیں دستِ محمدؐ پہ ہیں کفّار نے کیں
جتنی غایات بھی ہیں خِلقِ جہاں میں مستور
ہیں سبھی غایتِ سرکارِؐ دو عالم کی رہیں
سب جہانوں کی ہے رحمت تری ہستی شاہاؐ
کوئی عالم بھی ترے لطف سے محروم نہیں
آپؐ کو حق نے کیا دونوں جہاں میں مختار
آپؐ کے زیرِ تصرّف ہوئے افلاک و زمیں
آپؐ کے حسنِ تبسّم سے بہاروں کو فروغ
روکشِ صبحِ ازل آپؐ کی پر نور جبیں
آپؐ کی آل نے ہے کشتِ وفا کو سینچا
کھیتیاں دینِ محمدؐ کی ہیں زرخیز ہوئیں
انؐ کا پرتو ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثماںؓ
اور حیدرؓ ہوئے تصویرِ جمالِ شہِؐ دیں
یا نبیؐ صلِّ علیٰ مجھ پہ نوازش کیجے
مجھ پہ الطاف رہیں آپؐ کے ، محشر کے تئیں

بے بصر آنکھ نے پائی ہے بصارت اِس سے
حبِ سرکارؐ سے دل بھی ہے بصیرت آگیں
کیوں نکیرین کا تربت میں ذرا خوف رہے
جب لکھی فردِ عمل میں ہو وفائے شہِؐ دیں
میری سانسوں پہ ہے احسان نبیؐ کا طاہر
دل کی دھڑکن کو درودوں کی صدائیں بخشیں

❖.....❖.....❖.....❖

نوٹ: اس قصیدے کی زمین میں کہے گئے کچھ اشعار راقم کی کتاب ''اعزازِ حضوری'' میں بھی شامل ہیں۔

قصیدہ

فعلات فاعلاتان فعلات فاعلاتن / متفاعلن فعولن متفاعلن فعولن

بحر: رمل مثمن مشکول

(کہ زبانِ سرمہ آلود، نہیں تیغِ اصفہانی)

میں رہوں ثنا میں انؐ کی بہ کلامِ آسمانی
ہو سخن سخن میں قرآں سجے بزمِ نعت خوانی
شہِ ؐ دیں کے ذکر سے ہے مری سانس کی روانی
ملا حبِّ مصطفیٰؐ سے مجھے کیفِ زندگانی
ہیں غلام انؐ کے باقی تو عدو ہیں انؐ کے فانی
یہ تو مر کے بھی ہیں زندہ وہ ہوئے ہیں آنجہانی
یہی میری بندگی ہے یہی میری زندگانی
کروں آپؐ کی غلامی بھروں آپؐ کا میں پانی
مرا لمحہ لمحہ گزرے تری مدحتوں میں آقاؐ
رہے تا ابد سلامت مرا ذوق نعت خوانی
وہ جو فاصلے مٹائے وہ جو دوریوں کو کاٹے
ملے وہ شعور مجھ کو ملے ایسی پر فشانی
اے غبارِ راہِ طیبہ مجھے نور وہ عطا کر
مٹے ظلمتِ تعقّل ملے اوجِ آسمانی
مری جملہ التجائیں مرا ہر سوال آقاؐ
تریؐ رحمتوں کا صدقہ تریؐ زیرِ مہربانی

مرے دل میں حبِ احمدؐ مری زندگی کا باعث
مری جاں میں جاں ہے اس سے مری سانس میں روانی
مری ابتدا محمدؐ مری انتہا محمدؐ
ہے خدا کی خاص رحمت مرا کیفِ جاودانی
یہ ستارے کہکشائیں بچھے کس کی ہیں رہوں میں
ہے یہ کون جلوہ فرما ہے یہ کس کی میہمانی
ہے انھیؐ کی پاک صورت، ہے انھیؐ کی نیک سیرت
کہ چمک دمک سے جس کی ہے جہاں میں ضوفشانی
وہیؐ قاسمِ نِعَم ہیں ، وہیؐ میہمان پرور
ہیں ضیافتیں انھیؐ کی ، ہے انھیؐ کی میزبانی
ترےؐ پرتوِ تجلّی مری شب کو جگمگائے
ترےؐ نور سے ہے روشن مری صبح زندگانی
جو درودِ پاک تیراؐ مری حمد و نعت میں ہے
ہے نماز میں بھی شامل وہ درود ارمغانی
ترےؐ بے بہا کرم نے مجھے عافیت عطا کی
ترےؐ لطفِ بے کراں سے ٹلی میری سرگرانی
تُوؐ عنایتوں کا پیکر تُوؐ شفیع روزِ محشر
دیا بخششوں کا مژدہ زہے مغفرت رسانی

وہی ایک ایک لمحہ ترےؐ شہر میں جو گزرا
ہے اماں نواز مجھ کو کرے میری پاسبانی
مجھے رفعتیں ملی ہیں مجھے عظمتیں ملی ہیں
شہِ ؐ دیں! تری ثنا نے مجھے دی ہے کامرانی
تھے حضوریوں کے لمحے ، میں تھا خامشی سراپا
مری چشم تر نے کر دی مرے دل کی ترجمانی
ترےؐ آشنا انا کو نہیں پائمال کرتے
ترا ؐ عشق دور کرتا ، ہے دلوں کی ناتوانی
ہو عمل میں تیریؐ سیرت یہی دین سے وفا ہے
یہی توشۂ بقا ہے یہی زادِ عمرِ فانی
ہے حضورؐ کا وسیلہ دو جہاں میں وجہِ عزّت
یہاں بخشے حکمرانی وہاں بخشے کامرانی
وہؐ کفیلِ مفلساں ہے وہؐ سبیلِ بے کساں ہے
ہے کشا کشِ جہاں میں بس اسی سے شادمانی
وہؐ خلیلؑ کی دعا ہے ، وہؐ مسیحؑ کی بشارت
یہ بتا رہا ہے قرآں جو ہے وحیِ آسمانی
حرمین کے جو مالک قدمین میں جگہ دے
ہو فراغ مجھ کو حاصل ، مری دور ہو گرانی

تُو ہے عرش کا بھی زائر، تُو ہے خلد کا بھی سائر
ہے ترےؐ سفر کا شاہد وہ مکانِ امِ ہانیؓ
سبھی فاصلے مٹا کر ، تجھے عرش پر بلایا
نہ تھا عذر کفشِ پا کا ، نہ صدائے ''لن ترانی''
مرے ہاتھ کانپتے ہیں تریؐ جالیوں کے آگے
کرم اے کریم آقاؐ! مری دیکھ ناتوانی
تریؐ رحمتوں کے آگے مرا سر جھکا ہوا ہے
ہے نثار تجھ پہ پیری تو فدا مری جوانی
ہنر ثنا کو آقاؐ ملے اوج تیرے صدقے
مرے ہر سخن کو بخشیں اثر آفریں معانی
اگر آپؐ کی عطا ہو مری فکرِ منتشر میں
نہ ہوں خامیاں زمانی ، نہ عیوب ہوں مکانی
مرے رنج وغم میں آقاؐ مری مشکلوں میں مولاؐ
مجھے مونسِ دل و جاں تریؐ یاد ہو سہانی
''کفِ موجۂ حیا ہوں بہ گزارِ عرضِ مطلب''
مجھے اذنِ حاضری دیں ،سنیں عرضِ بے زبانی
میں ہوں التجا سراپا مری عرض ہے یہ آقاؐ
ہو حضوریِ مدینہ مٹیں حسرتیں پرانی

ہو ترےؐ کرم سے پوری مری ہر مراد آقاؐ
ترا شیوۂ عنایت مجھے بخشے کامرانی
نہ تھا بات کا سلیقہ نہ تھی آگہی سخن کی
تریؐ مدحتوں نے بخشی ہے فصاحتِ لسانی
مری دسترس میں اک دن جو مرے حضورؐ کر دیں
تو زمینِ نعت کو دوں ، میں عروجِ آسمانی
تریؐ عظمتوں کے صدقے تریؐ رفعتوں پہ قرباں
تریؐ داستاں زمیں پر تریؐ عرش پر کہانی
جہاں ذکر تیرا آیا وہیں میں نے سر جھکایا
ہیں تری ثنا میں کرتے مرے لب گہر فشانی
مجھے تقویت ہے ملتی تری ہر ثنا سے آقاؐ
تریؐ مدحتوں نے بخشا مجھے ذوقِ جاودانی
میں غلامِ مصطفیٰؐ ہوں ، میں محبِ آلِ احمدؐ
یہ شعور مجھ کو بخشے ہمہ وقت شادمانی
مری روح کی غذا ہے جو درودِ پاک انؐ کا
مرے دل کی تقویت ہے مرا ذوقِ نعت خوانی
ہے نظر نواز منظر بہ حضوریِ مواجہ
ہیں نیاز مند نظریں زہے لطف و کامرانی

ہو نظر کرم کی آقاؐ کہ ہوں زیرِ بارِ عصیاں
چھٹے تیرگی گنہ کی مری دور ہو گرانی
کبھی عقلِ نارسا کو نہیں رہنما بنایا
بہ ولائے شاہِؐ خوباں سدا ہم نے دل کی مانی
تو ''دنیٰ'' کی منزلوں پر ہے خدا کی قربتوں میں
بہ عروجِ شانِ یکتا ترا کون ہو گا ثانی
ہمہ راز ہائے عالم کیے آشکار انؐ پر
انھیںؐ کبریا نے بخشا ہے متاعِ راز دانی
ملا نعت کا سلیقہ ، ہے عطائے خاص انؐ کی
مرے ناقدوں نے کی ہے مرے فن کی قدر دانی
مری معرفت ہے مدحت ، مری آگہی ثنا ہے
مرا مطمحِ نظر ہے شہِؐ دیں کی نعت خوانی
ہیں نقوشِ پا نبیؐ کے ہمہ روشنی کے حامل
یہ دمکتے چاند تارے ہیں اسی کی ترجمانی
میں نے گفتگو کا طاہرؔ جو سلیقہ انؐ سے پایا
مٹیں لکنتیں زباں کی ، ملی کلک کو روانی
جو قبولِ عام پایا ہے سخن میں میں نے طاہرؔ
ہے کرم مرے خدا کا ، ہے نبیؐ کی مہربانی

❖.....❖.....❖.....❖

نوٹ: اس قصیدے کی زمین میں کہے گئے پانچ اشعار ''غلاّبِ مدحت'' میں بھی شامل ہیں۔

قصیدہ

فاعلاتن مفاعلن مفعول

بحر: خفیف مسدس مخبون محذوف

(ہاں، مہِ نو، سنیں ہم اس کا نام)

ہے نبیؐ کا عظیم تر وہ نام — جس کو دل جھک کے کر رہا ہے سلام
دہر میں آمدِ رسولِؐ کریم — عید کے جشن کا ہے اک پیغام
تیرے آنے سے نوعِ انساں سے — چھٹ گئی ہے پرستشِ اصنام
طاعتِ غیر کیوں نظر میں جچے — شاہِؐ طیبہ کا میں ہوں دل سے غلام
پا لیا سب نے مژدۂ بخشش — رحمتِ شاہِؐ دوسرا ہے عام
ذکرِ سرکارِؐ سے ہوئے روشن — مسجد و منبر و چراغ تمام
انؐ کی رحمت ہے وجہِ حفظ واماں — ہیں بچے دہر میں فریب کے دام
مانگیے بے کسوں کے والیؐ سے — مفلسی گر ہوئی ہے بے ہنگام
لب پہ رہتی ہیں آپؐ کی نعتیں — محوِ مدح و ثنا ہوں صبح و شام
یہ بھی ہے معجزہ حضوری کا — ہوں تصوّر میں انؐ سے محوِ کلام
میرے وجدان پر اترتی ہے — انؐ کی مدحت بصورتِ الہام
کعبؓ و حسّانؓ اور بوصیریؒ — نعت میں پا گئے بلند مقام
کعبؓ وحسّانؓ کا عرب میں ہے — اور احمد رضاؒ کا ہند میں نام
صدقۂ یارِ غار ہم پائیں — بزمِ احبابِ نعت میں اکرام
مدحِ مقصودِ دوسرا کے طفیل — پائے ایماں متاعِ استحکام

میرے ماں باپ کی دعاؤں سے نعت کاروں میں ہے مرا بھی نام
یہ قصیدہ مرا مہک اٹھا از طفیلِ بہارِ حسنِ کلام
شکر صد شکر، سائلوں کے لیے کرم ارزاں ہے ذاتِ عالی مقام
کربِ فرقت سے چُور رہوں آقاؐ دیں حضوری کا مجھ کو اذنِ عام
ہو حضوری مرے مقدّر میں ہو بھلے مختصر ہی میرا قیام
حاضرِ شہرِ طیبہ ہونا ہے ہے یہ تحریک وجہِ تیزیِ گام
دل نے شہرِ نبیؐ میں پایا ہے ''وضعِ سوز و نم و رَم و آرام''
ارضِ طیبہ پہ چل کے لگتا ہے جیسے خلدِ بریں میں ہو ہر گام
اجلا اجلا سا خود کو پاتا ہوں خاکِ طیبہ بنی ہے جب احرام
روضۂ شاہِؐ دوسرا لاریب ''ایک ہی ہے امیدگاہِ اَنام''
میں ہوں محور میں ان کے روضے کے خاص سرکارؐ کا ہے یہ انعام
نخلِ امّید تجھ سے ہے سرسبز سبز گنبد! تجھے جہاں میں دوام
انؐ کے در پر ہوں طاہرؔ آج کھڑا جن کا روزِ ازل سے ہوں میں غلام
شافعِؐ مذنبیں! نگاہِ کرم ہوں گناہوں سے لرزہ بر اندام
غم کا مارا حرم میں آیا جب کیا سکینت کا مل گیا احرام
چارہ سازی حضورؐ فرمائیں دور ہو مجھ سے گردشِ ایّام
انؐ کی مسجد میں معتکف ہو کر خوب پایا ہے لطفِ ماہِ صیام
انؐ کی چوکھٹ پہ ہو کے سربسجود دل نے پایا ہے عجز کا انعام
زندگانی وہی ہے جو کر دی ''نامِ شاہنشہِؐ بلند مقام''

واہ ! ایمان بالرّسالتؐ سے گر گئی ہے عمارتِ اوہام
ہر صفت ہے رسولِؐ اکرم کی ''مظہرِ ذوالجلالِ وَالاکرام''
ہیں گل ونسترن بھی وقفِ درود محوِ مدحت ہیں قمری و حمّام
اسوۂ شاہؐ کا ہے ہر پہلو نو بہارِ حدیقۂ اسلام
مجھ سے تشنہ کی بھی خبر لیجے آبِ کوثر نواز مرشدِ جام
ہم غلامانِ ساقیِ تسنیم کیوں رہیں روزِ حشر تشنہ کام
ہم پہ لازم ہے اتباعِ حضورؐ حبِ احمدؐ کا ہے یہی پیغام
بہرِ آداب ہے جھکا جاتا طیبہ کی سمت چرخِ نیلی فام
طاہرالطافِ شاہؐ دیں سے ہے خوب میرا آغاز اور مرا انجام
انؐ کی چشمِ کرم میں رہنا ہے ربِّ عالم کا بے بہا انعام
جس کی آلِ نبیؐ سے ہے نسبت حاصل اس کی ہے زندگی کو دوام
انؐ کے قدموں میں سر جھکاتا ہوں جن کے کرّوبیاں ہوئے خدّام
کیف افزا ہے دل میں یادانؐ کی ذکر انؐ کا ہے لب پہ صبح و شام
میری آنکھیں ادب سے جھک جائیں جب بھی آئے زباں پہ انؐ کا نام
اس گلِ قدس کی عنایت ہے ہیں معطّر یہ میری جاں کے مشام
صدقۂ مدحِ سرورِؐ کونین بھول جاتا ہوں تلخیِ ایّام
آتشِ عشق میں نہ گر ڈالیں پختہ ہوتا نہیں وفا کا قوام
دو سرا میں ہے باعثِ توقیر سرورِؐ دیں کا ذکرِ عالی مقام
کوفیوں کے چلن پہ صد افسوس کربلا میں ہوئے جو خوں آشام

حیف ان پر جو آپؐ کے نہ ہوئے بے ولائے نبیؐ ہیں کالانعام
حق سے انؐ کو جدا جو جانتے ہیں امتحانِ ولا میں ہیں ناکام
دل کے آنگن کو نور بانٹتے ہیں انؐ کی مسجد کے نوری سقف و بام
روز و شب ہے دیارِ طیبہ میں نور و نکہت کا چار سمت خرام
شاہد اس پر ہے مسجدِ اقصیٰ انبیا و رسل کے ہیں وہؐ امام
کشتۂ عشقِ مصطفیٰؐ ہیں جو ان پہ غفلت کا ایک پل بھی حرام
آبِ تسنیم و کوثر ان کے لیے شافعؐ حشر کے ہوئے جو غلام
جن و انس و ملک بھی انؐ کے گدا انؐ کے دریوزہ گر خواص و عوام
آمدِ سرورِؐ دو عالم پر منھ کے بل گر گئے سبھی اصنام
بہرِ دیدارِ مصطفیٰؐ ، جبریلؑ بار بار آتے لے کے حق کا پیام
پائیں جو ساغرِ ولائے حضورؐ ہیچ ہے ان کو بادۂ گلفام
عہدِ فاروقؓ میں رہے پیتے آب اک جا پہ آہو و ضرغام
اسوۂ سرورِؐ زمان و مکاں ہے بنائے شعائرِ اسلام
مصطفیٰؐ کی عظیم ہستی کا ربِ عالم ہی جانتا ہے مقام

چھٹ گئی تیرگی دو عالم کی
طاہر انؐ کا ہوا طلوعِ دوام

❖.....❖.....❖.....❖

قصیدہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مسدس محذوف

(صبح دم دروازۂ خاور کھلا)

''کن'' سے جس دم نور کا مصدر کھلا
بابِ مدحِ شاہِؐ بحر و بر کھلا

متنِ قرآنِ مبیں ہے اصل میں
قلزمِ مدحت ہی سر تا سر کھلا

مرحبا! ہر اک سخن میں نعت کے
''مہرِ عالم تاب کا منظر کھلا''

لائے جبریلِؑ امیں پیغامِ حق
اہتمامِ مدحِ پیغمبرؐ، کھلا

مدحِ شہؐ کے واسطے جبریلؑ کا
فکر کے قرطاس پر شہپر کھلا

خامۂ توصیف سے قرطاس پر
جلوۂ مہر و مہ و اختر کھلا

مدحتِ سرکارؐ کی تنزیل ہے
یا کہ ہے گنجینۂ گوہر کھلا

بہرِ تحریرِ ثنائے مصطفیٰؐ
خامہ کیا جبریلؑ کا شہپر کھلا

لیں بلائیں خلد و کوثر نے مری
دل میں ذوقِ مدحِ پیغمبرؐ کھلا

مجھ سے نعتِ شاہِؐ بحر و بر ہوئی
جب مرے وجدان کا جوہر کھلا

نعت میں پایا جمالِ دلنشیں
عشق میں ایسا حسیں جوہر کھلا

صنفِ نعتِ مصطفیٰؐ کی خیر ہو
آپؐ کے الطاف کا ہے در کھلا

خوش نصیبی ہے ہماری اوج پر
مدحِ احمدؐ کا ملا جوہر کھلا

پھول برسے ہر طرف سے بہرِ داد
جب ثنا میں فن مرا ڈھل کر کھلا

مجھ فقیرِ نعت پر اتنا کرم!
نعت خوانی کا ملا ہے زر کھلا

شکر ہے گلدستۂ نعتِ حضورؐ طاہرؔ بے مایہ کے لب پر کھلا
جب چلا تقلید میں حسّانؓ کی مجھ پہ سرِّ نعت کا جوہر کھلا
سانس ذکرِ مصطفیٰؐ کے نام ہے ایک در باہر تو ایک اندر کھلا
ناؤ پر لکھا جو نامِ مصطفیٰؐ بن گیا ساحل وہیں ساگر کھلا
آپؐ کی حبّ و ولا کے فیض سے نعت گوئی کا ہر اک جوہر کھلا
دہر میں آقاؐ ہوئے جلوہ فروز رحمتِ حق کا حسیں منظر کھلا
عاصیوں کی لاج والا آ گیا دہر میں بابِ کرم گستر کھلا
دیکھ کر انؐ کو سبھی گویا ہوئے کیا بشر ہے نور کا پیکر کھلا
آپؐ آئے ہیں بشر کے روپ میں رازِ ہستی ہم پہ سر تا سر کھلا
دہر نے پائی تھی انؐ سے روشنی ہم پہ رازِ چہرۂ انور کھلا
عقدۂ صد رحمتِ پروردگار حدِ امکانات سے باہر کھلا
حرفِ ''کن'' کی حکمتیں ظاہر ہوئیں ''عقدۂ احکامِ پیغمبرؐ کھلا''
ہے ستاروں کا چمکنا چرخ پر جشنِ میلادِ نبیؐ شب بھر کھلا
معدنِ خوشبو ہے انؐ کا ہر نفس روکشِ کستوری و عنبر کھلا
''بزمِ سلطانی ہوئی آراستہ'' سرورِؐ کون و مکاں کا در کھلا
انؐ کو پایا اوّلین و آخریں انبیائے حق کا جب دفتر کھلا
روحِ ابراہیمؑ پھر مضطر ہوئی کیا کہیں بت خانۂ آذر کھلا !
صحن سجدوں سے ہوا آباد و شاد کیا محیطِ کعبہ کا محور کھلا
عرشِ حق پر جلوۂ خیرالبشر ہے ظہورِ شانِ پیغمبرؐ کھلا

خاصۂ خاصانِ جملہ انبیا مسجدِ اقصیٰ میں نبیوں پر کھلا
مشت میں بے دیں کی جب کلمہ پڑھا شاہدِ عادل بنا کنکر کھلا
دشت گلشن بن گئے ، صرصر صبا لطفِ شاہِؐ دین جب ان پر کھلا
چھو کے آئی جب پسینہ شاہؐ کا رازِ نکہت بادِ گلشن پر کھلا
روح اڑ جائے گی طیبہ کی طرف جب بھی ہستی کے قفس کا در کھلا
جس کو طیبہ میں حضوری مل گئی ہے وہی دنیا میں بخت آور کھلا
ہے تجھے شہرِ مدینہ میں سکوں رازِ درماں اے دلِ مضطر کھلا
ذرّہ ہائے راہِ طیبہ دیکھیے ''موتیوں کا ہر طرف زیور کھلا''
شہرِ خلد آثار میں صد مرحبا رحمتِ سرکارؐ کا دفتر کھلا
خاکِ طیبہ بہرِ عشّاقِ حضورؐ خلد کا ہے مخملیں بستر کھلا
ہر طرف طیبہ میں ہے اک طرفہ نور ہر طرف ہے اک نیا منظر کھلا
رحمتوں سے ہیں فضائیں فیض یاب ہے درِ سلطانِؐ بحر و بر کھلا
سیّدِؐ کونین کی سرکار میں عشق کی توقیر کا جوہر کھلا
روز و شب ہے عید زائر کے لیے روز و شب ہے روضۂ اطہر کھلا
آخرِ شب زائرینِ شاہؐ کو در عطاؤں کا ملا اکثر کھلا
بٹ رہی ہیں نعمتیں کونین کی قاسمِؐ لطف و کرم کا در کھلا
چوم لیتا میں سنہری جالیاں تھا مگر سوئے ادب کا ڈر کھلا
سبز گنبد کی عطاؤں کے طفیل ہم پہ لطفِ گنبدِ بے در کھلا
کشتِ جاں کو جب ملیں ہریالیاں مجھ پہ رازِ گنبدِ اخضر کھلا

''سبز گنبد کے نظاروں کو سلام''(۱) بخت اس کے سائے میں آ کر کھلا
گنبدِ خضریٰ کا ہے احسان مند رازِ شانِ گنبدِ بے در کھلا
ہیں گدایانِ نبیؐ اقبال مند سب پہ ہے گنجینۂ گوہر کھلا
بہرِ تسکینِ دلِ تشنہ لباں بابِ فیضِ ساقیؐ کوثر کھلا
آبِ کوثر پی ہی لیں گے تشنگاں جب ہے فیضِ ساقیؐ کوثر کھلا
روزِ اوّل سے مری سرکارؐ کا بہرِ مخلوقات ہے لنگر کھلا
ہے شفاعت عاصیوں کے واسطے بابِ رحمت ہے سرِ محشر کھلا
کیا ستائے گی ہمیں محشر کی دھوپ انؐ کا ابرِ لطف جو دم بھر کھلا
حشر میں بھی ان کے عاشق پائیں گے بابِ لطفِ ساقیؐ کوثر کھلا
امّتِ مرحوم کے والیؐ! کرم وار دشمن کا ہے اب سر پر کھلا
ہر طرف پھر کفر کی یلغار ہے در پئے آزار ہے خود سر کھلا
رحمتوں کی ڈھال بخشیں یا نبیؐ گردنِ مسلم پہ ہے خنجر کھلا
المدد یا مصطفیٰؐ بہرِ خدا ملتمس ہے اشکِ چشمِ تر کھلا
ایک رحمت کی نظر سرکارؐ ہو ہے گناہوں کا مرے دفتر کھلا
خائفِ روزِ جزا ہم ہوں تو کیوں جب ہے لطفِ شافعِؐ محشر کھلا
سیّدِؐ کونین کے الطاف سے خلد کا در گور کے اندر کھلا
شاہؐ کے دربار میں ہے ہر گھڑی رحمتِ دارین کا منظر کھلا
کیوں نہ ہو سرکارؐ پر طاہر فدا فیضِ بحرِ لطف ہے اس پر کھلا

۱۔ یہ مصرع اشفاق حسین ہمدانی کی نعت کا ہے۔

قصیدہ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعلات

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(ملاذِ کشور و لشکر پناہِ شہر و سپاہ)

خدا نے آپؐ کو بخشی ہے ایسی عزّ و جاہ
کوئی جہاں میں نہیں مرتبے میں ہم سرِ شاہؐ
نبیؐ کے فیض سے ملتی ہے جتنی بھی تنخواہ
ہزار شکر کہ برکت ہے اس میں خاطر خواہ
منوّر آپؐ کے جلووں سے ہے مرا دل بھی
دنیٰ بھی سرورِؐ کونین کی ہے جلوہ گاہ
جسے حضورؐ کا جلوہ نصیب ہو جائے
''شعاعِ مہرِ درخشاں ہو اس کا تارِ نگاہ''
غلامِ سیّدِؐ کونین ہیں مہ و انجم
مطیع آپؐ کے روز و شب و سپید و سیاہ
نبیؐ کی آل سے نسبت رہے سدا قائم
جو دو جہاں میں ہے مطلوب تجھ کو عزّ و جاہ
رضائے ربِّ علا ہے اگر تمھیں درکار
رضائے سرورِؐ عالم کی دل میں رکھو چاہ

بفیضِ نسبتِ سرکارؐ ہی ہوا ممکن
لکھوں میں انؐ کی ثنائیں کہاں تھی مجھ میں فقاہ
رہینِ منّتِ شاہِؐ مدینہ ہے ہر پل
ہو خانقاہ کہ مکتب کہ ہو عبادت گاہ
مرے بڑوں کے بھی، بچوں کے بھی، مرے بھی ہیں
حضورؐ قبلہ و کعبہ ، ولی و آمر و ناہ
محبتِ شہِؐ کونین جس کے دل میں ہو
نہیں ہے رکھتا کسی غیر سے وہ رسم و راہ
اسی سے بڑھتی ہے ذہنوں میں قوّتِ ادراک
ہے پاتی کشتِ دل و جاں نبیؐ کے عشق سے باہ
ہوں سامنے مرے ہر دم مناظرِ طیبہ
اے کاش اٹھے جدھر بھی مری یہ تشنہ نگاہ
کھلی ہو آنکھ مری یا ہو نیند کا عالم
رہے نظر میں سدا آپؐ ہی کی جلوہ گاہ
حرائے جاں میں جو اتریں حضورؐ کے انوار
کہوں ہزار عقیدت سے میں بھی ''صلّ اللہ''
ہے دستگیر ہماری حضورؐ کی سنّت
بفیضِ ہادیِؐ عالم ملی ہے سیدھی راہ

شکوہِ دہر ہے مرہونِ عشقِ شاہِؐ دیں
ہے نقشِ کفشِ نبیؐ وجہِ افتخارِ کلاہ
گلاب و لالہ و ریحان و سرو و سنبل سے
فزوں ہیں شان میں طیبہ کے خار و ذرّۂ کاہ
اب اور اس کے علاوہ تلاش کس کی ہو
ہے خلد زارِ مدینہ ورائے حدِ نگاہ
زہے نصیب کہ ہیں شہرِ مصطفےٰؐ میں ہم
حصارِ رحمتِ عالم میں پائی ہم نے پناہ
فضائے شہرِ مدینہ میں انؐ کی موجِ نفس
سجھائی دیتی ہے اب بھی نظر کو گاہ بہ گاہ
دعائیں مغفرت آثار ہو رہی ہیں یہاں
بہت قریب سے سنتا ہے انؐ کے در پہ الہ
درود پڑھتے ہوئے صف بہ صف ملائک کی
ہے آتی آپؐ کے روضے پہ صبح و شام سپاہ
جدھر بھی دیکھو عنایات ہیں ، نوازش ہے
کریم ایسی فضا ہے کہ دل پکارے واہ!
ہیں ساتھ آپؐ کے صدّیقؓ اور عمرؓ ایسے
ستارے جیسے چمکتے ہوئے بہ پہلوئے ماہ

سنائی دیتی ہے قدموں کی چاپ جنّت میں
بلالؓ ! ہے تری عظمت سے خلد بھی آگاہ
ہے میری سوچ کا محور ثنا رسولؐ کی بس
مرے ہنر کا ہوا ہے ہر ایک شعر گواہ
فدا ہوں بدری صحابہؓ کی افضلیت پر
رضائے شاہؐ سے جن کو ملی رضائے الٰہ
درودِ پاک ہے ، ذکرِ نبیؐ ہے ، نعتیں ہیں
ہے آخرت کے سفر میں ہمارا زادِ راہ
ہوں بے نیاز سلاطیں کی بارگاہوں سے
بہت ہے میرے لیے آنحضورؐ کی درگاہ
بسا ہے شہرِ مدینہ مری نگاہوں میں
بنائیں اشک مرے شہرِ آنحضورؐ کی راہ
دکھائیں راہ جسے راستے مدینے کے
رہِ حیات میں ہرگز نہ ہو گا وہ گم راہ
جہاں میں مجھ کو بھٹکنے کا کیوں ہو اندیشہ
دعائیں باپ کی رہتی ہیں جب مرے ہمراہ
نبیؐ کی نعت نے مجھ کو عروج بخشا ہے
ہدایت ان کو بھی ہو جو ہوئے مرے بدخواہ

انھیںؐ پکارو سدا مشکلات کے مارو
حضورؐ سنتے ہیں ہر عرض و التجا و آہ
جلائے رکھتا ہے شمعیں وہ اس لیے شب بھر
کہ شاید آئیں فلک پر وہؐ سیر کو ناگاہ
پڑا ہے روضۂ اقدس پہ غم زدوں کا ہجوم
مرے حضورؐ سے عالم تمام نصرت خواہ
مجھے کیا ہے سرافراز اُس کی برکت نے
میں مسجدِ نبَوِی میں تھا معتکف جس ماہ
سکینتِ ابد آثار ہے مدینے میں
بہار ایسی ہے ہر سو کہ دل کہے وَہ واہ
میں کر کے توبہ ہوں آیا نبیؐ کے رستے پر
ہے اپنے ماضی سے آتی مجھے تو اب اکراہ
پلٹنا شہرِ مدینہ سے سخت مشکل ہے
گھڑی ہے آگے مرے آگئی وہی ناگاہ
حضوری ہم کو مدینے کی ہو گئی حاصل
غرض زمانے سے ہے کچھ نہ اب ہے خواہشِ جاہ
قدم قدم پہ نئے طُور کی تجلّی ہے
ہے ذرّہ ذرّہ مدینے کا رشکِ مہر و ماہ

بلائیں لیتی ہیں خلد و ارم فقیروں کی
حرم کا باب کھلا ہے کہ رحمتوں کی نگاہ
ہے احترامِ پیمبرؐ ہی حاصلِ ایماں
عزیز ہم کو دل و جان سے ہے عزّتِ شاہؐ
رہوں بہ پیشِ مواجہ یہی دعا ہے مری
ہیں خواب بھی مرے سرکارؐ کے زیارت خواہ
اماں انھیؐ کی میسّر ہمیں ہے دنیا میں
بروزِ حشر ملے گی ہمیں انھیؐ کی پناہ
ہماری دوستی ہر گز نہیں ہے غیروں سے
نبیؐ کے نعت نگاروں سے بس ہے اپنا نباہ
ادا ہو حقِ ثنائے نبیؐ ، نہیں ممکن
ثنا کے باب میں طاہرؔ ہے ہر سخن کوتاہ

❖.....❖.....❖.....❖

قصیدہ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعلات
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(گنی ہیں سال کے رشتے میں بیس بار گرہ)

ردیف بن کے جو آئی ہے بار بار، گرہ
ہے نعتِ سرورِؐ عالم میں طرح دار، گرہ
درود سے ہو ترےؐ دل کی مشکبار گرہ
کلی کے کھلنے کا کرتی ہے انتظار گرہ
''حضورؐ آپ کے در پر فقیر آئے ہیں''(۱)
عطا کرم کی دلوں کو ہو صد ہزار گرہ
گرہ لگی ہے ثناؤں کی جو سخن میں مرے
درودِ پاک کے صدقے ہے شاندار، گرہ
گرہ کا کام ہے باندھے خیالِ مدحِ رسولؐ
ہو دل میں حبِ محمدؐ کی باوقار، گرہ
گرہ کشا ہے محبت شہِؐ دو عالم کی
لگی ہو اپنے مقدّر پہ گو ہزار، گرہ
قصیدہ ہے کہ مدینے کا خلد زار بیاں
''کہ لائے غیب سے غنچوں کی، نو بہار، گرہ''

۱۔ یہ مصرع راقم کی کتاب ''اعزازِ حضوری'' سے لیا گیا ہے۔

شمار کرتا ہوں میں دانہ دانہ ذکرِ حبیبؐ
کرے ہے سبحۂ مدحت کو استوار ، گرہ
گلے میں پٹّہ ہے آقاؐ کے نام کا ڈالا
کرے ہے طوقِ غلامی کو آشکار ، گرہ
حضورؐ چشمِ کرم کیجئے خدا کے لیے
''پڑی ہے، غم کی، مرے دل میں، پیچ دار، گرہ''
''اِدھر نہ ہو گی توجہ حضورؐ کی جب تک
کبھی کسی سے کھلے گی نہ ، زینہار ، گرہ''(۱)
مواجہ سامنے ہو تو کہاں مجالِ سخن؟
زباں کی کھولیں اگرچہ ہزار بار ، گرہ
عطا ہے سیدؐ کونین کی ثنا ، ورنہ
کہاں سے ڈھونڈ کے لاتا یہ خاکسار ، گرہ
ہیں روز و شب کے مقیّد تمام اہلِ جہاں
نہیں ہے انؐ کے فقیروں کے دل پہ بار ، گرہ
جو گنگ لہجے کو بخشی زبان آقاؐ نے
تو شرحِ صدر پہ ہونے لگی نثار ، گرہ

۱۔غالب کی غزل کا یہ شعر نعتیہ قصیدے کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

مرے نبیؐ نے مصائب میں پرورش پائی
ہے حفظِ گل کو ہوئی شاخِ خاردار ، گرہ
ہر ایک پور پہ انگشت کی ہے صلِّ علیٰ
بنا ہے ہاتھ ثمر ہائے شاخسار ، گرہ
ہے تیس دانوں کی تسبیح ، دونوں ہاتھ مرے
درودِ پاک کی اِن پر رکھوں ہزار ، گرہ
ہیں چار حرف محمدؐ کے اسمِ عالی میں
ہر ایک حرف کی باہم ہے پر وقار ، گرہ
بہم نہ کیوں خُلَفائے رسولؐ ہوں آخر
ہیں رکھتے حبِ محمدؐ کی چاروں یار گرہ
لگائی ہاتھ سے دانتوں سے کھولنی نہ پڑے
نبیؐ سے دوری کی کر دے گی تجھ کو خوار گرہ
اگر ہو رشتۂ الفت ضعیف و نا پختہ
تو کیسی ہوگی وفاؤں کی پاسدار گرہ!
زمینِ شہرِ مدینہ سے مس جبیں ہو تری
کہ اس سے عشق کی ہوتی ہے کامگار گرہ
پلٹ کے آنا مدینے سے کتنا مشکل ہے
نبیؐ سے گر ہو محبت کی استوار گرہ

شجر شجر پہ دل آویز عجوہ و امبر
ہو جیسے لعل و جواہر کی تاب دار گرہ
گرہ نہ ڈال تعصّب کی دل میں اے واعظ!
مبادہ لائے عقائد میں انتشار گرہ
گرہ کشا ہے جو لطفِ شہِؐ زمان و مکاں
ہو کیوں نہ دامِ مصائب کی تار تار گرہ
گرہ بھلی ہے بہت باہمی محبت کی
دلوں کے رشتوں کو رکھتی ہے برقرار گرہ
مہ و نجوم ہیں عکاس جذبِ باہم کے
ہے دیتی منظرِ گردوں کو کیا نکھار گرہ
ہیں غنچہ و گل و برگ و ثمر، کلی باہم
چمن میں لطفِ نبیؐ سے ہے خوشگوار گرہ
نماز میں بھی حضوری اسی سے ہوتی ہے
درِ حضورؐ سے دل کی ہے استوار گرہ
یقیں ہے سرورِؐ کون و مکاں کے صدقے سے
ہمارے بخت کی کھولے گا کردگار گرہ
کِیا ہے نقشِ کفِ مصطفیٰؐ کو زیبِ گلو
نقیبِ عشق ہے یا ہے گلے کا ہار گرہ

ہے آب و آتش و خاک و ہوا میں انؐ سے حیات
ہماری زیست کی انؐ سے ہے پائدار گرہ
بقا نصیب عناصر ہیں زیست کے انؐ سے
بغیرِ حبِ نبیؐ ہے فنا شعار گرہ
نگارِ نکہتِ گل ہو ، ضیائے انجم ہو
اِن استعاروں سے لیتا ہوں مستعار گرہ
گرہ ثنا کی ہوئی ہے علاجِ قلبِ حزیں
نگاہِ شاہؐ سے پیہم ہے چارہ کار ، گرہ
زبانِ کلک پہ آتے ہیں نعت کے نغمے
ورق ورق ہے درخشاں ثنا شعار گرہ
جو نام انؐ کا پکاریں تو ہونٹ جڑتے ہیں
بحرفِ میم ہے مصری کی شیرہ دار گرہ
وفا نبھاتی ہے خلقِ خدا نبیؐ سے یوں
بنائے غار پہ مکڑی بھی جالی دار گرہ
کھلے گا طاقِ ارم قبر میں تری طاہرؔ
رکھو ثنائے محمدؐ سے پائدار گرہ

❖.....❖.....❖.....❖

قصیدہ

فاعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: رمل مسدس مخبون محذوف

(مرحبا! سالِ فرّخی آئیں!)

ہفت افلاک انؐ کے زیرِ نگیں انؐ کی مسند بنا ہے عرشِ بریں
مدحِ سرکارؐ ہے جو زیرِ قلم میرے خامے کی سجدے میں ہے جبیں
اور افزوں ہو نعت کی تحریک چاہوں آقاؐ سے مدح کی تحسیں
ہے غرض آپؐ کی توجہ سے ''مدّعا ، عرضِ فنِ شعر نہیں''
انؐ کی مدحت رقم ہے قرآں میں ''بہ کمالِ تجمّل و تزئیں''
اُنؐ کی مدحت نے مجھ کو بخشی ہے دولتِ حشمت و وقار و یقیں
ڈوب کر عشق میں جو نعت کہوں ہوں ملائک بھی مائلِ تحسیں
جو ہوئے مدحِ شاہؐ پر مامور پا گئے حق سے عزت و تمکیں
میری فردِ عمل میں شامل ہیں مرحبا! نعت ہائے سرورؐ دیں
لب جڑے آپؐ کا جو نام لیا میرا لہجہ بھی ہو گیا شیریں
چشمِ عاشق سے گر کے ہر قطرہ درگہِ لطف میں ہے درِّ ثمیں
جب بھی قبلِ دعا درود پڑھوں قدسیوں کے لبوں پہ ہو آمیں
ذکر انؐ کا زباں پہ ہے ہر دم ہے مرے واسطے یہ حبلِ متیں
انؐ کی یادوں سے رات سجتی ہے انؐ کے جلووں سے میرے خواب حسیں
وسوسوں کی مٹی ہے تیرہ شبی اللہ اللہ طلوعِ ماہِ مبیں

اُنؐ کے نورِ ظہور کے صدقے ظلمتیں کائنات کی ہیں مٹیں
صورت و سیرتِ شہِؐ عالم دلِ اہلِ ولا میں جلوہ گزیں
شاہکارِ خدائے عالم سا کون ہوگا حسیں بہ روئے زمیں
ہے الگ داستانِ طور و کلیمؑ انؐ کو شایاں جلوسِ عرشِ بریں
فرش ہی بس نہیں ہے زیرِ قدم عرش بھی مصطفیٰؐ کے زیرِ نگیں
جس نے سرکارؐ کے قدم چومے راستہ ہے وہ رشکِ عرشِ بریں
انؐ کے، صدیقؓ اور عمرؓ ہیں وزیر میکئیلؑ اور جبرائیلؑ امیں
جو ہے تفسیرِ نورِ وحیِ خدا وہ ہے میرے نبیؐ کا نطقِ حسیں
وہؐ زمان و مکاں کی ہیں رحمت ہر زمانہ ہے انؐ کے زیرِ نگیں
روزِ اوّل سے تا ابد جاری ہے تسلسل سے رحمتِ شہِؐ دیں
جو کھجوریں حضورؐ نے بوئیں گٹھلیوں کے بغیر بھی وہ اُگیں
کس قدر شاندار منظر تھا اُنگلیوں سے جب اُنؐ کی نہریں بہیں
راز صلحِ حدیبیہ کا کھلا ذہن و دل پر بروزِ فتحِ مبیں
ان کی نسبت نبیؐ کی ہے نسبت آلِ احمدؐ ہے رحمتوں کی امیں
آلِ اطہار اُنؐ کی وارثِ خلد اُنؐ کے اصحابؓ سارے خلدنشیں
شہرِ طیبہ سے ہے ہوا آئی گلشنِ زندگی ہوا رنگیں
گردِ راہِ مدینہ کرتی ہے ''رہ رووں کے مشام، عِطر آگیں''
ذرّہ ذرّہ ہے شہرِ طیبہ کا نور افشاں مثالِ مہرِ مبیں
ہے دیارِ نبیؐ کا ہر ذرّہ رشکِ ضو ریزیِ مہ و پرویں

انؐ کے در کی گدائی پر مامور نکہتِ لالہ و گل و نسریں
در پہ سرکارؐ کے ہیں عرض کناں ''دستِ خالی و خاطرِ غم گیں''
اُنؐ کے در سے ہے اُنؐ کے منبر تک رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ خلدِ بریں
گنبدِ سبز کیا ہے حسن افروز خاتَمِ ارض میں ہو جیسے نگیں
منظرِ حسنِ گنبدِ خضریٰ ہے سکوں بخشِ قلبِ اہلِ یقیں
ذوقِ نعتِ حضورؐ کے صدقے دل کا انعام دولتِ تمکیں
جب ملا اذن حاضری کا مجھے گرہیں اِشکال کی تمام کھلیں
روضے کی سمت جب اٹھیں آنکھیں تا بہ مقدور دیکھتی ہی رہیں
دیکھ کر روضۂ ریاضِ جناں کون دیکھے پلٹ کے خلدِ بریں
رو برو جالیوں کے ہر لمحہ شرمِ عصیاں سے آنکھیں بھیگ گئیں
شہرِ طیبہ میں کاش آئے قضا سامنے ہو درِ رسولِؐ امیں
میرا مدفن خدا کرے کہ بنے روضۂ شہؐ کے آس پاس کہیں
شہر یارانِ دہر سب کے سب پیشِ سرکارؐ ہیں نیاز آگیں
طیبہ سے لوٹنے کا اندیشہ ہے بہاروں میں بھی خزاں آگیں
غمگساری رسولِؐ اکرم کی غمزدوں کو ہے باعثِ تسکیں
کون ہے جس کا سر نہیں جھکتا از پئے احترامِ سرورِؐ دیں

جشنِ میلادِ شاہؐ ہے طاہر
''عیدِ شوّال و ماہِ فروردیں''

❖.....❖.....❖.....❖

قصیدہ

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

(کرتا ہے چرخ، روز، بہ صد گونہ احترام)

''کرتا ہے چرخ روز بصد گونہ احترام''
شہکارِ حسن ، سرورِؐ کونین کو سلام
دنیا و آخرت میں رہیں فائز المرام
پڑھیے درودِ پاک بہ آغاز و اختتام
پاتے ہیں جام لطف کے ہر لحہ تشنہ کام
در سے مرے حضورؐ کے حد درجہ ، لا کلام
اصحابؓ کو نجوم کہا ہے حضورؐ نے
ان کو ملا ہے آپؐ سے یہ منصب و مقام
غیروں پہ سخت تر ہیں وہ اپنوں میں نرم تر
قرآن میں رقم ہے صحابہؓ کا یہ مقام
داخل ہوا جو حلقۂ اصحابِ شاہؐ میں
شامل ہوا نجومِ ہدایت میں اس کا نام
''کر اپنے قلب و روح کو طاہر، درود پڑھ''(۱)
تربت میں کام آئے گا خوب اس کا اہتمام

۱۔ یہ مصرع ڈاکٹر ریاض مجید کی نعت کا ہے۔

عقدہ کشا ہے اسمِ مبارک حضورؐ کا
ہر دم علاجِ تلخیِ دوراں ہے انؐ کا نام
بختِ رسا کا بڑھ کے ہو کیا اس سے اعتبار
ہے معصیت شعار کا شہرِ نبیؐ مقام
ہوں محوِ نعت گرچہ غلام انؐ کے عمر بھر
کارِ ثنائے شاہؐ رہے پھر بھی ناتمام
ہے شکر بار جبۂ عجز اور چشمِ نم
مدت کے تشنہ کام نے پایا ہے لطفِ جام
ہے چشمِ تر میں حبِّ محمدؐ کی آب و تاب
اظہار انؐ کی نعت کا اشکوں سے ہے مدام
ہوتا ہے اس پہ طلعتِ انوار کا ظہور
دھلتی سرشکِ یاد سے جس کی ہے شب تمام
حق آشنا و حق نگر و حق پرست ذات
قرآں ہے انؐ کا قائلِ اکرام و احتشام
دونوں جہاں میں عزّت وعظمت ہوئی نصیب
محبوبِ کردگار کا میں جب ہوا غلام
صبر آزمائے آلِ محمدؐ ہوئے ظلوم
''استادہ ہوگئے لبِ دریا پہ جب خیام''

ہے باعثِ عُلُوِّ مراتب نبیؐ کا ذکر
صدقے ثنائے شہؐ کے ہوا میں بھی نیک نام
اقوال بھی نبیؐ کے ہیں تاثیر سے بھرے
اعمال میں بھی اسوۂ کامل کا اہتمام
''ہے یہ دعا کہ زیرِ نگیں آپؐ کے رہوں''
''سلطانِ برّ و بحر کے در کا ہوں میں، غلام''(۱)
قرآں کے لفظ لفظ کو پڑھتا ہوں میں بغور
ہو تاکہ پیشِ سیّدؐ والا حسیں کلام
بے مایہ کو حضورؐ نے بخشی ہیں عزّتیں
حیرت سے دیکھتے ہیں مجھے دیدۂ عوام
بن کر فقیر آپؐ کے دیتے ہیں حاضری
شاہانِ عصر ، درگہِ عالی پہ صبح و شام
جالی ہو کاش آپؐ کے روضے کی سامنے
جتنی بھی دیر تک ہو بصد عجز ہو قیام
جی چاہتا ہے آپؐ کے در پر پڑا رہوں
''چاہیں اگر حضورؐ تو مشکل نہیں یہ کام''
پایا اسی نے دہر میں ہے گوہرِ مراد
جس نے مرے حضورؐ کا دامن لیا ہے تھام

۱۔ دونوں مصرعے غالب کے قصیدے کے مختلف اشعار سے لیے گئے ہیں۔

ہو گا بروزِ حشر بھی جب عام انؐ کا فیض
پائیں گے دستِ ساقیؐ کوثر سے ہم بھی جام
مانگے بغیر آپؐ نے جھولی مری بھری
فیضاں ہے جاری قاسمِ نعمت کا صبح و شام
ہو ناز اقتدا پہ نہ کیوں اس کو ہر گھڑی
جس مقتدی کے بخت میں ہو آپؐ سا امام
گرویدۂ ثنائے شہِؐ دو سرا ہوں میں
یا رب! بکارِ مدح مری عمر ہو تمام
الفت نبیؐ کی آلِ مطہر سے ہے مجھے
اصحابِ مصطفےٰؐ کا بھی ہے دل میں احترام
پیشِ مواجہ زیست کی ہر صبح ہو طلوع
شہرِ رسولِؐ پاک میں ہو زندگی کی شام
مظہر غمِ فراق کا میں اشکِ چشمِ نم
بادِ صبا حضورؐ کو دینا مرا پیام
کرتے رہے ہیں دشمنِ جاں کو بھی وہ معاف
سرکارؐ نے لیا نہ کسی سے بھی انتقام
میری مجال کیا کہ کروں مدحِ مصطفےٰؐ
کرتا ہے لطفِ شاہِؐ امم اس کا اہتمام
میرے نبیؐ کی مجھ پہ ہیں ہر دم نوازشات
وہؐ جانتے ہیں ہند میں رہتا ہے اک غلام

میرے نبیؐ کے ہاں نہیں تفریقِ رنگ و نسل
کعبہ کی چھت پہ محوِ اذاں ہے سیاہ فام
منّت کشِ سجودِ رسالت مآب ہے
آباد انؐ کے فیض سے ہے مسجدِ حرام
عفوِ گنہ کی گر ہے طلب میرے دوستو!
فردِ عمل میں کیجیے مدحت کا التزام
تعمیر اس کی سرورِؐ کونین نے ہے کی
ارفع ترین آپؐ کی مسجد کا ہے مقام
وہؐ سقفِ نیلگوں سے بھی رتبے میں ہیں بلند
جو روضۂ رسولؐ کا حصہ بنے ہیں بام
سنتے ہیں سائلوں کی مرے شاہؐ بات بات
اس در پہ التفات کے موسم کو ہے دوام
دونوں جہاں میں آپؐ کی رحمت ہے دستگیر
الطاف آنحضورؐ کے ہیں دو سرا میں عام
''دستورِ فنِّ شعر یہی ہے قدیم سے
یعنی، دعا پہ مدح کا کرتے ہیں اختتام''(۱)
دنیا میں بھی نبیؐ کی ہے رحمت سے آبرو
عقبیٰ میں بھی نجات کا طاہرؔ ہے انتظام

❖.....❖.....❖.....❖

۱۔غالب کے قصیدے کا یہ شعر نعت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

قصیدہ

فاعلاتن مفاعلن مفعول

بحر: خفیف مسدس مخبون محذوف مقطوع

(اے جہاندارِ آفتاب آثار)

مرحبا! شہرِ سیّدِ ابرار ذرّہ ذرّہ ہے جس کا خلد آثار
پھوٹتے ہیں بہ کلکِ نعت نگار سطرِ مدحت پہ مہر کے انوار
مجھ کو آقاؐ نے آبرو بخشی ہوا میرا ثنا گروں میں شمار
دیدنی کیفیت ہے باطن کی مدحتِ شاہؐ سے ہے دل سرشار
چشمِ نمناک سے مواجہ پر سعیِ مشکور کا ہوا اظہار
لطفِ شاہِؐ زمن سے مدحت کو بلبلِ طیبہ کی کُھلی مِنقار
قوّتِ عشقِ مدحِ آقاؐ سے ہے ضعیفی مری شباب آثار
وردِ صلِّ علیٰ کے کیا کہنے میرے الفاظ بھی ہیں عنبر بار
انؐ کے منگتوں میں ہے شمول مرا میرے رب کو ہے مجھ سے کتنا پیار
ہیں معینِ حضوریِ طیبہ میرے اعضا بنے مرے انصار
کامراں ہوں میں رہ کے طیبہ میں فیصل آباد میں تھا میں بیکار
درِ آقاؐ کا کاسہ لیس ہوں میں جامِ جم اب نہیں مجھے درکار
صدقۂ دیدِ روضۂ اطہر میرا سینہ ہے مہبطِ انوار
حسنِ فردوس چھوڑ، اے رضواں! انؐ کے روضے کی دیکھ طرفہ بہار
انؐ کے روضے پہ جبہ سائی سے ذرّۂ خاک کو ملا ہے وقار

روکشِ حسنِ باغِ جنّت ہے شاہِؐ لولاک کا حسیں دربار
ہے حضوری میں فرطِ کیف و سرور رو برو ہے مواجہۂ سرکارؐ
ہے بصیرت فروز ہر لمحہ سبز گنبد کا یوں ہوا اِبصار
کشتِ جاں جس کی دید سے ہے ہری سبز گنبد پہ روح و دل ہوں نثار
سر سوئے کعبہ ایک بار جھکا جانبِ روضہ دل جھکا سو بار
ابر سائے کو ساتھ ساتھ چلے انؐ کی تعظیم کو جھکیں اشجار
زیرِ ابرِ کرم ہیں آقاؐ کے باغ و صحرا و وادی و کہسار
لمسِ پائے حضورؐ کے صدقے دشتِ طیبہ ہوا گل و گلزار
موہ لیتی ہے دل عدو کا بھی سرورِؐ دیں کی خوبیِ گفتار
نوشۂ عرش کے تقدّس میں نظمِ عالم کی تھم گئی رفتار
خیر مقدم کو شاہِؐ عالم کے کیا سجے ہیں فلک کے نقش و نگار
مِغفرِ رحمتِ شہِؐ دیں نے روک رکھی ہے کرب کی تلوار
نصرتِ عسکرِ شفاعت سے خوف محشر کی تھم گئی یلغار
بارشِ لطفِ شاہِؐ عالم سے نخلِ ہستی مرا ہوا گل بار
فرطِ شوقِ وصال سے ہے ہوا فرشِ گل مجھ کو راستے کا غبار
گم ہوں یادِ شہِؐ دو عالم میں موت بھی اب نہیں مجھے دشوار
نزع دم بہر مدحِ سرورِؐ دیں کاش مل جائیں چند سانسیں ادھار
بزمِ مدحت سجی تھی تربت میں کیا نکیرین کرتے استفسار
جس کے مونس حضورؐ ہوں طاہر دو جہاں میں ہے اس کا بیڑہ پار

❖.....❖.....❖.....❖

رباعیات

مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر
(ہر چند کہ دوستی میں کامل ہونا)

سرکارؐ کا ہر صفت میں کامل ہونا
کونین میں ہے عظمتوں کا حامل ہونا
جو نور ظہور آپؐ کی ہستی سے ہے
دَر اصل خدائی کا ہے حاصل ہونا

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف ابتر
(بعد از اتمامِ بزمِ عیدِ اطفال)

خالی مرا کاسہ ہے، ہوں آقاؐ بے حال
بے کار گرے پڑے، ہوئے کتنے سال
امداد مری ترےؐ سوا کون کرے
ہو چشمِ کرم ، بھلا ہو جو استقبال

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر
(شب زلف وعَرَق فشاں کا غم تھا)

روضے پہ حضورؐ کے عجب عالم تھا
''ہر قطرۂ اشک دیدۂ پُر نم تھا''
تھے رفع سبھی الم ، ہر اک محرومی
جاتے لمحوں کا دل میں پھر سے غم تھا

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیل فعل
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف مجبوب
(دل تھا کہ جو جانِ دردِ تمہید سہی)

گر دید نہیں بخت میں تحدید سہی
''بے تابیِ رشک و حسرتِ دید سہی''
تکرارِ دعا کا ہے یہی ایک سبب
سرکارؐ کے دیدار کی امید سہی

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر
(سامانِ ہزار جستجو، یعنی، دل!)

''سامانِ ہزار جستجو، یعنی ، دل!''
آقاؐ کی لیے ہے آرزو ، یعنی، دل
ہے آپؐ کو مانتا جو شافع محشر
''منظور ہے دو جہاں سے تُو، یعنی، دل''

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیل فعول
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف مجبوب
(اے کاش! بتاں کا خنجرِ سینہ شگاف)

اے کاش! کھلیں نظر پہ جالی کے شگاف
آئینہ مرے بھی دل کا ہو جائے یہ صاف
سرکارؐ کے صدقے اور محبت کے طفیل
اللہ کرے مرے گناہوں کو معاف

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف ابتر
(اے کثرتِ فہم بے شمار اندیشہ)

کثرت ہے گنہ کی بے شمار اندیشہ
ہے نقصِ عمل سے شرمسار اندیشہ
ہے ساتھ اگر مرے نبیؐ کی رحمت
لازم ہے نجات ، ہو ہزار اندیشہ

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیلن فعل
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف مجبوب
(بے گر یہ کمالِ ترجبینی ہے مجھے)

ایماں کی خبر نہ فکرِ دینی ہے مجھے
''در بزمِ وفا خجل نشینی ہے مجھے''
الطاف کی التجا مرے آقاؐ ہے یوں
ہو خیر ، کہ زندگی یہ جینی ہے مجھے

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر
(گر جوہرِ امتیاز ہوتا ہم میں)

رفعت جو ملی ہے آپؐ کو عالم میں
ہے نور اسی کا خانۂ خاتم میں
ہر وقت ثنا رقم مرا خامہ ہے
وصّافِ نبیؐ ہوں میں ، سدا دم دم میں

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیل فَعَل
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف
(ہے خلقِ حسد قماش لڑنے کے لیے)

تھی جنگ ، جو دل خراش لڑنے کے لیے
''وحشت کدۂ تلاش لڑنے کے لیے''
سرکارؐ نے دل سے دل تھے جوڑے اس طرح
مفقود تھے بدمعاش لڑنے کے لیے

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر
(گلخن، شرر اہتمامِ بستر ہے آج)

منزل جو بشر کی سب سے برتر ہے آج
اس دہر میں آیا رحم پیکر ہے آج
ماحولِ شبِ سیہ ہوا یکسر ختم
یوں ماہِ نبیؐ ہوا منوّر ہے آج

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر
(دل، سوز جنوں سے جلوہ منظر ہے آج)

''نیرنگ زمانہ فتنہ پرور ہے آج''
انسان کا حال جو کہ ابتر ہے آج
سرکارؐ کرم کی ہے نظر لازم ، رحم!
ہر سمت زوال ہی کا منظر ہے آج

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر
(مشکل ہے زبس، کلام میرا، اے دل)

کیسی تھی یہاں حیات ؟ گوئم مشکل
یاں جلوہ نما ہوئے جو ہادیؐ کامل
آسان ہوئی حیات سب لوگوں کی
آرام سے بھر گیا ہر انساں کا دل

❖.....❖.....❖.....❖

مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
بحر: ہزج مثمن اخرم اشتر ابتر
(آتش بازی ہے جیسے شغلِ اطفال)

ہوں گے اس کے سدا ہی اچھے احوال
عشقِ احمدؐ میں رکھے جو استقلال
دونوں عالم میں کامراں ہے وہ شخص
حال اس کا ہے ، اسی کا ہے استقبال

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر
(دل سخت نژند ہو گیا ہے، گویا)

اوصاف پسند ہو گیا ہے ، گویا
دل نعت میں بند ہو گیا ہے ، گویا
کچھ بھی تو نہیں ہے سوجھتا جز مدحت
بخت اور بلند ہو گیا ہے ، گویا

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر
(دکھ، جی کے پسند ہو گیا ہے، غالبؔ)

واہ نعت پسند ہو گیا ہے ، غالبؔ
''سونا ، سوگند ہو گیا ہے ، غالبؔ''
اس ذاتؐ کا ہو گیا ہے جب سے شیدا
کچھ اور بلند ہو گیا ہے غالبؔ

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف مجبوب
(بھیجی ہے جو، مجھ کو شہِ جم جاہ نے دال)

مجھ کو جو کیا اپنی محبت سے نہال
''ہے لطف و عنایاتِ شہنشاہؐ پہ دال''
مسرور ہے دل آپؐ کے الطاف سے بہت
ہیں دور ہوئے مجھ سے غم و رنج و ملال

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیلن فَع
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر
(ہیں شہ میں صفاتِ ذوالجلالی باہم)

''ہیں شہؐ میں صفاتِ ذوالجلالی باہم
آثارِ جلالی و جمالی باہم''
ہے قرب جو احمدؐ و محمدؐ اندر
نور اور بشر ہوئے مثالی باہم

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف ابتر
(جن لوگوں کو ہے مجھ سے عداوت گہری)

طیبہ کے بنے لوگ ہیں جتنے شہری
رکھتے ہیں وہ آقاؐ سے محبت گہری
دیتی ہے سلوک ان کو نبیؐ کی قربت
تکلیف کبھی پاس نہ ان کے ٹھہری

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیلن فَع
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر
(اصحابؓ کو جو کہ ناسزا کہتے ہیں)

سرکارؐ کی دل سے ہم ثنا کہتے ہیں
اس کو بھی انھیؐ کی ہم عطا کہتے ہیں
توصیف کا کس سے حق ادا ہوتا ہے؟
ہے بخت میں جس قدر سدا کہتے ہیں

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیل فعل
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف مجبوب
(یارانِ رسولؐ، یعنی اصحابِؓ کبار)

کرنیں ہیں وہ اک چراغ کی روشن چار
تا عمر رہے وہ بن کے آپس میں ہیں یار
رتبے میں بڑائی کے ہیں حامل وہ تمام
''یارانِ رسولؐ ، یعنی اصحابِؓ کبار''

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعیل مفاعیلن فَع
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف ابتر
(یارانِ نبیؐ میں تھی لڑائی کس میں؟)

معلوم رہے شاد خدائی کس میں؟
تقویٰ کے سوا اور بڑائی کس میں؟
ہے مشترک اک قدر ولائے شہؑ کی
اب سوچ کہ ہے دل کی صفائی کس میں؟

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیلن فَع
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر
(یارانِ نبیؐ سے رکھ تولّا، باللہ!)

اللہ کو ہے پسند تقویٰ باللہ!
ہے آپؐ کا یہ بتاتا اسوہ ، باللہ!
حق اس کو اگر نہ مانے کوئی تو کہ!
لا حولَ وَ لا قوّتَ اِلّا باللّٰہ!

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیل فَعَل
بحر: ہزج مثمن اخرب سمقبوض مکفوف مجبوب
(حق شہ کی بقا سے، خلق کو شاد کرے)

سرکارؐ سے جب کوئی بھی فریاد کرے
الطاف سے اپنے دل کو وہ شاد کرے
سرتاجِ انبیا کی خوشیوں کے لیے
فرمان یہ آپؐ کے سدا صاد کرے

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیل فَعَل
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف مجبوب
(اس رشتے میں لاکھ تار ہوں، بلکہ سوا)

اشعار ہوں صد ہزار ہوں ، بلکہ سوا
افکار ثنا شعار ہوں ، بلکہ سوا
مدحت کی زمیں ، ہو گر مدینے سے ملی
اذکار یہ خلد زار ہوں ، بلکہ سوا

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف ابتر
(سامانِ خورد خواب کہاں سے لاؤں)

تعبیر تری خواب! کہاں سے لاؤں
میں بخت ثنا یاب کہاں سے لاؤں
سرکارؐ کی ہے دید کی خواہش دل میں
تقدیرِ اصحابؓ کہاں سے لاؤں

❖.....❖.....❖.....❖

مفعولن فاعلن مفاعیل فَعَل
بحر: ہزج مثمن اخرم اشتر مکفوف مجبوب
(کہتے ہیں کہ وہ اب مردمِ آزار نہیں)

اس پر بھی ہے کرم جو حق دار نہیں
دنیا میں کوئی ایسی سرکارؐ نہیں
کون انؐ کی ہمسری کس طور کرے
اور انؐ سا کوئی بھی تو شہکار نہیں

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیلن فَع
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر
(ہم گرچہ بنے سلام کرنے والے)

دنیا میں ہیں پیدا نام کرنے والے
آقاؐ کی ثنا صبح و شام کرنے والے
اظہارِ مدیح کا بتائیں اسلوب
توصیفِ نبیؐ کا کام کرنے والے

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعیل مفاعیلن فَع
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف ابتر
(ان سیم کے بیجوں کو کوئی کیا جانے)

جو انؐ کی محبت میں ہوئے دیوانے
ہیں شمع رسالتؐ کے وہی پروانے
کیا کیف ہے آقاؐ پہ فدا ہونے میں
وہ کیف تُو اے شیخ بھلا کیا جانے

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیلن فَع
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر
(رقعے کا جواب کیوں نہ بھیجا تم نے)

امّت کی طرف نبیؐ جو بھیجا تم نے
احسان بڑا کیا ہے مولا تم نے
سرکارِؐ مدینہ کو بنایا شافع
رحمان! جو عاصیوں کا سوچا تم نے

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعیل مفاعیلن فَع
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف ابتر
(اے روشنی دیدہ شہاب الدّین خاں)

بخشا ہے ہمیں حق نے جو ماہِ رمضاں
پھر اس نے دیا ہم کو یہ تحفہ قرآں
رمضان ہے قرآن پہ نازاں طاہر
جس طور ہے قرآن نبیؐ پر نازاں

❖.....❖.....❖.....❖

مفعول مفاعلن مفاعیل فَعَل
بحر: ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف مجبوب
(اے منشیِ خیرہ سر، سخن ساز نہ ہو)

جب کوئی حضورؐ ایسا دم ساز نہ ہو
کیوں اپنے مقدّر پہ ہمیں ناز نہ ہو
سرکارؐ شفیع بھی ہیں ہادی بھی ہیں
دل نعت میں اپنا کیوں سخن ساز نہ ہو

❖.....❖.....❖.....❖

مثنوی (قادر نامہ)

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مسدس محذوف

(قادر اور اللہ اور یزداں، خدا)

قادر اور اللہ اور یزداں ، خدا
ہے نبیؐ ، مرسلؐ ، پیمبرؐ ، رہنما

اسمِ اعظم ، آپؐ کا اک ایک نام
قبلہ و کعبہ کا ہے وہ ہم مقام

جب لساں یعنی زباں پر آ گیا
ہونٹ یعنی لب سے بوسہ ہے دیا

یا محمدؐ آپ ہیں مدحت شدہ
حمدِ حق سے نام ہے احمدؐ ہوا

رتبۂ ’’ محمود ‘‘ ہے سرکارؐ کا
حشر میں اونچا ہے انؐ کا مرتبہ

’’ حامدِ‘‘ یکتا کے لب پر حمد ہے
امّتِ عاصی کا دل میں درد ہے

کرتے ہیں تقسیم ’’ قاسم‘‘ نعمتیں
ہیں ’’ رحیم‘‘ انؐ کی عطا ہیں رحمتیں

’’ ماحی‘‘ کا معنی مٹانے والا ہے
کفر کی ظلمت ہٹانے والا ہے

پیچھے آنے والے کو ’’عاقب‘‘ کہیں
اوّلین و آخریں غالب کہیں

آپؐ ’’ہادی‘‘ ہیں ہدایت کے چراغ
آپؐ کی طاعت ہے جنت کا سراغ

ہے وہی اک دوست امّت کا، ’’ولی‘‘
دوستی اسؐ کی ہے عالم سے بھلی

سچے ہیں، ''صادق'' انھیؐ کی ذات ہے
یہ زبانِ غیر پر بھی بات ہے

وہؐ ''مبشّر'' دیتے ہیں خوش خبریاں
ہیں ''مکرّم'' کے کرم سے شادیاں

وہؐ ''مطہر'' پیکرِ تطہیر ہے
طیب و طاہر کی وہ تفسیر ہے

یوں خدا سے متصل ہیں وہؐ ''قریب''
دو سرے جیسے کماں کے ہوں قریب

کہتا ہے سردار ''سیّد'' کو جہاں
انؐ کے صدقے ہے جہانِ کن فکاں

حکمتوں والا وہ آقاؐ ہے ''حکیم''
ہے کرم والا وہی اکرم ''کریم''

والیِ بے چارگاں سب کا ندیم
نادر و بے مثل وہ دُرِ ''یتیم''

واقفِ احوالِ امّت ہے ''حفی''
عینِ حق سے کون رہتا ہے خفی

امن میں ، محفوظ وہ ''مامون'' ہیں
ان کے سب اہلِ جہاں ممنون ہیں

قوّتِ یکتا کا حامل ہے ''قوی''
وہؐ ''حجازی'' ، وہؐ ''قریشی''، ''ہاشمی''

آپؐ ''مہدی'' ہیں ہدایت یافتہ
آپؐ ''ہادی'' ہیں ہدیٰ کا راستہ

غمگسار و مونسِ محشر مری
ہے شفاعت آپؐ ہی کی ''شافعی''

وہؐ محبّوں کے ہیں ایماں کے گواہ
وہ ہیں ''شاہد''، انؐ کی ہم پر ہے نگاہ

حشر میں اٹھیں گے پہلے برملا
''حاشر'' انؐ کو ترمذی نے ہے کہا

معنیِ ''مقفّی'' رسولِؐ آخریں
اوّلیں بھی انؐ کو کہتا ہے یقیں

حق شناس وحق نگر ہیں وہؐ ''رشید''
انؐ کا ہے وصّاف قرآنِ مجید

وہؐ متانت سے مزیّن ہیں ''متین''
وہؐ ہیں طاہر رحمۃ للعالمین

❖.....❖.....❖.....❖

نذرِ گفتار

ممدوحِ رب! مری کتابِ مدحت
ہے آپؐ کے نام انتسابِ مدحت

ہے جذب کی کیفیت لہو کے اندر
رگ رگ میں ہے یوں انجذابِ مدحت

حیراں ہیں دیکھ کر نگاہیں ۔۔۔ کیسے
کاغذ پر اترا آفتابِ مدحت!

ہم کور ہنر ثنا گروں کی کوشش
ہے بحرِ مدیح پر حبابِ مدحت

اظہار کے سامنے بنے ہیں دیوار
لفظ آپ بیاں میں ہیں حجابِ مدحت

جذبات حروف نے چھپائے ایسے
تحریر بنی ہے خود نقابِ مدحت

یہ صنف رہے گی بچپنے میں یاں پر
فردوس میں دیکھنا شبابِ مدحت

کرغور ، فضاؤں میں درود افشاں ہے
بے صوت و نغمگی رباب مدحت

قرآن حضورؐ کا ثنا نامہ ہے
آیات ہیں جلوۂ تُرابِ مدحت

اصحابؓ ہیں آپؐ کے ثنا گو سارے
ہے ان سے ہی آب و تابِ مدحت

بوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ
ہر ایک بہشت کا ہے بابِ مدحت

اللہ قبول کر یہ تحفہ ، جس کا
ہر ایک کی نذر ہے ثوابِ مدحت

ہے عرش کی سمت میں رواں نورِ نعت
جبریلؑ امیں ہے ہم رکابِ مدحت

یہ سعی ہے نعت کی بطرزِ غالبؔ
تاریخِ ثنا میں انقلابِ مدحت

دستارِ سر پہ جو اٹھا لائے ہیں
سرکارؐ کے پیش ہے یہ قابِ مدحت

وہ شکر کرے نہ کیوں فن اپنے پر، جو
ہے اذنِ نبیؐ سے مستجابِ مدحت

حب دار ملائکہ پڑھیں ۔ جنّت میں
یہ شعر ہوں شاملِ نصابِ مدحت

لکھّا جاتا ہے رحمت ،مَیں جب بھی
کاغذ پر لکھتا ہوں آبِ مدحت

نورانی ہو گئی سفیدی اِس کی
جب برسا صفحے پر سحابِ مدحت

انؐ کی سیرت سے لے مضموں تازہ
قرآن سے کر تو اکتسابِ مدحت

مبروک! ہنر ہُوا ثنا آمادہ
تعبیر سے آ ملا ہے خوابِ مدحت

جو لفظ لکھا ہُوا مدینہ طینت
ہر ایک سخن ہوا ہے بابِ مدحت

ہر سمت ہے روشنی بجائے خوشبو
ضو ریز ہے نُور زَا گلابِ مدحت

یہ روپ ، یہ کرّ و فر ، یہ عزّ و شوکت
الفاظ کے چہرے پر ہے آبِ مدحت

اوراقِ صاف کے رگ و ریشے میں
آ دیکھ طلوعِ ماہتابِ مدحت

میزان جہان کا ہوا ڈانواں ڈول
کیا وزن ہو ، کیا ہو احتسابِ مدحت

احبابِ دعائیں دیں بجائے شاباش
ہے ایک ، یہی بس اک ، جوابِ مدحت

ناکام رہیں یہاں پہ زور آور سب
ہے عجز سرشت کامیابِ مدحت

اللہ دعا ہے یہ سبھی حب داروں
کو مہکائے سدا گلابِ مدحت

ہو اذن ، سدا کریں ستائش تیریؐ
سرکارؐ! ہمہ ثنا مآبِ مدحت

مشکور یہ سعی ہو یہ محنت مبرور
دراصل غلوب ہے گلابِ مدحت

لا ریب ریاضؔ ہے وہؐ ممدوحِ رب
ہے ایک ہی دہر میں جنابِ ؐ مدحت

ریاض مجید

°°
تراب: ترشح، تراوت، چمک دمک
°
آبِ رآ۔ بے راب: اس اصطلاح کا ایک مطلب ہر چیز کی اصل ہے جسے اقنوم بھی کہتے ہیں۔ نصاریٰ کے نزدیک اقنوم ثلاثہ ظہوراتِ باری تعالیٰ اب۔ ابن۔ اور روح القدس کا اشارہ ہے۔ یہ نبات۔ جماد اور حیوان کا کنایہ بھی ہے۔ بقول خاقانی:

سہ اقنوم و سہ قرقف را ، بہ برہان
بگویم مختصر شرح موفّا

شعر میں آبِ مدحت سے مری مراد مدحت کی اصل ہے جو حضورؐ کی نسبت سے رحمت ہے۔
°
مآب: مرجع، واپس آنے کی جگہ
°
جناب: درگاہ، آستانہ، خانہ

شکوہِ نعت

غزل اور قصیدہ بلحاظِ ہئیت ایک مگر مزاجاً مختلف ہیں۔ قصیدہ شکوہِ الفاظ اور بندشِ تراکیب کی بدولت الگ شان رکھتا ہے۔ ہندوستان کے مغلیہ درباروں میں سینکڑوں سال تک یہ ایک مقبول صنفِ ادب رہی ہے اور پھر بادشاہوں کا دور گزر گیا اور قصیدہ گو کی دنیا اجڑنے لگی مگر مقامِ مسرّت ہے کہ شعرا نے اس صنف کو مٹنے اور مرنے نہیں دیا اور اسے نعت رسولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام اور اہلِ بیتِ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب کے لیے وقف کر دیا گیا۔ سودا، میر، ذوق، غالب اور دیگر شعرا کے سرمایہ سخن میں اس کے قابل قدر نمونے موجود ہیں۔ زیرِ نظر مجموعے میں طاہر صدیقی نے غالب کے گیارہ قصیدوں کی زمینوں میں ایک حمد اور دس نعتیہ قصیدے کہ کر ایسا گراں قدر کارِ سخن انجام دیا ہے جس پر وہ خود بجا طور پر تفاخر کا اظہار کرتے ہیں:

میرے نبیؐ کی مجھ پہ ہیں ہر دم نوازشات
وہ جانتے ہیں ہند میں رہتا ہے اک غلام

کلام کی معرفت و حقیقت اور منشا کے مطابق شاعر تک حقیقی رسائی ہر کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔ اس کے لیے الفاظ کے ظاہر سے آشنائی کے ساتھ ساتھ پسِ الفاظ ارفع و اعلیٰ خیالات سے آگاہی بھی لازم ہے اور جب معاملہ غالب ایسے شاعر کے ساتھ ہو تو سفر اور بھی دشوار ہو جاتا ہے کہ اُن کی خوبیِ عبارت بھی چونکا دینے والی اور شوخیِ

اشارت بھی تحیّر زا ہے، زیرِ نظر مجموعے کے مطالعے سے یہ خوشگوار پہلو سامنے آتا ہے کہ اس تضمین کاری کی بدولت کلامِ غالب کے نئے آفاق دریافت ہوئے ہیں اور وہ سرمدی کیف و لطف بہم پہنچانے کے نئے قرینے سامنے لانے میں کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔ یہ کہا جائے تو اسے مبالغہ تصوّر نہیں کیا جائے گا کہ طاہر صدیقی غالب کو دِلی سے اٹھا کر پہلے شہرِ نعت فیصل آباد لائے اور پھر اُن کے کل کلام کو آبِ تضمین سے با وضو کر کے انھیں سرزمین اقدس مدینہ منوّرہ پہنچا دیا ہے۔

رباعی جسے ایک مشکل صنف خیال کیا جاتا ہے، طاہر صدیقی نے پیروی غالبؔ میں بتیس عمدہ اور لائقِ صد استحسان امثال و نظائر سے اپنے اس مجموعے کو زیب و زینت بخشی ہے جو اس کے وقار اور قدر و منزلت میں اضافے کا موجب ہیں۔ اس شعبے میں بھی طاہر صدیقی کے تند گام تخیل، عمیق نگاہی اور معنی آفرینی کے قابل صد رشک جوہر نے ان کی رہنمائی کی ہے اور وہ اس فوز و سعادت سے بہرہ ور ہوئے ہیں جو چنیدہ سخن وروں کا مقدر ٹھہرتا ہے۔ راز دانانِ معانی جانتے ہیں کہ غالبؔ کو سخن وروں میں بلند اور منفرد مقام حاصل ہے۔ بلاشبہ اردو کی اقلیمِ سخن میں غالبؔ ہی کے نام کا سکہ چلتا ہے۔ ان کے قصائد اور رباعیات میں پنہاں غوامض و دقائق کا حقیقی فہم کارِ دارد ہے، مقام مسرّت و امتنان ہے کہ طاہر صدیقی نے چہ شان دار تضامین کے ذریعے اردو نعتیات اور غالبیات کا دامن نئے جواہر و کواکب سے بھر دیا ہے۔ یہ شعری مجموعہ دُرجِ لآلی کی حیثیت رکھتا ہے۔ عربی لفظ انبعاث کا ایک معنی دوبارہ جی اٹھنا کے بھی ہیں، طاہر صدیقی کی اس کاوش کی بدولت قصائد و رباعیات غالب کے بعض خوابیدہ اور نومی نوعیت کے بعض موضوعات اور الفاظ و تراکیب کو یکسر نیا رنگ و آہنگ ملا ہے۔ میں اس عمدہ کاوش پر طاہرؔ صدیقی کی خدمت میں حرف تحسین و تبریک پیش کرتا ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر شبیر احمد قادری

حُبّ دار، ولا نفس، محبت خصلت
ہے آپؐ کا وصف گر جو خوش قسمت ہے

خوش طبع، فراخ دل، عقیدت طینت
کچھ اور ہی ڈھنگ کی یہ اُنسیت ہے

اب کے لایا ہے بر طرحِ غالب
سچ بات تو یہ ہے طاہرؔ صدیقی

طاہر صدّیقی 'مغلوبِ مدحت'
مغلوب ہے وہ جو ''غالبِ مدحت'' ہے

اللہ اللہ نعت و حُب کی کثرت
اے حُب دار خوش اسلوبِ مدحت

کیا خوب ہے شیوۂ ارادت طینت!
لبریزِ نعت و ''مغلوبِ مدحت''

پھر ایک کے بعد دوسرا آتا ہے
اے نعت آمادہ طاہرؔ صدیقی

تازہ مجموعہ ''تغلیبِ مدحت''
مبروک کتاب ہو ''مغلوبِ مدحت''

الفاظ بنا دیے گلابِ مدحت
کس طور مدیح کا ہے دِل طالب دیکھ

بھرپور ہے مدح سے کتابِ مدحت
مغلوب و غلوبِ مدحتِ غالب دیکھ

پہلے صفحے سے لے کر آخر تک
تغلیب و غالب و غلّابِ مدحت

ہے نعت حضورؐ کی ''غلّابِ مدحت''
پڑھ نعت تو اس کے پھر مطالب دیکھ

ریاض مجید